ہوالکل

غدر دہلی کے افسانوں کا

نواں حصہ

دہلی کا آخری سانس

حضرت خواجہ حسن نظامی دہلوی نے

غدر سے پہلے کے احسن الاخبار بمبئی کے فارسی مضامین سے بذریعہ ترجمہ تیار کیا

اور

اگست سنہ ۱۹۲۵ء میں پہلی بار

ابن عربی کارکن حلقہ مشائخ دہلی نے

دلی پرنٹنگ ورکس دہلی میں چھپوا کر شائع کیا

بار اول

قیمت عہ

۷۸۶　　　　ھوالکل　　　　یا معین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دہلی کا آخری سانس

غدر ۱۸۵۷ء کے وہ حالات جو دہلی شہر اور تیموریہ خاندان کے آخری بادشاہ اور ان کی بیگمات اور شہزادوں اور دہلی کے عام باشندوں اور اسوقت کے انگریزوں کو پیش آئے۔ میں نے آٹھ حصوں میں قلم بند کرکے شائع کردیے ہیں +

پہلے حصہ کا نام بیگمات کے آنسو، دوسرے کا انگریزوں کی بپتا تیسرے کا محاصرہ دہلی۔ چوتھے کا بہادر شاہ کا مقدمہ، پانچویں کا گرفتار شدہ خطوط، چھٹے کا غدر کے اخبار، ساتویں کا غالب کا روزنامچہ، آٹھویں کا دہلی کی جانکنی ہے +

یہ آٹھوں حصے کئی کئی بار چھپ کر شائع ہوچکے ہیں۔ اور تمام ہندوستان کی اقوام انکو بہت شوق اور توجہ سے پڑھتی ہیں۔ اور ان میں سے کئی کتابوں کے ہندی اور گجراتی اور انگریزی ترجمے بھی ہوچکے ہیں +

اب اتفاق سے مجکو اسی سلسلہ کی ایک ایسی چیز ملی ہے جو آجتک کسی کتاب میں موجود نہ تھی۔ اور اُردو زبان اس عجیب تاریخی ذخیرہ سے محروم تھی۔ اور جس کے مطالعہ سے علاوہ اس کے کہ دہلی کے اور بہادر شاہ بادشاہ کے بہت سے خانگی حالات معلوم ہونگے یہ بھی ثابت

ہوگا کہ غدر ۱۸۵۷ء سے چند سال پہلے دہلی اور تیموری سلطنت کا آخری سانس کس قدر حسرت ناک تھا۔ اور اس منظر سے ہندوستانی دل پر کیسا اثر ہوتا ہے +

۱۸۴۴ء اور ۱۸۴۵ء اور ۱۸۴۶ء میں شائع شدہ احسن الاخبار بمبئی کا ایک فائل نواب عابد یار جنگ بہادر مرحوم ساکن حیدر آباد دکن سے مجکو حاصل ہوا۔ جو فارسی زبان میں ہے۔ اور جس میں اور شہروں کی خبروں کے علاوہ دہلی کی خبریں بھی بکثرت ہیں +

دہلی کی خبروں میں زیادہ حصہ تیموریہ خاندان کے آخری بادشاہ بہادر شاہ کے حالات خانگی کا ہے۔ جن کے پڑھنے سے بے شمار نامعلوم چیزیں تاریخ کی روشنی میں آتی ہیں +

اور جزئیات کی چھوٹی چھوٹی چیزوں سے لیکر بڑی بڑی اہم نامعلوم تاریخی چیزیں اس کے اندر موجود ہیں +

جب میں نے اس فائل کو پڑھا تو فوراً فارسی سے اُردو ترجمہ کرنے کا ارادہ کیا کیونکہ غدر دہلی کے سلسلہ میں ایسی کتاب کا ہونا بہت ضروری تھا جس سے غدر ۱۸۵۷ء سے دس گیارہ سال پہلے کے واقعات کا علم ناظرین کو ہو جائے +

یہ حالات غدر سے دس گیارہ سال پہلے کے ہیں۔ جب کسی کو غدر کا وہم و گمان بھی نہ تھا۔ اگرچہ آثار رنجش کے پیدا ہو گئے تھے۔ احسن الاخبار کی زبان فارسی اور خط شکستہ اور کاغذ نہایت بوسیدہ اور کمزور ہے۔ اس لیے بہت احتیاط کے ساتھ جناب مولانا سید محمد صاحب ناصر دہلوی نے اسکا اُردو ترجمہ کیا۔ اور نے جگہ جگہ بریکٹ (قوسین) میں اپنے حاشیے بھی مختصر الفاظ میں لکھدئے تاکہ مطالب کی تشریح ہو جائے +

ترجمہ میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں کی گئی۔ اصل عبارت کا پورا لفظی مفہوم لکھدیا گیا۔ البتہ لمبے چوڑے القاب آداب کو بطور نمونہ کے چند جگہ لکھکر باقی مقامات پر بخوف طوالت چھوڑ دیا گیا۔

کتاب ہذا کا مضمون اپنا تعارف خود آپ ہی کرا دے گا مجھے طول طویل تمہید کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔

میں نے اس کتاب کا نام **دہلی کا آخری سانس** ایک ناقابل بیان اثر سے متاثر ہو کر بے ساختہ رکھدیا ہے جب میں ترجمہ کے وقت اس کے مضامین پڑھتا تھا دہلی کے گزرے ہوئے زمانہ کی کیفیات مجھ پر اس قدر غلبہ کرتی تھیں کہ میں بے اختیار کہتا تھا۔

دیکھو میری مرنے والی دہلی نے سکرات موت کے وقت
کیونکر آخری سانس لیا اور دنیا سے چل بسی۔

یقیناً جو لوگ اس کتاب کا مطالعہ کرینگے ان پر بھی یہی کیفیت طاری ہو گی اور وہ بھی زمانہ کے انقلابات کو تصور میں لا کر متحیر ہو ہو جائیں گے۔

راقم حسن نظامی درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ

دہلی ۳ مئی ۱۹۲۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترجمہ اُردو احسن الاخبار و تحفۃ الاخبار فارسی بمبئی۔ جلد ۱۔ نمبر ۱

مؤرخہ ۹ ماہ نومبر ۱۸۴۴ء

طلوع آفتاب کے وقت حضرت ظل سبحانی (خلد اللہ ملکہ) ڈیوڑھی خاص سے باہر تشریف لائے۔ امرائے دولت و ارکین سلطنت کو سلامی کا افتخار حاصل ہوا۔ اور حضرت کی رکاب میمنت انتساب کے ساتھ ساتھ نور گدہ (دیوان خاص) میں حاضر ہوئے۔ احترام الدولہ حکیم احسن اللہ خاں بہادر نے حضور کی نبض مبارک دیکھی۔ پھر عرضیاں پیش ہوئیں۔ حضور نے انکو خاص دستخط سے مزین فرمایا +

تارج محمد خاں کے لیے فرمان صادر ہوا۔ کہ چونکہ راجہ دیبی سنگھ ہماری سلطنت کے قدیم متوسلین میں سے ہیں۔ اور مفتی امداد حسین خاں کے والد کے نذرانہ دینے کے حالات۔ اور انکی تقرری کے واقعات سے بخوبی واقف ہیں۔ اس لیے انکو اطلاع دیجائے کہ وہ بہت جلد دربار خلافت میں تمام و کمال حالات پیش کریں۔ فوراً اس حکم کی تعمیل کی گئی +

جہاں پناہ نے مرزا محمد سلطان فتح الملک شاہ بہادر کو اپنے ساتھ لیکر حضور سلطان المشائخ خواجہ نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ شریف میں حاضر ہونے کا قصد کیا۔ اسوقت دیوان شاہی عام سے اور قلعہ معلی کے دروازہ کے انگریزی آتشخانہ سے سلامی کی توپیں سرہوئیں۔ چار گھڑی دن چڑھے حضرت ظل سبحانی درگاہ شریف روانہ ہوئے۔ مزار پُر انوار پر حاضر ہو کر

متوسلین درگاہ کو روپے تقسیم کیے۔ پھر کلام اللہ شریف کے ختم میں شرکت فرمائی +
اسد بیگ خاں جو اسباب فراشخانہ (خیمہ وغیرہ) کے گم ہونے کی وجہ سے بارگاہ
سلطانی میں معتوب اور قلعہ معلی کی آمد و رفت سے محروم تھے۔ خدمۃ عالی میں
حاضر ہوئے۔ احترام الدولہ بہادر نے سفارش فرمائی۔ بادشاہ سلامت کی مہربانیوں
کا دریا جوش میں آیا۔ اور ان کا قصور معاف کیا گیا +

حضور پُر نور ہوا دار تخت پر سوار ہو کر سیر و شکار کرتے ہوئے دہلی میں تشریف
لائے۔ افتخار الدولہ احمد علی خاں نے قلعہ کے دروازہ پر نذرانہ پیش کیا۔ اور دونوں
توپخانوں سے دستور کے موافق سلامی کی توپیں چھوڑی گئیں۔ حضور پر نور قلعہ معلی
میں تشریف لے گئے +

جلد ۱۔ نمبر ۳۷۔ مؤرخہ ۲۰ ماہ دسمبر ۱۸۴۴ء

بتاریخ ۱۴ ماہ اکتوبر میجر جان کوب اکبر آباد (آگرہ) سے دہلی میں وارد ہوئے
مرزا اسد اللہ خاں غالب نے رفاقت قدیم کے سبب سے مہانداری اور
استقبال کی رسومات کو شان و شوکت کے ساتھ انجام دیا۔ اور نواب ضیاء الدین خاں
کے مکان میں جہاں پہلے ہی سے مہانداری کا انتظام کیا گیا تھا۔ ٹھیرایا۔ دو دن
کے بعد میجر صاحب نے ٹامس مٹکلف بہادر۔ اور دیگر اشخاص سے ملاقات
فرمائی۔ دہلی میں آپ کی خاطر و مدارات بہت دھوم دھام سے ہوئی +

جلد ۲۔ نمبر ۴۔ مؤرخہ ۷ فروری ۱۸۴۵ء

ادھر خورشید نے جلوہ گر ہو کر دُنیا کو روشن کیا۔ اُدھر فروغ خاندان عالیشان
گورگانی حضرت ظل سُبحانی (خلد اللہ ملکہ) نماز اور وظیفہ سے فارغ ہو کر تسبیح خانہ
میں تخت خلافت پر جلوہ افروز ہوئے۔ اراکین سلطنت رسومات کورنش و
آداب بجا لانے کے بعد عقیدت و نیازمندی کے ساتھ اپنی اپنی جگہ حاضر ہوگئے

سید قاسم علی خاں خلعت میر قلندر علی خاں کو خلعت پنج پارچہ اور دو رقم جواہر عطا کیا گیا۔ سید قاسم علی خاں نے نذرانہ پیش کر کے بادشاہ سلامت کی اس عظیم المرتبت مہربانی اور بخشش کا شکریہ ادا کیا۔ اہل دربار رخصت ہوئے تو زبدۃ الواصلین قدوۃ السالکین حضرت شاہ غلام نصیر الدین (عرف میاں کالے صاحب) ملاقات کے لیے تشریف لائے۔ معرفت و حقائق کے دفتر کھلے اس مبارک صحبت کے آخر میں علاقہ بخشی گری کے متعلق ہدایت علی خاں کے مقدمہ کے کاغذات پیش کیے گئے۔ بادشاہ سلامت نے احترام الدولہ حکیم احسن اللہ خاں بہادر کو طلب کر کے یہ تمام کام سپرد کر دیا +

شام کے وقت جلوہ افروزی نہیں ہوئی +

قرۃ باصرۂ دولت۔ مدار المہام امور سلطنت۔ مرزا محمد شاہ رخ بہادر کا عریضہ نظر انور سے گذرا۔ خیر و عافیت کے حالات سے آگاہی ہوئی +

دہلی میں آج کل ایک مطبع رفاہ عام کے نام سے نہایت شان و شوکت کے ساتھ جاری ہوا ہے کریم الاخبار جس کے مہتمم فضائل مآب مولوی کریم الدین صاحب ہیں اسی مطبع میں چھپتا ہے۔ اُمید ہے کہ عنقریب یہ مطبع بہت زیادہ رونق اور ترقی حاصل کرے گا +

جلد ۲۔ نمبر ۸۔ مؤرخہ یکم ماہ فروری ۱۸۴۵ء

دہلی ۲۴۔ ماہ جنوری۔ آج سخت بارش ہوئی۔ تجارہ کے راجہ بلونت سنگھ نے دُنیا سے رحلت کی۔ ان کی عمر تقریباً ۳۵ برس کی تھی۔ ان کے ورثا میں سے کوئی اُیسا نہیں ہے۔ جو انکا جانشین قرار پا سکے کہا جاتا ہے کہ ان کی ریاست اور تمام متروکہ مال و اسباب مہاراجۂ الور کے سپرد کیا جائے گا۔ کیونکہ مہاراجہ عرصہ سے اس بات کے خواہشمند تھے۔ ایجنٹ نے بھی مہاراجہ کے موافق

ہی فیصلہ کیا ہے۔ تمام ریاست پر عملہ دخلہ کرنے کے لیے راجہ صاحب نے انعام اللہ خاں اور اسفندیار خاں کو پیادوں کی ایک پلٹن اور سواروں کے ایک رسالہ کے ساتھ تجارہ روانہ کر دیا۔ ان اصحاب نے تجارہ پہونچکر صرافوں اور تنخواہ داروں سے اون کی مطلوبہ رقوم کی ادائیگی کا وعدہ کرکے بیس لاکھ روپے نقد پر قبضہ کرلیا۔ اس میں چھ ہزار اشرفیاں بھی شامل ہیں۔ راجہ تجارہ کی ہمشیرہ کو جو قید خانہ میں تھیں اس جمعیت نے رہا کر دیا +

دہلی ۱۶ ماہ جنوری آج راجہ گوپال سنگھ بھی جو سکندر آباد میں مقیم تھے اس دُنیائے فانی سے رخصت ہوگئے۔ سرکار سے انھیں پانچسو روپیہ ماہوار پنشن ملتی تھی +

جلد ۲۔ نمبر ۹۔ مؤرخہ ۲۸ ماہ فروری ۱۸۴۵ء

اس زمانہ میں بہت تیز ہوا چلی۔ اور سخت بارش ہوئی۔ تقریباً تین گھنٹہ تک یہی کیفیت رہی ایک میل کے فاصلے پر اولے بھی برسے لیکن ابھی تک کسی نقصان کی خبر موصول نہیں ہوئی +

جلد ۲۔ نمبر ۱۰۔ مؤرخہ ۷ ماہ مارچ ۱۸۴۵ء

حضرت سراج الدین محمد ابو ظفر بہادر شاہ (خلد اللہ ملکہ) حضور پُر نور قطب الاقطاب کے درگاہ کی حالی میں رونق افروز ہوئے۔ غالباً وہاں کے جھرنہ اور تالاب پر اور اوس کے قرب وجوار کے سبزہ زار میں سیر و شکار کی غرض سے تشریف لیجائیں گے +

ماہ جنوری کا نذر مقررہ خزانۂ عامرہ میں داخل ہوگیا۔ تنخواہ داروں کو تنخواہ تقسیم کردی گئی اور پانچ ہزار روپیہ شہزادہ محمد شاہ بہادر کے پاس شکار کی مدمیں روانہ کیا گیا۔ جو علاقہ نجیب آباد میں اقامت گزیں ہیں +

جلد ۲- نمبر ۱۴- مؤرخہ ماہ اپریل ۱۸۴۵ء

بلونت سنگھ جمعدار راجہ اجیت سنگھ درراجہ پٹیالہ کے بھائی اپنے جوالا سنگھ جمعدار کی معرفت ٹامس مٹکلف بہادر ریزیڈنٹ دہلی کی خدمت میں ایک خط بھیجا جس میں لکھا تھا کہ راجہ صاحب کے مختار نانک چند نے رات کے وقت توشہ خانہ سے بہت سا مال و اسباب چرا لیا- ایک رقعہ لارنس صاحب مجسٹریٹ کے نام عنایت کیا جائے. جس کے ذریعہ سے ہم نانک چند کے گھر کی تلاشی لے سکیں ریزیڈنٹ نے فرمایا دربار میں آنا. تحقیقات کے بعد حکم صادر کیا جائے گا. چنانچہ اس کی تعمیل کی گئی- بلونت سنگھ جمعدار لارنس صاحب بہادر مجسٹریٹ کی خدمت میں گئے اور ریزیڈنٹ بہادر کا خط پیش کیا. مجسٹریٹ نے خط کو پڑھکر ایک حکمنامہ شیخ عبدالحق کوتوال شاہجہاں آباد کے نام لکھا. کہ راجہ صاحب کے آدمیوں میں سے دو معتمد آدمیوں کو ساتھ لیکر نانک چند کے گھر کی تلاشی لیجائے حسب الحکم شیخ عبدالحق نے جو نہایت عقلمند اور معاملہ فہم آدمی ہے گھر کا کونہ کونہ چھان مارا مگر مال مسروقہ میں سے کوئی چیز دستیاب نہیں ہوئی +

حسین بخش بزاز نے پانچہزار کا دعویٰ منشی شیر علی خاں پر حضور کنیس صاحب بہادر جج شاہ جہاں آباد کی عدالت میں دائر کر رکھا تھا. اوسکا فیصلہ مدعی کے حق میں سُنایا گیا +

جج صاحب بہادر تین مقدموں کا فیصلہ کرنے کے لئے ڈاک پالکی پر سوار ہو کر ہانسی کی طرف روانہ ہونے والے ہیں +

نراین داس ساہوکار خلعت راجی مل ساہوکار نے لسنری کی کوٹھی کو دس ہزار روپیہ میں خرید لیا +

جلد ۲- نمبر ۱۵- مؤرخہ ۱۱ اپریل ۱۸۴۵ء

نواب گورنر جنرل بہادر کے ایجنٹ کی عرضی حضرت ظل سبحانی خلیفہ رحمانی (خلد اللہ ملکہ) کی نظر سے گذری- عرضی کا مضمون یہ تھا کہ حضرت عرش آرام گاہ انار اللہ برہانہ کے زمانہ میں شاہی ضرورتوں میں خرچ کرنے کے لیے جو اضافہ مشاہرہ میں کیا گیا تھا۔ حضور کے ہاں وہ اب مصارف مقررہ کے خلاف خرچ ہونے لگا ہے یہ روپیہ صرف جیب خاص کے واسطے ہے- کیونکہ اس میں سے حضور اون شہزادوں کے واسطے بھی تو روپیہ مرحمت فرماتے ہیں- جن کی کوئی معاش نہیں ہے- یا معاش ہے تو گذران کے لایق نہیں ہے۔

اُدائے قرض کے معاملہ کی نسبت یہ ہے کہ جب ضرورت ہو گی نواب گورنر جنرل بہادر کی طرف سے اُدا کر دیا جائے گا- اور اسی طرح قلعہ کی مرمت وغیرہ کا انتظام بھی حسب ضرورت ہوجایا کریگا۔

صاحبان کورٹ آف ڈائرکٹرس کا نصب العین یہ امر ہے کہ تمام خاندان تیموریہ کے ساتھ اور بالخصوص حضور والا کی ذات ستودہ صفات کے ساتھ بدرجۂ غایت مراعات و آرام رسانی کا برتاؤ اختیار کیا جائے۔

جلد ۲- نمبر ۱۶- مؤرخہ ۱۸ ماہ اپریل ۱۸۴۵ء

حضرت سراج الدین ابو ظفر بہادر شاہ بادشاہ دہلی خلد اللہ ملکہ حضور قطب الاقطاب کے مزار پُرانوار پر حاضر ہوئے- درگاہ شریف کی زیارت کے بعد نذر و نیاز تقسیم فرمائی- معظم الدولہ صاحبکلاں ایجنٹ بہادر کی عرضی پچیس ۲۵ ہزار روپیہ ماہوار کے اضافہ کے متعلق نظر فیض انور سے گذری حضور کی طبیعت مبارک مسرور ہوئی پھر حضور سواری میں تشریف لے گئے۔

معلوم ہوا ہے کہ انگلستان سے اس مضمون کا ایک فرمان سر ہنری ہارڈنگ صاحب گورنر جنرل بہادر کلکتہ کے نام آیا ہے۔ کہ چونکہ حضرت بادشاہ دہلی کو اخراجات کی زیادتی کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے اس لیئے اخراجات شاہی کے لیے موازی پچیس ہزار روپیہ ماہوار کا اضافہ مقرر کیا جاتا ہے۔ دوسرے سلاطین کے لیئے اضافہ کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اونکا گذارہ مقررہ تنخواہ سے نہیں ہوتا تو اوقات بسری کیلیئے انکو کہیں ملازمت اختیار کرلینی چاہیئے۔

حضرت بادشاہ سلامت کے لیے مصلحت یہ ہے کہ گورنر جنرل بہادر جب دہلی تشریف لائیں۔ تو اونسے ملاقات فرمائیں۔ قرض ادا کرنے کے لیے جب ضرورت لاحق ہو تو گورمنٹ کلکتہ سے استمداد کی جائے۔

نواب گورنر جنرل بہادر نے ایجنٹ دہلی کے نام اور ایجنٹ دہلی نے حضور والا کے نام اس امر کی اطلاع دہی کے لیے ایک مراسلہ بھیجا ہے۔

افواہاً سُنا گیا ہے کہ اضافہ کے بارے میں ابھی چند امور فیصلہ طلب باقی ہیں۔ حضور اقدس کی طرف سے طلبی کا ایک شقہ کنور دیبی سنگھ کے نام جاری ہوا ہے۔

مہاراجہ ہندو راؤ کا خریطہ دہلی شاہجہاں آباد کے ریزیڈنٹ بہادر کی خدمت میں پہنچ گیا۔ اس میں تحریر تھا کہ راجہ کولاپور کے علاقہ میں میرے تین لاکھ روپیہ سالانہ کی جاگیر ہے اور راجہ کولاپور اوسپر ناجائز طور پر قابض ہیں۔ پہلے گورنروں نے بھی اون کو اس بات سے منع کیا تھا۔ مگر وہ کسی کی پروا نہیں کرتے اُمیدّ ہے کہ آپ کی طرف سے راجہ کولاپور کے نام ایک چھٹی لکھدی جائے گی کہ وہ میری جاگیر میں دست اندازی سے باز آجائیں۔

دہلی کے صرافوں نے درخواست گذاری ہے کہ یہاں ابھی تک لکھنؤ کے

سکہ کے روپوں کا لین دین جاری ہے۔ اور کمپنی کے سکہ چہرہ شاہی پر فیصدی ایک روپیہ صرافہ (بٹہ) لیا جاتا ہے۔ حالانکہ کمپنی بہادر کا منشا یہ ہے کہ کمپنی کا روپیہ رواج پذیر ہو۔ ان باتوں سے رعایا کو نقصان پہنچتا ہے۔ کام کاج میں بھی حرج واقع ہوتا ہے۔ شہر کے لوگوں کو عام طور پر اس بات کی شکایت ہے۔ ضروری ہے کہ مناسب انتظام کیا جائے +

جلد ۲۔ نمبر ۱۷۔ مورخہ ۲۵ ماہ اپریل ۱۸۴۵ء

دہلی۔ ۱۵ ربیع الاول شریف۔ بوقت شب۔ صاحب ریزیڈنٹ بہادر کی عرضداشت حضور کی نظر عالی سے گذری۔ جس سے اس بات کا انکشاف ہوا۔ کہ صاحبان کورٹ آف ڈائرکٹرس بہادر نے تین لاکھ روپیہ سالانہ پر ۲۵ ہزار روپیہ کا اضافہ فرمایا ہے۔ چند اور خطوط بھی پیش کیے گئے جو کورٹ آف ڈائرکٹرس کے چند اراکین کی طرف سے نواب گورنر جنرل بہادر کے نام حضرت بادشاہ سلامت کی عزت و احترام کے متعلق آئے تھے۔ ان کے لحاظ سے حضور کے خاطر اقدس کو مسرت ہوئی۔ اور مراسلہ نگار اراکین کی نسبت کلمات تحسین و آفرین زبان فیض ترجمان پر جاری ہوئے +

پوشیدہ نہ رہے۔ کہ حضرت محمد اکبر بادشاہ فردوس آرامگاہ کے زمانہ سے اضافہ کا تعین ہو گیا تھا۔ مگر چونکہ گورنمنٹ نے دوسرے شاہزادوں میں بطور خوداون کی تقسیم کا ارادہ ظاہر کیا تھا اسلئے اس وقت حضرت بادشاہ طاب ثراہ نے اُسے قبول نہ فرمایا تھا۔ اسوقت اضافہ سے یہی غرض ہے کہ جس طرح تین لاکھ روپیہ بادشاہ سلامت اپنے اختیار سے صرف کرتے ہیں اسی طرح یہ پچیس ہزار روپیہ بھی حضرت اقدس کی رائے کے موافق تقسیم ہوگا۔ پس جو اضافہ پہلے مقرر کیا گیا تھا۔ وہ گویا نہ ہونے کے برابر تھا۔ البتہ اب جو اضافہ

ہوا ہے یہ قابل اعتماد ہے اور اسے کورٹ آف ڈائرکٹرس کے اراکین کی دانشمندی اور معاملہ فہمی پر محمول کیا جاسکتا ہے۔ اگر بادشاہ سلامت کے کارپردازوں کی طرف سے عقلمندی اور ہوشیاری کا برتاؤ عمل میں آیا تو یقین واثق ہے کہ اضافہ کے حکم کے وقت سے حساب لگا کر آج کی تاریخ تک کا تمام روپیہ خزانۂ شاہی میں داخل کرایا جائے گا۔ کیونکہ ایسا کرنے میں صاحبان کورٹ آف ڈائرکٹرس کے لیے اب کوئی حجت و معذرت باقی نہیں ہے۔

جلد ۲۔ نمبر ۱۹۔ مورخہ ۹ ماہ مئی ۱۸۴۵ء

جن شہزادہ بہادر (غالباً محمد شاہ رخ بہادر) کا ذکر پہلے اخباروں میں کئی دفعہ آچکا ہے۔ آج کل ایجنٹ نواب گورنر جنرل کے مہمان ہیں۔ اگرچہ میزبان کی مرضی نہیں ہے۔ کہ مہمانداری کے مراسم کی ادائگی میں کوئی اور بھی شرکت کرے۔ مگر یہاں کے رہنے والے انگریزوں کا خیال ہے کہ بہت بڑے پیمانہ پر ضیافت کا انتظام کیا جائے۔

۲۲ اپریل کو دہلی میں سخت زلزلہ آیا۔

جلد ۲ نمبر ۲۱۔ مورخہ ۲۳ مئی ۱۸۴۵ء

جب آفتاب نے افق مشرق سے اپنا نورانی چہرہ نکالا۔ بادشاہ سلامت ڈیوڑھی خاص سے باہر جلوہ افروز ہوئے۔ اراکین سلطنت نے آداب وسلام کے مراسم ادب و اخلاص کے ساتھ ادا کیے۔ حضور ظل اللہ مرغان صحرائی کے شکار کرنے کی غرض سے تشریف لے گئے۔ چھ گھڑی دن چڑھے بہت سے پرندوں کو شکار کرکے دولت سرا میں قدم رنجہ فرمایا۔

ضمیر الدولہ نظارت خاں بہادر کا عریضہ پیش ہونے کے بعد ضروری تندول

کی عرضیاں کنیزکوں کی معرفت پیش کی گئیں۔ جو خاص دستخط سے مزین ہوئیں ؛
شام کے وقت مرزا محمد شاہرخ بہادر اور حاذق الزماں حکیم احسن اللہ خاں بہادر اور راجہ دیبی سنگھ بہادر نے حضور سے شرف باریابی حاصل کیا۔ اور سلطنت کے انتظامی امور کی نسبت عرض معروض کی ؛

جلد ۲۔ نمبر ۲۲۔ مورخہ ۳۰ مئی ۱۸۴۵ء

ایک علاقہ بند کا لڑکا دریائے جمنا میں نہانے کے واسطے گیا تھا۔ کہ دریا کی موجوں نے اُسے علائق دُنیا سے چھڑا کر عدم آباد میں بھیجدیا ؛
ایک دودھ بیچنے والے کی بیوی گھر کے لڑائی جھگڑوں سے تنگ آ کر کنوئیں میں ڈوب گئی۔ اُس محلہ کے تھانہ دار نے نعش کو کنوئیں سے نکالا۔ تو دیکھا کہ یہ عورت تین سو روپیہ کا زیور پہنے ہوئے ہے ؛

جلد ۲ نمبر ۲۳۔ مورخہ ۶ مئی ۱۸۴۵ء

سورج نکلے حضور ظل اللہ (خلد اللہ ملکہٗ) وظیفہ نماز سے فارغ ہو کر محل معلی میں رونق افروز ہوئے۔ اراکین سلطنت آداب و کورنش بجالانے کے بعد رخصت ہو گئے۔ احترام الدولہ حکیم احسن اللہ خاں بہادر نے مزاج وہاج کی خیر و عافیت دریافت کی ؛
ضمیر الدولہ نظارت خاں بہادر نے عرضی پیش کی کہ ہرچند قنوجی آئے تھے قلعہ معلی کے مکانات دیکھکر واپس چلے گئے ؛

جلد ۲۔ نمبر ۲۴۔ مؤرخہ ۱۳ ماہ جون ۱۸۴۵ء

حضرت بادشاہ سلامت حضور قطب صاحب رضؓ کے مزار پر رونق افروز ہوئے۔ درگاہ کے قریب جو محل بنوایا ہے اس کے خس خانہ کو ملاحظہ فرما کر چھپر بند کے افسر کو ایک جوڑا دوشالہ مرحمت فرمایا ؛

ایک درویش مکہ معظمہ جانے والا تھا۔ حضور نے اوسکو بھی مبلغ ۲۶ روپیہ مرحمت فرمائے۔ قطب بخش گویّے نے عرض کیا۔ کہ میں الور جانا چاہتا ہوں۔ حکم دیا کہ اس کی تنخواہ اَدا کر دی جائے اور ایک ہاتھی اور دو سوار اور ہرکارے اوس کے ساتھ جانے کے لیے مقرر کیے گئے +

راجہ بشن ناتھ کی عرضی حضور اقدس کے شقہ کے جواب میں موصول ہوئی لکھا تھا۔ کہ غلام علی باقیدار ٹھیکہ دار بتول والا کہیں بھاگ گیا ہے۔ جب ان دیہاتوں سے روپیہ وصُول ہوگا۔ بارگاہ سلطانی میں ارسال کر دیا جائیگا +

کنور دیبی سنگھ سے ارشاد ہوا کہ جو دیہات متعلقہ سُلطانی تمہارے پاس ہیں۔ اون میں سے نصف حصہ کو چھوڑ دو۔ اور اپنے قرضہ کے اسّی ہزار روپیہ کا تمسک اسٹامی کاغذ پر تحریر کرا کے بقیہ نصف حصہ کو اپنے قبضہ میں لیلو۔ کنور دیبی سنگھ نے دست بستہ عرض کیا کہ جو ارشاد عالی ہو مجھے بسر و چشم منظور ہے +

حضرت مرشد زادۂ آفاق مرزا ولی عہد بہادر کی صاحبزادی نواب نورجہاں بیگم سترہ برس کی عمر میں دُنیائے فانی کی لذتوں سے کنارہ کش ہوکر جنت کو سدھاریں +

حضور انور نے مبلغ ایک سو روپیہ جنازہ کی تیاری کے لیے اور ۱۳ روپیہ قبرستان میں گیہوں وغیرہ تقسیم کرنے کے لیے مرشد زادہ کے گھر بھجوا دیے +

جناب مستطاب معظم الدولہ صاحبکلاں بہادر فرزند ارجمند سلطانی (یعنے ریزیڈنٹ دہلی) دام اقبالہ شہر دہلی میں آئے اور حضرت جہاہ پناہ کی باریابی سے بہرہ اندوز ہوئے۔ حضرت جہاں پناہ نے مزاج کی خیریت دریافت

کرنے کے بعد اضافہ وتنخواہ سلاطین (سلاطین اُن شہزادوں کو کہتے تھے جو بادشاہ کے بھائیوں اور چچاؤں کی اولاد ہوتے تھے۔ حسن نظامی) کے متعلق دو شقے لکھکر عنایت فرمائے۔ ایک کا مضمون یہ تھا کہ آں فرزند ارجمند نے اپنے حسن تدبیر سے میرے دل کے رنج کو دُور کر دیا۔ جو تھوڑی بہت شکایت باقی ہے۔ وہ بھی بہت جلد جاتی رہیگی۔

دوسرے شقہ میں تحریر فرمایا تھا۔ کہ 9 لاکھ روپیہ کی قرضداری ہے۔ اس کی ادائگی کے لیے صدر دفتر میں رپورٹ کی جائے۔ صاحبکلاں بہادر نے عرض کیا ان دونوں شقوں کا ترجمہ انگریزی زبان میں ہونا چاہیئے۔

مرزا ولی عہد بہادر کا رقعہ پیش ہوا۔ کہ مخلدار خاں کا باغ تخت شاہی کے متعلق ہے۔ اور حضور والا کا ارادہ اُسے منتقل فرمانے کا ہے۔ اس میں تو سراسر میری حق تلفی کی صورت ہے۔ استفسار حقیقت کے لیے یہ عریضہ ارسال ہے۔

پرگنہ کوٹ قاسم کے دیہات کی زمیسنداری کا نقشہ ملاحظہ کی غرض سے پیش کیا گیا۔ جہاں پناہ بہت مسرور ہوئے اور انعام واکرام بخشا۔

وکیل میر حامد علی خاں نے موکل کا خط تحصیل مواضع اسود وغیرہ تنبول والائے کا عذات کے ساتھ حضور کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔ خط کا مضمون یہ تھا کہ اس نیازمند کا دو لاکھ تین ہزار روپیہ حضور کے کام میں خرچ ہوا ہے۔ حساب کی نقل بغرض ملاحظۂ عالی حاضر ہے۔

یعقوب علی خاں فرخ نگر والے نے حضور لفٹنٹ گورنر بہادر آگرہ کی خدمت میں ایک خط لکھا تھا کہ مجھے خطاب پدری سے سرفراز فرمایا جائے اوس کے جواب میں اطلاع آئی۔ کہ صدر دفتر سے تمہارے لیے نوابی کا

لقب اور بہادری کا خطاب منظور ہو کر آگیا ہے۔ تمکو صدر دفتر میں اس بات کا شکریہ لکھکر روانہ کر دینا چاہیئے +

دہلی ۲۷ مئی۔ پچھلی رات سے دو گھڑی دن تک خوب بارش ہوئی۔ بجلی بھی چمکی۔ یہاں کا موسم آج کل بہت گرم ہے +

جلد ۲۔ نمبر ۲۵۔ مؤرخہ ۲۰ جون ۱۸۴۵ء

بابری خاندان کے شہزادوں کی اس مضمون کی عرضی حضور کے ملاحظہ میں (بادشاہ سلامت کے بھائی میرزا بابر کی اولاد۔ حسن نظامی) پیش ہوئی۔ کہ ہمیں قلعہ چھوڑنے کا جو حکم دیا گیا ہے وہ بہت مصیبت افزا ہے۔ ہمیں یہ بھی علم نہیں کہ کس خطا کے بدلے یہ سزا دی جاتی ہے۔ ہم اضافۂ تنخواہ کا بھی مطالبہ نہیں کرتے۔ حضور والا ازراہ مرحمت خسروانہ اس حکم کو منسوخ فرمائیں جو ابا دوبارہ حکم ہوا۔ کہ قلعہ خالی کر دو اور شہر میں کسی جگہ عمارت بنا کر سکونت اختیار کرو +

(میرزا بابر کی اولاد طرح طرح کی شرارتیں کرتی رہتی تھی۔ حسن نظامی)

کوتوال شہر نے ۱۶ آدمیوں کو قمار بازی کے جرم میں گرفتار کر کے حاکم کے سامنے پیش کیا۔ ۹ آدمیوں کو چھ مہینہ کی قید اور پچاس روپیہ جرمانہ اور پانچ آدمیوں کو تین مہینہ کی قید اور ۲۵ روپیہ جرمانہ۔ اور دو آدمیوں کو ایک مہینہ کی قید اور چار روپیہ جرمانہ کی سزا کا حکم سنایا گیا۔ اور جرمانہ ادا نہ کر سکنے کی صورت میں حکم ہوا کہ ایسے لوگوں کے پیروں میں بیڑیاں ڈالکر سڑکوں کی تعمیر و درستی کا کام لیا جائے +

دہلی۔ ۱۴ جمادی الاول۔ جمعرات بوقت عصر۔ اس شدت کا مینہ برسا اور ایسی سخت آندھی آئی۔ کہ تمام شہر تیرہ و تار ہو گیا۔ اور چونکہ یہاں مکانات عموماً

کھپریل اور پھونس کے بنے ہوئے ہیں۔ اس لیے انکو بہت زیادہ نقصان پہنچا۔ چھتیں اڑ گئیں۔ دیواریں گر پڑیں۔ غریبوں کے لیے رہنے کا ٹھکانہ نہ رہا۔ بہت سے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے جو جانور جنگلوں میں چر رہے تھے ہوا کی تیزی سے اڑ کر قلعہ کی خندق میں گر پڑے اور مر گئے۔ سنا گیا ہے کہ شدۃ ہوا کے باعث ایک عورت اڑ کر کنوئیں میں جا پڑی۔ جمعہ کے دن بھی اسی طرح خاک مباد کا شدید طوفان آیا تھا مگر مینہ کے برسنے کی وجہ سے گرد و غبار دب گیا۔ آندھی کا زور شور جاتا رہا۔ پھر بھی کڑک اور چمک دل کے دہلانے کے لیئے کافی تھی ؎

(بادشاہ سلامت کے عہد میں دہلی شہر میں صرف امرا کے مکانات پختہ تھے عوام کے گھر عموماً سب خس پوش اور کھپریل کے تھے۔ یہ سب ترقی جو آجکل ہے انگریزی عہد کی ہے۔ حسن نظامی)

خبر آئی ہے کہ علی گڈہ کے جنگل میں آبادی سے نصف کوس کے فاصلہ پر ایک جگہ بجلی گری۔ گرمی بہت تیز پڑ رہی تھی۔ مینہ برسا تو کچھ ٹھنڈک ہو گئی اور ان امراض میں کمی واقع ہونے لگی جو گرمی کی شدت کی وجہ سے پیدا ہو جاتے ہیں ؎

دہلی کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ شاہجہاں بادشاہ کے زمانہ میں دہلی کے اندر جو نہر جاری ہوئی تھی اب ضعف سلطنت کی وجہ سے اکثر جگہ اس کے پانی کی آمد و رفت مسدود ہو گئی تھی۔ اب اس کے شکستہ مقامات کی مرمت ہو رہی ہے۔ چاندنی چوک اور کابلی دروازہ کی نہر میں پانی جاری ہو گیا ہے۔ اجمیری دروازہ اور حوض قاضی کی طرف نہر بند تھی۔ آج کل اسکو صاف کرایا جا رہا ہے۔ نہر جاری ہو جانے سے خلقت کو پانی کا بہت آرام ہو جائے گا ؎

شیخ عبدالحق کوتوال شہر نے مالی واڑہ میں ایک گرہ کٹ کے گھر سے بہت سے

قمار بازوں کو گرفتار کر کے عدالت سے سزا دلائی۔ اور جو فرار ہو گئے تھے۔ ان کے نام گرفتاری کے وارنٹ جاری کرائے +

اس سال پچھلے برسوں کی طرح آگ لگنے کے واقعات بھی نہایت کمی کے ساتھ ظہور پذیر ہوئے۔ شدۃ گرما کی وجہ سے صرف تین محلوں میں آگ لگنے کے ناگوار واقعات پیش آئے۔ لیکن آگ بہت جلدی بجھا دی گئی۔ اب حکم ہو گیا ہے کہ پھونس کے مکانات نہ بنائے جائیں۔ اور لوگ پھونس کے چھپر ترک کرتے جاتے ہیں اسواسطے آگ کی وارداتیں کم ہوتی چلی ہیں +

جلد ۲۔ نمبر ۱۲۷۔ مورخہ ۴ ماہ جولائی ۱۸۴۵ء

دہلی میں آج کل سخت گرمی پڑ رہی ہے۔ آدمی اس طرح بھُن رہے ہیں جیسے بھاڑ میں چنے۔ شروع جمادی الاول میں کچھ کچھ بارش ہو گئی تھی۔ جس کی وجہ سے گرمی کا اثر کسی قدر کم ہو گیا تھا۔ اور لوگوں کی جان میں جان آئی تھی۔ اب پھر وہی کیفیت ہے لوگ گرمی کی وجہ سے اضطراب و اضطرار کی حالت میں ہیں +

جمنا میں سخت طوفان آیا۔ پُل بھی ٹوٹ گیا۔ خلائق کو آنے جانے کی تکلیف ہو گئی۔ چار کشتیاں بہ گئیں۔ فالیز کی کھیتی تمام برباد ہو گئی۔ پانی نے کھیتی کا نشان تک باقی نہ چھوڑا۔ ابھی تک پُل کی مرمت نہیں کی گئی۔ مسافر اور کاروباری آدمیوں کو بڑی تکلیف ہے۔ شاہدرہ میں آدمیوں کی ایک جماعت بیکار اور معطل پڑی ہوئی ہے +

کریم الاخبار دہلی میں لکھا ہے کہ آج کل دہلی میں بنارس کی طرف کا ایک برہمن آیا ہوا ہے۔ جس کا دعویٰ ہے کہ میں استخراج مجہولات (چھپے ہوئے امور کے معلوم کرنے کا ایک قاعدہ) کے ذریعہ سے چھپے ہوئے خزانہ اور دفینہ کا

حال بتا سکتا ہوں۔ مرزا عاشور بیگ صاحب کو جب برہمن کے اس کمال کی خبر ہوئی تو اونھوں نے بلا کر کہا۔ میں نے اپنے بزرگوں سے سُنا ہے کہ ہمارے اس مکان میں دفینہ ہے۔ لیکن یہ نہیں معلوم کس جگہ ہے۔ اگر تم خزانہ کا ٹھیک پتہ بتا سکو۔ اور وہاں سے کچھ نکل بھی آئے تو میں تم کو اس میں سے کچھ حصہ دونگا برہمن نے کہا میں نشان بتاؤنگا اگر روپیہ نکل آئے تو آدھا تمہارا آدھا ہمارا۔ حاصل کلام اسی شرط پر معاملہ طے ہو گیا۔ برہمن نے حساب لگایا۔ اور ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ کھدائی شروع ہو گئی۔ برہمن اپنی طرف سے ایک آدمی کو نگرانی کیلیے چھوڑ کر خود چلا گیا۔ چند گز زمین کھودی گئی ہوگی۔ کہ بارہ ہزار روپیہ اور ایکہزار اشرفی نکلی۔ مرزا عاشور بیگ نے جب یہ رقم دیکھی اپنے اقرار سے شرمندہ ہو گئے۔ دل میں کہا۔ اپنے بزرگوں کی جمع کی ہوئی دولت کو جو اونھوں نے اپنی اولاد کے اڑے بھڑے وقت کے لیے رکھی تھی۔ اس طرح آسانی کے ساتھ دوسرے کے حوالہ کر دینا۔ بیوقوفی کی نشانی ہے۔ کوئی ایسی تدبیر سوچنی چاہیے کہ ہماری دولت کا آدھا حصہ بیکار نہ جائے۔ اور حلال روپیہ حرام صورت میں برہمن کے صرف میں نہ آئے۔ بہت غور و فکر کے بعد یہ بات سمجھ میں آئی کہ برہمن کے مقرر کیے ہوئے آدمی کو کسی طرح اپنی طرف کر لینا چاہیے تاکہ اصل حقیقت کا کسی کو علم نہو۔ اور تھوڑے سے خرچ میں کام بن جائے۔ چنانچہ برہمن کے گماشتہ سے آٹھ سو روپیہ رشوت پر یہ معاملہ طے ہو گیا۔ کہ برہمن سے یہ ظاہر کیا جائے کہ صرف دو ہزار روپیہ نکلا ہے۔ اسپر مرزا صاحب اور گماشتہ میں قسما قسمی بھی ہو گئی۔ چنانچہ اس قرار داد کے موافق ایک ہزار روپیہ گماشتہ کے ذریعہ سے برہمن کے پاس بھیجدیا گیا۔ کچھ عرصہ تک اس واقعہ کی کانوں کان کسی کو خبر نہوئی۔ مگر بعد میں راز کھل گیا۔ اور برہمن کو اصل واقعات کا علم ہو گیا۔ اور اوس نے اپنے گماشتہ کی رشوت ستانی اور مرزا عاشور بیگ

کی وعدہ خلافی کا حال اخبار کریم الاخبار کے مہتمم صاحب سے بیان کیا۔ اور استدعا کی کہ اسے شایع کر دیا جائے۔ مہتمم صاحب نے یہ حالات اپنے اخبار میں درج کر دیے۔

ہمارے نزدیک یہ حکایت صداقت سے خالی ہے اور محض ایک نادر حکایت ہی ہے۔ کیونکہ استخراج مجہولات قاعدہ کے ذریعہ سے نامعلوم اشیاء کے اعداد اور حساب کی پوری کیفیت معلوم ہو جاتی ہے۔ یہ نہیں کہ یہ تو معلوم کر لیا کہ خزانہ مدفون ہے۔ اور یہ نہ معلوم کیا اوس کی تعداد کیا ہے۔ یہ بات اس فن کے جاننے والوں میں سے ہر ایک پر ظاہر ہے۔ غالباً اس برہمن نے رمل یا نجوم کے ذریعہ سے خزانہ کا پتہ چلا لیا ہوگا۔ اور تعداد کا حال معلوم کرنا اوس کے بس کی بات نہیں تھی۔ قصہ مختصر

جھوٹ سچ راوی کی گردن پر ہم نے تو یہ واقعہ محض اسوجہ سے شائع کر دیا ہے کہ کریم الاخبار میں شائع ہوا ہے +

جلد ۲۔ نمبر ۲۸۔ مورخہ ۱۱ ماہ جولائی ۱۸۴۵ء

دہلی کی خبروں سے معلوم ہوا۔ کہ علی پور کے زمینداروں نے چار سو روپے اور کچھ زیور کے لالچ کی وجہ سے ایک شخص کو جان سے مار ڈالا۔ اور اوس کے مال کو چھین لیا۔ سنا ہے مار ڈالنے کے بعد لاش ٹکڑے ٹکڑے کر دی گئی۔ مقتول کی لاش مجسٹریٹ کے ملاحظہ کے لئے دہلی میں لائی گئی ہے۔ دیکھئے کیا حکم صادر ہوتا ہے +

جلد ۲۔ نمبر ۲۹۔ مورخہ ۱۸ ماہ جولائی ۱۸۴۵ء

دن نکلے حضور جہاں پناہ نماز اور اورادسے فارغ ہو کر آرام کے خیال سے محل معلی میں رونق افروز ہوئے کچھ دیر کے بعد پھر برآمد ہوئے۔ زردہ آور چند پہلو

اور رائے گیندا مل اور دوسرے اہل کاروں نے شرف نیاز حاصل کر کے عرض کیا۔ کہ ابھی تک تنخواہ تقسیم نہیں ہوئی کیونکہ خزانہ میں تین ہزار ایک سو روپیہ کی کمی ہے۔ رائے صاحب گیندا مل کے نام فرمان واجب الاذعان صادر ہوا۔ کہ جس طرح ممکن ہو سکے تنخواہ داروں کی تنخواہ تقسیم کر دی جائے۔ اور مبلغ چھ سو روپیہ جو تمہاری طرف نکلتے ہیں۔ اونھیں بھی تقسیم کرنے کے لیے اس رقم میں شامل کیا جائے۔

بادشاہ سلامت شام کے وقت باہر تشریف لائے۔ احترام الدولہ بہادر سعادت ملازمت سے فائض ہوئے۔ حضور والا نے قرۃ باصرۂ خلافت مدار المہام سلطنت مرزا محمد شاہرخ بہادر کے مکان پر نزول اجلال فرمایا۔ صاحب عالم بہادر نے احترام و اعزاز کے ساتھ استقبال کیا۔ اور خسروانہ عنایتوں کے مستحق ہوئے۔ تھوڑی دیر عرض معروض میں گذری۔ مراجعت (واپسی) کے وقت جوالا سنگھ حاضر ہوئے۔ اور تین عرضیاں معظم الدولہ بہادر کی حضور میں گذاریں۔ ایک ٹھیکہ دار کے متعلق تھی۔ جس میں شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سے تعارف کرایا گیا تھا۔ دوسری چھٹی پانچہزار چھہتر ۷۶ روپیہ کی ہنڈوی مرسلہ اسد علی خاں متاجر باغ صاحبہ آباد وغیرہ کے بابت تھی۔ تیسری اس بارے میں تھی کہ اس قدیمی عقیدت شعار نے ایک خط راجہ سوہن لال کے نام لکھا ہے۔ اوس میں استفسار کیا گیا ہے۔ کہ پانچ دن پہلے ایجنٹ بہادر سے ملاقات کرنے اور اون کے ساتھ صلح و صفائی کی گفتگو پیش آنے کا جو حال صاحب عالم بہادر پر ظاہر کیا گیا ہے۔ صحیح نہیں ہے۔ تعجب ہے کہ واقعہ کے خلاف اس قسم کی جھوٹی باتوں کو کیوں مشہور کر دیا گیا۔ دربار شاہی کے اہلکاروں کی یہ تمام افترا پردازیاں محض اس وجہ سے ہیں کہ اس خاکسار کو شرف حضوری حاصل کرنے

کا بہت کم موقعہ ملتا ہے اور جن لوگوں نے یہ مشہور کیا ہے اُن کے دلوں میں دشمنی کی آگ بھڑک رہی ہے +

یہ تینوں عرضیاں حضور اقدس کے مُلاحظہ کے لیے پیش ہوئیں۔ تو حضور والا نے حکیم احسن اللہ خاں بہادر سے فرمایا۔ کہ ان عرضیوں کو حرفاً حرفاً ہمیں پڑھکر سُناؤ۔ ارشاد کی تعمیل کی گئی۔ پہلی عرضی کے جواب میں فرمایا۔ بہت اچھا کیا۔ ایسا ہی کرنا چاہیئے تھا۔ دوسرے کے جواب میں زبان گوہر ترجمان سے ارشاد ہوا۔ کہ اسد علی خاں کی طرف سے کوئی معتبر آدمی ضمانت دے تو مضائقہ نہیں ہے ایسا ضامن میسر نہ آئے۔ تو اسد علی خاں کی بدمعاملگی کی وجہ سے ہم اپنے مواضع کو نہیں چھوڑ سکتے۔ تیسری عرضی کے متعلق فرمایا۔ کہ راجہ سوہن لال۔ فرزند ارجمند معظم الدولہ بہادر کے دربار کا ایک نامدار امیر ہے۔ وہ جب مقربین کے زمرہ میں شامل ہو جائے گا۔ تو سلطنت کے جمیع امور درست اور اصلاح پذیر ہو جائیں گے۔ غالباً اس نے عہدۂ مختاری کی ہوس میں یہ فضول باتیں اور فریب سازی کی کار روائیاں کی ہیں +

دربار خاص ختم ہوا۔ اور بادشاہ سلامت محل معلی میں تشریف لے گئے۔

آخر ماہ جون تک دہلی میں بارش کا نشان بھی نہ تہا۔ گرم و تیز ہوائیں چل رہی تھیں۔ آندھیوں کے ایسے جھکڑ چلتے تھے کہ زمین سے آسمان تک خاک ہی خاک نظر آتی تھی۔ لوگوں کو سخت بے چینی تھی کہ اللہ نے کرم فرمایا تھوڑا بہت مینہ برسا۔ گرمی کم ہوئی۔ گرد و غبار دب گیا۔ حضور ظل اللہ حوالی درگاہ حضور قطب الاقطاب میں حاضر ہوئے۔ جون کا مہینہ ختم ہوا۔ قطب صاحب میں دو دن تک خوب بارش ہوئی۔ شہر اور پاس کے مقامات میں بھی مطلع ابر آلود رہا۔ کبھی کبھی ترشح بھی ہو جاتا تہا۔ حضور والا کی میعت آب و ہوا کی عمدگی کی وجہ

سے بہت مسرور و محظوظ ہوئی +
درگاہ شاہ بو علی قلندرؒ واقع پانی پت کے خدام نے تبرک پیش کیا حضور والا نے دس روپیہ انعام دیے۔ جن فقیروں نے حضرت خواجہ شہنشاہ اولیائے ہند معین الدین چشتیؒ کے عرس شریف کی یادگار کے طور پر ڈیوڑھی خاص پر خواجہ کا جھنڈا لگایا تھا۔ بادشاہ سلامت نے اون کو ایک سو روپیہ نقد اور نقرئی چراغ درگاہ میں نذر کے لیے مرحمت فرمایا۔ اور کھانے کے خوان لگا کر بھیجے۔ اور زر نقد دستور کے موافق حضرت قطب صاحبؒ کی چھڑیوں کے لیے بھی تقسیم فرمایا +
میراں شاہ درویش کو جو مکہ معظمہ کی زیارت کے لیے گئے ہوئے تھے۔ بادشاہ سلامت نے ۲۵ روپیہ عطا فرمائے +
آغا حیدر ناظر کی عرضی قلعہ مبارک سے آئی کہ بادشاہی کشتی جو طغیانی کی وجہ سے پانی میں بہ گئی تھی آگرہ (اکبر آباد) سے مل گئی +
مرزا مکھو بہادر سلاطین سہ منزلہ مکان بنوا رہے ہیں۔ مکان کی بلندی کی وجہ سے مرشد زادہ آفاق مرزا علی عہد بہادر کے گھر کی بے پردگی ہوتی ہے۔ ایک شقہ حضور والا کی طرف سے مرزا مکھو بہادر کے نام روانہ کیا گیا۔ کہ اس قدر بلند مکان نہ بنایا جائے۔ جس سے آس پاس کے رہنے والوں کے گھروں کی بے پردگی ہو +
ایک شقہ معظم الدولہ بہادر کے نام جاری کیا گیا۔ کہ اضافۂ وظیفہ شاہی کے تقرر کی رپورٹ کی تاریخ روانگی سے اطلاع دی جائے +

جلد ۲ نمبر ۳۰۔ مورخہ ۲۵ ماہ جولائی سنہ ۱۸۴۵ء

حضرت سراج الدین محمد ابو ظفر بہادر شاہ دہلی خلد اللہ سلطنتہ حضرت

قطب الاقطاب رحؒ کے مزار کرامت آثار پر رونق افروز ہوئے۔ حضور غریب نواز خواجہ اجمیریؒ کی مہندی روانگی کے لیے تیار تھی۔ بادشاہ سلامت نے مبلغ ایکسو روپیہ مرزا بہادر بخش کو مہندی کے لیے مرحمت کیے اور ساتھ جانے کا حکم دیا۔ اور ایک دو چوبہ دو عدد اونٹ فراشوں اور سائبانوں کے ساتھ مہندی کے ہمراہ کر دیے۔ اور خود اولیا مسجد تک مہدی کی مشائعت کے لیے تشریف لائے پھر میلہ کو رخصت کر کے مراجعت فرمائی۔

چند خواجہ سراؤں نے سفر حج کا ارادہ ظاہر کیا۔ بادشاہ سلامت نے ہر ایک کو خرچہ راہ کے لیے سو سو روپیہ عطا فرمائے۔

دہلی۔ ۲ر جولائی۔ آج یہاں ظہر کے وقت سے لیکر غروب آفتاب تک سخت بارش ہوئی۔ اور رات بھر بادل گھرا رہا۔ کبھی کبھی کچھ ترشح بھی ہو جاتا تھا۔ یوں سمجھنا چاہیے کہ برسات شروع ہو گئی۔

مطبع رفاہ عام سے مشاعرہ کا اعلان کیا گیا تھا۔ چنانچہ ۲۸ ماہ جمادی الثانی کو محفل ارباب کمال و مجلس صاحب اصحاب ذوق و حال نہایت اہتمام کے ساتھ منعقد ہوئی۔ شعرا نے اپنی اپنی نکتہ سنجیوں سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔

جیا خانہ میں آگ لگ گئی۔ ایک خیمہ جل گیا۔ تقریباً چالیس روپیہ کا نقصان ہوا۔

صدر دفتر سے حکم آیا ہے کہ کوتوالی کی عمارت کو بہت اچھے طریقہ سے بنایا جائے اس کام کے لیے سات ہزار روپیہ منظور ہوا ہے۔

جلد ۲۔ نمبر ۱۳۱۔ مورخہ یکم ماہ اگست ۱۸۴۵ء

حضرت بہادر شاہ بادشاہ حوالی مزار کثیر الانوار حضرت خواجہ بختیار کاکیؒ میں رونق افروز ہیں۔ نواب احمد قلی خاں بہادر جو اپنی زوجہ کے مہر کے مقدمہ کی پیروی کے

لئے آگرہ گئے ہوئے تھے۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ وہاں سے تحفوں کی ایک کشتی نذرانہ کے طور پر پیش کی۔ بادشاہ سلامت بہت خوش ہوئے اور کشتی لانیوالے ملاح کو پانچ روپے انعام کے دیے +

محمدی بیگم کے پڑوس کا رہنے والا ایک شخص جسکا نام وفادار تہا۔ املی کے درخت پر کتارے توڑنے کے لیے چڑھا تھا۔ کہ زمین پر گر پڑا۔ اور گرتے ہی مرگیا +

مرشد زادۂ آفاق مرزا ولی عہد بہادر کے مختار پیشکار حافظ محمد حفیظ کی والدہ کا انتقال ہوگیا۔ جب یہ خبر ولی عہد بہادر دام اقبالہٗ کو پہونچی۔ تو آپ نے جنازہ کی تیاری کے لیے ایک سو روپیہ مرحمت فرمائے۔ اور جب حافظ محمد حفیظ حاضر خدمت ہوئے۔ تو ایک جوڑا دوشالہ انکو مرحمت فرمایا +

ماہ جون کا زر مقررہ اور کلید خانہ کا دو سو اسی روپیہ خزانہ انگریزی سے وصول ہوکر شاہی خزانہ میں داخل ہوگیا۔ مرزا محمد بخش سلاطین کو بلاکر بادشاہ سلامت نے فرمایا کہ خاندان تیموریہ اور دیگر اصحاب کی تنخواہ آپ بطور خود تقسیم کریں۔ مرزا صاحب نے خاندان تیموریہ کے تمام لوگوں کو تنخواہ تقسیم کردی اور عملہ کے دیگر اصحاب کی تنخواہ کی کمی بیشی کی فرد ملاحظہ کے لیے پیش کی +

کنور جگت سنگھ کی عرضی حضور عالی کی نظر سے گذری۔ مضمون یہ تھا کہ میرا مبلغ چھ ہزار روپیہ پیشکار مرزا تیمور شاہ بہادر کے ذمہ نکلتا ہے۔ اون سے جلدی ادا کرنے کی تاکید فرمادی جائے۔ حضور نے اس عرضی پر اپنے دستخط فرمائے۔ اور تحریر کیا کہ مسک کا کاغذ ہمارے پاس بھیجدو۔ اور ایک شقہ مرزا صاحب کے نام علیحدہ لکھا کہ تمہارے قرضخواہ ہمکو بہت تکلیف پہنچاتے ہیں۔ تمکو چاہیئے کہ اپنا قرضہ خود ادا کردو۔ ورنہ تمہاری تنخواہ بند کر کے قرضخواہوں

میں تقسیم کردی جائے گی +

مرزا ماہرخ بہادر کی عرضی بنارس سے آئی۔ کہ ایک انگریزی داں شخص حضور کی مختاری کی درخواست کرتا ہے۔ اس کی لیاقت ایسی ہے کہ شاہی مقدمات کو بھی سنبھال سکتا ہے۔ جو گورنمنٹ بہادر سے لندن میں جاری ہیں۔ اس کے جواب میں لکھا گیا کہ وہ کس تنخواہ پر آسکیگا +

مبلغ دو سو روپیہ حضرت مولنا فخرالدین صاحب کے عرس کے لیے پیرزادہ میاں کالے صاحب کو عنایت کیے گئے +

زور آور چند کو حکم ہوا۔ کہ پانچسو روپیہ حضرت عرش آرامگاہ کے عرس میں خود جاکر صرف کرو۔ حکم کی تعمیل میں زور آور چند نے خوانہائے طعام محل میں بھجوا دیے۔ جسے سرداروں اور دیگر اشخاص میں تقسیم کردیا گیا حضور والا نے فاتحہ پڑھی۔ اور رئی کس پانچ روپے اور درویشوں کو ایک فرد کمبل مرحمت فرمائی۔ اور پھر آتشبازی کے نظارہ اور قوالی کے سُننے میں مصروف ہوئے +

دوا خانہ کے داروغہ نے آکر عرض کیا۔ کہ شاہی مُلازم جب قند اور شکر لینے کے لیے شہر میں جاتے ہیں تو چنگی کے مُلازم بازپرس کرکے پریشان کرتے ہیں۔ قلعہ دار کو حکم دیا گیا کہ چنگی کے افسر کو ایک چٹھی لکھدو کہ معافی کے پروانے موجود ہیں۔ پھر یہ مزاحمت خواہ مخواہ کیوں کی جاتی ہے۔ اسکا انتظام ہونا چاہیئے +

(شاہی خاندان اور اہل قلعہ انگریزی چنگی سے مستثنیٰ تھے حسن نظامی)

فرزند ارجمند سُلطانی جناب معظم الدولہ صاحبکلاں بہادر رات دن خلقت کی فائدہ رسانی کے کاموں میں مشغول رہتے ہیں۔ ایک چٹھی صاحب قلعہ دار

بہادر کے نام لکھی گئی کہ صدر دفتر کی ہدایت کے بموجب راجہ ناہر سنگھ بہادر رئیس بلب گڑھ کے قرضخواہوں کا فیصلہ اس طریقہ سے بطور خود کر دیا گیا۔ کہ مبلغ چھ ہزار روپیہ پرگنہ کوٹ قاسم کی ایک سو تیس روپیہ کی آمدنی میں سے اور باقی باغ چاندنی چوک کی آمدنی میں سے ادا کیا جائے۔

دو عرضیاں پیش ہوئیں۔ کہ پرگنہ کوٹ قاسم کی آمدنی کا روپیہ کس کی معرفت حضور کی خدمت میں بھیجا جائے۔ دوسری عرضی کا مضمون یہ تھا کہ منشی شیر علیخاں نے باغ چاندنی چوک کے ٹھیکہ کا تمام وکمال روپیہ ادا کر دیا۔ اور اوس کے ٹھیکہ کی مدت بھی ختم ہوگئی۔ اب وہ دوبارہ بھی ٹھیکہ لینا چاہتا ہے۔ یہ بات حضور کو منظور ہے یا نہیں۔ رائے عالی سے مطلع فرمائیے۔ اس عرضی کے جواب میں حضور نے شقہ روانہ فرمایا۔ کہ شیر علیخاں کو ہرگز باغ کا ٹھیکہ نہ دیا جائے۔ کیونکہ اس نے رعیت پر بہت ظلم وستم کیا ہے۔ ہمارے پاس اس کی بہت سی شکایتیں موصول ہوئی ہیں۔ لالہ ٹھاکر داس سابق ناظر عدالت فوجداری دار الخلافہ شاہجہاں آباد کے نام شقہ حکم جاری کیا گیا کہ تمہیں دو روپیہ روزانہ پر نواب یعقوب علی خاں اور زبردست خاں بہادر کے تنازع کے فیصلہ کے واسطے بعہدہ امینی مقرر کیا جاتا ہے۔ دونوں رئیسوں کے نام خطوط لکھے گئے۔ کہ اپنے اپنے قابل اعتماد آدمیوں کو ہمارے مقرر کیے ہوئے امین کے پاس روانہ کر دو۔

معلوم ہوا ہے کہ نواب فیض علی خاں رئیس جھجر کے بھیجے ہوئے پانچ معمار میگزین کے مکان کی پیمائش کرنے دہلی میں آئے تھے۔ پیمائش کرنے کے بعد واپس جھجر چلے گئے۔

دہلی میں آج کل باران رحمت کا زور شور ہے اور دریائے جمنا چڑھاؤ پر ہے۔

جلد ۲۔ نمبر ۲۳۲۔ مؤرخہ ۸ ماہ اگست ۱۸۴۵ء

آفتاب عالمتاب نے اپنی نورانی شعاعوں کو جب فضائے آسمانی میں پھیلایا۔ نوفروغ خاندان عالیشان گورگانی۔ چراغ دودمان۔ نشان صاحبقرانی حضرت قدر قدرت۔ قضا آیت۔ خورشید رایت۔ آسمان رفعت۔ بہرام صولت کسریٰ حشمت، فریدوں سطوت۔ جمشید جاہ۔ کاؤس دستگاہ۔ سکندرشان دارا دربان۔ سلیمان نگیں۔ سلطنت مکیں۔ مہر پرچم کواکب حشم۔ بحر حوصلہ زمین لنگر۔ کوہ وقار سراج الدین محمد ابو ظفر بہادر شاہ بادشاہ دہلی خلد اللہ ملکہ وسلطنتہ۔ ڈیوڑھی خاص سے باہر تشریف لاکر جھرنہ پر جلوہ افروز ہوئے۔

جھرنہ ایک حوض ہے۔ نہایت صاف شفاف جس کے نظارہ سے روح میں تازگی پیدا ہوتی ہے۔ حضور معلی سیر و تفریح کے بعد محل معلی میں تشریف لے گئے۔ دربار فرمایا۔ اراکین سلطنت نے شرف حضوری حاصل کیا اور ادب کے ساتھ اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ مرتبہ اور حیثیت کے موافق سب کو عزت دی گئی۔

احترام الدولہ حاذق الزماں حکیم محمد احسن اللہ خاں نے حسین علی خاں و اصغر علی خاں ٹھیکیداران کالھ مئو اور سندپور کے ابراء نامہ کا کاغذ پیش کیا اس کے ساتھ ضمیر الدولہ بہادر کی عرضی بھی تھی۔ حضور نے ملاحظہ فرماکر دستخط خاص سے مزین کیا۔ اور یہ ابرانامہ منظور ہوکر مواضع مذکور کے ساتھ عمدۃ امرائے نامدار فرزند ارجمند سلطان معظم الدولہ بہادر کے سپرد ہوا۔ خزانہ کے اہلکاروں کے نام حکم جاری ہوا کہ ضمیر الدولہ بہادر کی کل تنخواہ ہمارے پاس بھیجدو۔ تاکہ ہم اپنے ہاتھ سے انھیں عطا کریں۔

معظم الدولہ بہادر کی عرضی نظر انور سے گذری۔ شہر سے کچھ غلہ منگایا تھا

عرضی کے ساتھ محصول کی معافی کا پروانہ راہداری بھی تھا۔ حضور والا نے یہ عریضہ نزور آور چند کے حوالہ کر دیا کہ اس کی تعمیل کی جائے۔ اور ایک شقہ کرامت مرقعہ ریزیڈنٹ معظم الدولہ بہادر کے نام لکھا کہ شیر علیخاں کی ٹھیکیداری میں جو مواضعات ہیں۔ وہ اب مدت کے ختم ہونے کے بعد دوبارہ اون کو نہیں دیے جائیں گے۔ کیونکہ یہ رعایا کو اذیت و تکلیف پہنچاتے ہیں۔ مہر سے آراستہ کر کے یہ شقہ تاج محمد خاں کے حوالہ کر دیا گیا ۔

تاج الدولہ حاجی مرزا محمد بہادر کے نام حکم جاری ہوا کہ تنخواہ داروں کی تنخواہ تقسیم کر دی جائے ۔

شام کے وقت دربار میں تشریف آوری کا اتفاق نہیں ہوا حصول اجازت کے بعد اہل دربار اپنے اپنے گھروں میں جانے کے لیے دربار سے رخصت ہو گئے ۔

جلد ۲ - نمبر ۳۳ - مورخہ ۱۵ اگست ۱۸۴۵ء

ہیرانند اخبار نویس حیدر آباد کے نواسہ آسانند نے بلدیو سہائے پسر خوشوقت رائے کھتری کو لکڑی سے اتنا مارا کہ بیچارہ جان بحق ہو گیا۔ کوتوال شہر موقعہ پر پہونچ گیا۔ قاتل و مقتول دونوں کو کچہری فوجداری میں لے آیا لارنس صاحب مجسٹریٹ نے اظہار قلم بند کیے۔ مقتول کی لاش کو جلانے کیلیئے ورثا کے حوالہ کر دیا۔ اور حکم دیا۔ کہ جب تک مقدمہ کا فیصلہ نہ سنایا جائے قاتل حوالات میں رہیگا ۔

جلد ۲ نمبر ۳۴ - مورخہ ۲۲ ماہ اگست ۱۸۴۵ء

حضور ظل سبحانی نماز صبح ادا کرنے کے بعد محل معلی میں کلام اللہ شریف کی تحریر میں مصروف ہوئے۔ (بادشاہ عربی فارسی بہت اچھا لکھتے تھے۔

ان کا خط بہت پاکیزہ تھا۔ حسن نظامی)

زور آور چند باریاب ہوئے اور چند ضروری اور دریافت طلب امور کی نسبت گفتگو کر کے رخصت ہو گئے۔ لالہ شیو لال محرر دفتر خاص نے حکیم احسن اللہ خاں بہادر کی عرضی پیش کی۔ جہاں پناہ نے دستخط خاص سے مزین کر کے تحریر فرمایا کہ چند ضروری کام تم سے ہیں۔ شادی سے جلدی فراغت حاصل کر کے آجاؤ اور اُن کاموں کو انجام دو +

راجہ دیبی سنگھ بہادر تخت خلافت کی پایہ بوسی سے مشرف ہوئے حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ اون لوگوں کی عرضیاں پیش کرو۔ جو شمع پور یا دہلی سے متعلق ہیں۔ یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ یہاں سے روپیہ قسط وار وصول ہوتا ہے یا نہیں اور اُن دیہاتوں کے متعلق جو دوسری عرضیاں ہیں اُنھیں بھی پیش کرو۔ عرض کیا متعلقہ اشخاص شہر میں گئے ہوئے ہیں۔ بیوپاریوں سے دریافت کر کے حضور کے گوش گذار کیا جائے گا۔ پھر مرزا جلال الدین بہادر اور مرزا بہادر حاضر ہوئے۔ اور ان مواضع کے مقدمہ کے بارے میں جو کچھ مناسب تھا عرض کیا۔ ارشاد اقدس ہوا۔ کہ شمع پور یا دلی شرف الدولہ میر دلایت کی تحویل میں تھا۔ اگر اُنھیں منظور رہے کہ بادشاہ سلامت کی ظل عاطفت میں گذران کریں۔ تو ابرار نامہ پیش کریں۔ ورنہ پھر وہ اس قابل نہیں ہیں کہ کبھی دربار میں اپنا مُونہ دکھائیں۔ اِس صورت میں ہمارا ارادہ یہ ہے کہ ان مواضع کو معظم الدولہ بہادر کے سپرد کیا جائے +

شام کے وقت مرزا شاہرخ بہادر نے حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ اِس غلام نے شرف الدولہ بہادر سے ابرارنامہ داخل کرنے کے لئے بہت زیادہ تاکید کر دی ہے +

اس کے بعد حضور معلی سوار ہو کر کنورنی (مقام) کی طرف تشریف لیگئے اور سیر و شکار میں مصروف ہوئے۔ جب اس سے فراغت ہوئی تو محل معلی میں واپس آ گئے۔

بہادر شاہ بادشاہ اور شہزادوں کے حالات اور روزمرہ کی زندگی سے معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کو نوکریاں اور عہدے لیاقت کی بنا پر نہیں دیے جاتے تھے۔ بلکہ جو شخص زیادہ نذرانہ دیتا تھا اسکو عہدہ ملجاتا تھا، اور یہ طریقہ بربادی کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب تھا۔ آجکل بھی بعض ریاستوں میں جو پرانے زمانے کے مغلئی دستور پر قایم ہیں، اس قسم کا رواج اور دستور پایا جاتا ہے۔ کہ نذر کی بڑی بڑی رقمیں لیکر نوکریاں دیجاتی ہیں، لیاقت کو بہت کم دیکھا جاتا ہے، اُمید ہے کہ وہ والیان ریاست بہادر شاہ بادشاہ اور انکے خاندان کے ان حالات سے عبرت حاصل کریں گے، اور نذرانے لیکر نوکریاں دینے کا رواج بند کر دیا جائے گا۔

بہادر شاہ بادشاہ کے بعض مخالف مؤرخوں نے لکھا ہے کہ بادشاہ کو روپے پیسے کی بہت طمع تھی، میرا خیال ہے کہ مؤرخوں کا یہ لکھنا مبالغہ آمیز تو ہے، لیکن غلط نہیں ہے، اس کتاب کے مطالعہ سے جو ناظرین کے سامنے ہے معلوم ہو جائیگا کہ واقعی بہادر شاہ کی طبیعت میں اور انکے شہزادوں کے مزاج میں روپیہ کی خواہش بہت تھی۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ بادشاہ کا خاندانی خرچ بہت زیادہ تھا، اور انگریزوں کا مقررہ وظیفہ بادشاہ اور انکے خاندان کیلئے کافی نہ تھا۔ کیونکہ ان سب کو شاہانہ خرچ کرنیکی عادت پڑ گئی تھی۔ تاہم یہ امر قطع نظر کرنیکے قابل نہیں ہے کہ بادشاہ اور انکے خاندان والے ہر وقت حصول زر کی فکر میں لگے رہتے تھے۔

بادشاہ اور انکے شہزادوں کو خرچ کرنیکی انتظامی لیاقت نہیں تھی، انکے نوکر اور داروغہ خوب ہاتھ رنگتے تھے، اور ایک پیسہ کے خرچ کی جگہ ایک روپیہ کا خرچ دکھاتے تھے، اور یہ بات تو اب بھی موجود ہے، کہ انگریزوں جیسی منتظم قوم کے بعض بے دیانت اہلکار بھی ہر کام میں خصوصاً لڑائی کے وقت اندھا دُھند لوٹ مچایا کرتے ہیں، بادشاہ اور انکے بچوں میں انتظامی لیاقت ہوتی تو انکا وظیفہ انکے اخراجات کیلئے اتنا کافی تھا کہ وہ نہایت اطمینان کیساتھ اپنی زندگی بسر کر سکتے تھے کیونکہ اس زمانہ میں روپیہ بہت قیمتی تھا، آجکل کے

زمانہ میں جو کام ایکسو روپیہ میں ہوتا ہے، اس زمانہ میں ایک روپیہ میں ہو جاتا تھا۔ کیونکہ ہر چیز ارزاں تھی

بہر حال اگلے حالات میں ناظرین اس بات کو ملحوظ خاطر رکھیں گے تو انکو ان مضامین سے اس قسم کے بہت سے نتائج نکالنے میں آسانی ہوگی ✦ حسن نظامی

جلد ۲۔ نمبر ۳۶۔ مورخہ ۵ ستمبر ۱۸۴۵ء

حضور جہاں پناہ حضور اقدس خواجہ قطب الاقطاب کے مزار گوہر بار پر حاضر ہوئے۔ یہ مزار شریف مقصبہ مہرولی میں واقع ہے۔ مرزا صلاح الدین بہادر مرزا محمد بخش بہادر سلاطین کے بھائی۔ اجمیر شریف کی زیارت سے واپس آئے۔ اور پندرہ آدمیوں کی ایک جماعت کے ساتھ حضور کی خدمت اقدس میں نذرانہ پیش کیا۔ کشتیاں جن میں لکڑی کے کھلونے۔ چاندی اور تانبے کے آبخورے۔ سونے کے ملمع کیے ہوئے آبخورے کمان کے حلقے۔ اور ترکش۔ دستار و تسبیح اور اور بھی تحفہ وغیرہ تھے۔ حضور والا کی نذر گذرانے

مرزا عبداللہ شاہزادہ کی حسب درخواست بارش سے محفوظ رہنے کے لیے ایک سقرلاتی برساتی بادشاہ سلامت نے مرحمت فرمائی۔ اور انھوں نے اس کے شکرانہ میں مبلغ چار روپے نذر پیش کی ✦

میرزا بابر بخت کی زوجہ نواب سکندر زمانی بیگم نے میاں خاں کو اپنا مختار کار بنایا اور ایک جوڑا دوشالہ مرحمت کیا۔ ایک شقہ معظم الدولہ بہادر کے نام تحریر فرمایا گیا۔ کہ بھولانا تھ متصدی تمام دیہات بقول شاہی چند ضروری حالات آپ سے عرض کرے گا۔

دفتر سلطانی کے موجودہ استادوں کی سندیں بعد میں بھیجی جائیں گی ✦

حکم ہوا کہ ایک شقہ ٹامسن بہادر سفیر انگلستان کی خدمت میں بخط انگریزی روانہ کیا جائے۔ اور مسٹر جارج صاحب اس حکم کی تعمیل کے طور پر ڈاک کے ذریعے سے کلکتہ روانہ کردیں ✦

حضور والا نے زردوزی کے کام کا ایک پشمینہ کا چغہ مبلغ ایک ہزار پانسو روپیہ میں خرید فرمایا۔ حسین علی اور رحیم بخش سردھنہ کے رہنے والوں کی پرورش کی درخواستیں نظر فیض اثر سے گذریں۔ ان دونوں کو بادشاہی پلٹن میں ملازم رکھ لیا گیا +

پھول بیچنے والوں کے چودھری کی عرضی پھول والوں کی سیر کی تاریخ مقرر کرنے کے متعلق پیش ہوئی۔ حکم ہوا کہ شعبان کی نویں تاریخ مقرر کی جائے۔ پھر ارشاد ہوا۔ کہ ہمارے سواری ساتویں شعبان کو قلعہ مبارک کی طرف روانہ ہو گی +

جلد ۲۔ نمبر ۳۷۔ مؤرخہ ۱۲ ماہ ستمبر ۱۸۴۵ء

حضور جہاں پناہ نے ماہ گذشتہ کی گیارہ تاریخ کو قلعہ معلی میں نزول اجلال فرمایا۔ آپ کے استقبال کی تمام رسومات بدرجۂ کمال ادا کی گئیں۔ چنانچہ شاہزادہ شاہرخ بہادر خیر مقدم کے طور پر اجمیری دروازہ تک آئے۔ چونکہ بادشاہ سلامت نے بہترویں برس میں قدم رکھا ہے۔ اس لیے حضور کی سالگرہ کی تقریب منائی گئی۔ اور حسب حیثیت ہر چھوٹے بڑے نے اشرفی اور روپیہ بطور نذرانہ پیش کیے۔ حضور انور کو یہ خبر سنائی گئی کہ مرزا محمد شاہرخ بہادر نے قطب بخش گوسیے کو ایک جوڑا دوشالہ بطریق انعام مرحمت فرمایا۔ اور کابل کے سوداگروں سے سات سو روپیہ کا نفیس نفیس مال و اسباب اور چند جانور کتے بلی کی قسم سے خرید کیے۔ اور تلنگوں کی کمپنی کے جمعدار سدی سنگھ کو صوبہ دار بنایا۔ اور کلو سنگھ سپاہی کو چھ سو روپیہ نذرانہ لیکر صوبیدار مقرر کیا۔ توڑہ اور طرہ بخشا۔ اور توپخانہ احتشام کے جمعدار حیدر علی کو ایک سو پچاس روپیہ نذرانہ لیکر کمپنی تلنگاں کی میجری کا عہدہ مرحمت فرمایا +

بارش کبھی کم ہے اور کبھی زیادہ۔ صفراوی امراض کا زور ہے۔ اُمید ہے کہ مینہ برسے گا تو یہ بلائیں دُور ہو جائیں گی +

جلد ۲۔ نمبر ۳۸۔ مؤرخہ ۱۹۔ ماہ دسمبر ۱۸۴۵ء

شاہزادہ ولی عہد بہادر دربار دُربار میں حاضر ہوئے۔ بادشاہ سلامت کے دل میں چند نمک حراموں کے بہکانے سے جو غبار تھا۔ اصل حالات کے معلوم ہونے کی وجہ سے جاتا رہا۔ اور بادشاہ سلامت نے شہزادہ کی نسبت کلمات طیبات استعمال فرمائے۔ شہزادہ نے شکریہ کا ہدیہ پیش کیا +

بادشاہ سلامت نے ناظر قلعہ کو حکم دیا کہ قیدیوں کے لیے پچاس لوہے کی بیڑیاں تیار کر کے اپنی حفاظت میں رکھو۔ یہ خبر بادشاہ سلامت کے گوش گزار کی گئی کہ کپتان ملازم شاہی نے حضور سے اجازت لیکر کالیخاں اور وزیر خاں سپاہیوں کو جو انہی کے تحت میں متعین تھے ایک بستہ کاغذ کی چوری کے جرم میں موقوف کر کے قلعہ سے باہر کر دیا +

کشن گنج کے پاس دو آدمی بجلی کے گرنے سے جلکر جاں بحق ہو گئے +

جلد ۲۔ نمبر ۱۴۔ مؤرخہ ۱۰ اکتوبر ۱۸۴۵ء

سوہن لال متصدی بخشیگری بادشاہی عتاب کی وجہ سے قلعہ میں آنے جانے سے محروم تھے۔ اب بادشاہ سلامت کی مہربانیوں کے پانی نے غصہ و عتاب کی آگ کو بجھا دیا۔ اور قلعہ میں آمد و رفت کی اجازت دیدی گئی۔ لالہ جی نے شہزادہ شاہرخ بہادر سے اپنی تنخواہ کا تذکرہ کیا۔ جواب دیا گیا کہ اگر چار سو روپیہ نذرانہ پیش کیا جائے تو تنخواہ جاری ہو سکتی ہے +

مرزا جواں بخت بہادر شہزادۂ خورد سال نے دستار زیب سر فرما کر اور طرۂ مقیش۔ دوشالہ۔ شالی رومال۔ قبائے کمخواب۔ سپر اور شمشیر سہ قم جواہر۔

خلعت حاصل کرکے۔ اور چار پہرہ اور ۲۰ سوار۔ دو ہاتھی سواری کے واسطے ساتھ لیکر مزار پُر انوار حضرت شاہ بو علی قلندر نور اللہ مرقدہٗ پر حاضر ہونے کی اجازت حاصل کی۔ اجازت دی گئی اور شہزادہ پانی پت کی طرف رَوانہ ہوگئے
قلعہ کے پہلے کو توال غلام فردوس کو اونکے عہدہ سے معزول کردیاگیا۔ اور اور اونکی جگہ نواب یار خاں کا تقرر عمل میں آیا۔ اور بادشاہ سلامت کی طرف سے اونھیں خلعت سہ پارچہ۔ اور دو رقم جواہر مرحمت کیے گئے۔ نواب یار خاں ایک کشیدہ قامت اور طاقتور نوجوان ہیں۔ بہادری نیک خیالی اور دیانت داری کا جوہر ان کی طبیعت میں موجود ہے۔ اُمید ہے کہ اپنے فرائض منصبی کو نہایت خیر وخوبی کے ساتھ انجام دینگے۔ تمام شاہی خاص برداروں کو حکم ہوا کہ عمامہ۔ اور سُرخ دوپٹہ۔ انگرکھا۔ زیر جامہ سفید زیب بدن کیا کریں۔ مقرب علی دفعدار نے ایک سو پچاس روپیہ۔ عاشور بیگ دفعدار نے تین سو روپیہ۔ اور چھ سپاہیوں نے پچاس پچاس روپیہ بطور نذر مرزا محمد شاہرخ بہادر کی خدمت میں پیش کیے۔ دفعداروں کو جمعداری اور سپاہیوں کو دفعداری کے منصب پر ترقی دی گئی +

معظم الدولہ بہادر کی اس مضمون کی عرضی پیش ہوئی کہ راجپورہ کی چھاؤنی کے افسروں سے ہمیں معلوم ہوا ہے کہ جب بادشاہ سلامت کی سواری درگاہ قطب صاحب کی طرف جارہی تھی۔ تو کپتان سالاک صاحب بھی کہیں اوس راستہ سے گذر رہے تھے۔ شاہی چوبداروں اور سپاہیوں نے زبردستی اوسکو گھوڑے سے اُتار دیا۔ اور پیادہ کرکے کہا کہ شاہی آداب ملحوظ رکھو اور سلام و مجرا بجا لاؤ۔ اوس نے ہر چند کہا کہ جب سے راس صاحب بہادر کا مقدمہ ہوا ہے۔ صدر دفتر سے فیصلہ ہوگیا ہے۔ کہ انگریزوں کو اپنے

راہ میں توہین آمیز طریقہ کے ساتھ بادشاہ سلامت کی تعظیم و تکریم کے لیے مجبور
کرنا نہایت نازیبا ہے۔ کیونکہ اس سے بادشاہ سلامت کی کسر شان ہوتی ہے
مگر کسی نے ایک نہ سُنی۔ ایسے لوگوں کو سزا دینی چاہیئے۔ کہ پھر کبھی اس قسم کی
نامناسب حرکت کے مرتکب نہ ہوں۔ یہ سُنکر بادشاہ سلامت نے اسد علیخاں
کپتان اور آغا حیدر ناظر کو طلب فرماکر حکم دیا۔ کہ تحقیقات کرکے رپورٹ کرو۔
تاکہ زیادتی وظلم کرنے والوں کو سزا دیجائے ۔

عرض کیا گیا کہ مرزا محمد شاہرخ کے مکانوں میں سے ایک مکان کی دیوار
گر پڑی ہے۔ باہر سے اندر کا سارا حصہ نظر آتا ہے پُرانے کلابتون سے بھرے
ہوئے دو صندوق۔ سنہری کام کے سیلے۔ اشرفیوں کا ایک دیگچہ۔ روپوں کا
ایک دیگچہ باہر نکل کر گر پڑا ہے۔ حکم ہوا کہ خزانۂ عامرہ میں داخل کیا جائے ۔

اطلاع دی گئی کہ حضور کی چھوٹی صاحبزادی حرمت النساء بیگم فوت ہوگئیں۔
ایک سو روپیہ نقد مرحومہ کے اخراجات میت کے واسطے عطا کیا گیا ۔

جلد ۲۔ نمبر ۲۴ مؤرخہ ۷ اکتوبر ۱۸۴۵ء

آج کل دہلی میں وبائی امراض کا زور شور ہے حالانکہ موسم نہایت خوشگوار
ہے۔ کثرت سے لوگ بیماری میں مبتلا ہیں۔ ایزد اقدس اپنا کرم فرمائے۔ اور
بیماری کو دُور کرے ۔

جلد ۲۔ نمبر ۳۴۔ مؤرخہ ۱۴ ماہ اکتوبر ۱۸۴۵ء

حضرت بادشاہ غازی ہفتہ کے دن شوال کی پہلی تاریخ کو قلعۂ مُبارک سے
باہر تشریف لائے۔ اور عید کی نماز پڑھنے کے لیے عید گاہ تشریف لے گئے
نماز جماعت کے ساتھ ادا کی۔ اور حسب معمول نیاز کے لیے درگاہ آثار شریف میں
حاضر ہوئے۔ اس سے فارغ ہونے کے بعد درگاہ شریف کے متولی شاہزادہ

جہاں دار شاہ کو خلعت شش پارچہ اور امام جماعت کو خلعت و شمشیر عنایت فرمایا۔ اور واپس قلعہ معلی میں تشریف لائے۔ آتے جاتے حسب ضابطہ شاہی اور انگریزی توپخانوں سے سلامی کی توپیں سر ہوئیں۔

شام کے وقت تخت ہوادار پر سوار ہو کر ناظر کے باغ میں رونق افروز ہوئے۔ ناظر نے اشرفی کا نذرانہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس کے بعد محفل رقص و سرود منعقد ہوئی۔ محفل کے ختم ہونے کے بعد آپ نے محل خاص میں تشریف لیجا کر آرام فرمایا۔ ہر طرف سے مبارکباد کی آوازیں آئیں اور توپ خانہ سے سلامی کی توپیں چھٹیں۔

نبی بخش خاں خلف نواب حمید الدولہ مرزا مغل بیگ خان بہادر مرحوم مختار سابق پیشکار سلطانی کی اس مضمون کی عرضی بادشاہ غازی کی خدمت میں پیش ہوئی۔ کہ حضور کے دربار سے صاحبکلاں بہادر کی معرفت حویلی عزیز آبادی بیگم کے خالی کرنے کا حکم مجھے ملا۔ میرے والد مرحوم کا ایک لاکھ چار ہزار روپیہ حضور کے ذمہ واجب الادا ہے۔ دوسرے طلبگاروں کو جس طرح روپیہ ادا کیا جاتا ہے۔ میں اُمیدوار ہوں کہ میرے روپیہ کی ادائگی کے لیے بھی اسیطرح ایک شقہ دستخط خاص سے مزین ہو کر صاحبکلاں بہادر کے نام جاری کر دیا جائے گا۔ جواب میں ارشاد فرمایا۔ کہ انہوں نے اپنے باپ کی مختاری کے زمانہ میں بادشاہی جواہرات کی رقموں کو تبدیل کر دیا ہے اوسکا حساب دینا چاہیئے۔ اور ایک لاکھ چار ہزار روپیہ کا مطالبہ محض جھوٹ ہے۔ اور اگر یہ مطالبہ سچا ہے تو اسے دفتر سلطانی کے کاغذات سے ثابت کرنا چاہیئے۔ اور یہ بتانا چاہیئے کہ یہ رقم خطیر کس کام خرچ کی گئی۔

(نبی بخش خاں اسی رنجش کے سبب ایام غدر میں بادشاہ کے مخالف

ہو کر انگریزوں سے مل گئے تھے جسکا ذکر میری کتاب گرفتار شدہ خطوط میں ہے۔ حسن نظامی)

وبائی مرض ہیضہ کی آج کل دہلی میں گرم بازاری ہے۔ عید کے دوسرے دن بادشاہ سلامت کے چچاؤں میں مرزا منعم بخت بہادر۔ مرزا جمشید بخت بہادر جو شاہ عالم جنت مکاں کی اولاد امجاد سے تھے۔ اس موذی مرض کے پنجہ میں شکار ہو کر ملک بقا کو سدھارے۔ بادشاہ جمجاہ ان مصیبت افزا خبروں کو سُنکر بہت رنجیدہ خاطر ہوئے۔ ہر ایک کے جنازہ کی تیاری کے لیے ایک ایک سو روپیہ مرحمت فرمائے۔ اور جنازہ کے لیجاتے وقت سپاہیوں اور ہاتھیوں کا ضرورت کے موافق انتظام کیا گیا۔ فوت ہونے والوں میں سے ہر ایک کے بچوں کو ایک ایک جوڑا دوشالہ تعزیت کے طور پر عنایت فرمایا +

بروز دوشنبہ ۱۸ تاریخ کو نواب گورنر جنرل بہادر کی عرضی پہنچی کہ ۲۵ ہزار روپیہ ماہوار اضافہ منظور کیا گیا +

(یعنے جو ماہوار وظیفہ انگریزی سرکار بہادر شاہ کو دیتی تھی اس میں ۲۵ ہزار کا اضافہ کر دیا گیا۔ حسن نظامی)

بادشاہ سلامت کا اردو دیوان مرتب ہو کر مطبع سید الاخبار و سراج الاخبار میں چھپ گیا ہے۔ خط نستعلیق ہے۔ کاغذ ولایتی ہے کل ۶۶ جز ہیں اور ہر صفحہ میں ۱۶ سطریں ہیں۔ چمڑے کی جلد بھی بنائی گئی ہے۔ آٹھ روپیہ میں فروخت ہوتا ہے۔ صاحبان ذوق۔ کلام الملوک ملوک الکلام کا لطف اٹھانا چاہیں۔ تو دونوں مطبعوں میں سے جس مطبع سے چاہیں طلب فرمائیں +

جلد ۲۔ نمبر ۴۵۔ مورخہ ۷ ماہ نومبر ۱۸۴۵ء

بادشاہ جہاں پناہ کے حضور میں محمد علی بخشی کی عرضی اس مضمون کی پیش ہوئی

کہ یہ خادم قدیم خانہ زاد ہے اور اُمید ہے کہ قصور معاف فرماکر تنخواہ مقررہ مرحمت کی جائے گی۔ حکم ہوا کہ محمد شاہرخ بہادر سے عرض کیا جائے اطلاع دی گئی کہ صاحبکلاں بہادر نے مجسٹریٹ بہادر کو لکھا تھا کہ حویلی عزیزآبادی بیگم بنی بخش خاں خلف حمید الدولہ مرزا مغل بیگ خاں سابق مختار امور سلطنت سے خالی کراکے کارکنان سلطنت کو قبضہ دلایا جائے۔ مجسٹریٹ بہادر کوتوال تھانہ دار وغیرہ کو لیکر حویلی عزیزآبادی میں پہنچے اور حمید الدولہ کے بیٹے سے مکان کو خالی کراکے بادشاہی قبضہ میں دیدیا۔ بادشاہ سلامت اس خبر کے سُننے سے بہت مسرور ہوئے۔ خبر مشتہر ہوئی کہ کریم بخش میاں ناصر احمد کے برادر زادے پلٹن کے صوبیدار مقرر ہو گئے ہیں۔ بادشاہ جہاں پناہ نے دو شقہ صاحبکلاں بہادر کے نام تحریر فرمائے۔ ایک میں لکھا کہ حیدر علی خادم درگاہ شاہ ترکمان کو۔ کوٹ قاسم کی آمدنی میں سے دو آنہ روزانہ ملتے ہیں۔ یہ موقوف نہ کیے جائیں ؞

دوسرے میں لکھا تھا کہ چاندنی چوک کے باغ کی تیاری میں جس قدر روپیہ خرچ ہو۔ دو حصہ وہاں کی رعایا سے وصول کیا جائے اور ایک حصہ باغ کی آمدنی میں سے لیا جائے ؞

اور گیارہ ہزار روپیہ سوداگر مل ساہوکار سے میں نے قرض لیا ہے۔ تم اپنی ضمانت دیدینا۔ اضافہ کے جاری ہونے کے بارے میں تمام شرطیں طے ہو گئی ہیں۔ روپیہ انگریزی افسروں کی مرضی کے موافق سلاطین میں تقسیم کیا جائے گا۔ قلعہ کی مرمت بھی کی جائے گی۔ پرگنہ سلطانی کے تمام دیہات سرکار انگریزی کے سپرد کیے جائیں گے۔ تاکہ حضور کا قرضہ ادا کیا جائے ؞

چار گھڑی دن باقی تھا۔ کہ جہاں پناہ سوار ہو کر سلطان المشائخ خواجہ

نظام الدین اولیاؒ کی درگاہ میں حاضر ہوئے۔ شاہی اور انگریزی توپخانہ سے سلامی کی توپیں چھوڑی گئیں۔ درگاہ میں پہنچکر نذر و نیاز کی۔ پھر وہاں سے درگاہ قطب صاحب میں تشریف لے گئے۔ مزارات کی زیارت کی اور فقرا و مساکین میں روپیہ خیرات فرمایا۔

جلد ۲ نمبر ۴۶ مورخہ ۱۴ ماہ نومبر ۱۸۴۵ء

حضرت جہاں پناہ حضور قطب صاحبؒ اور حضرت مولنا فخر صاحبؒ اور حضرت عرش آرامگاہ (یعنے بہادر شاہ کے والد اکبر شاہ) کے مزارات پر تشریف لے گئے اور گیارہ گیارہ روپیہ اور گلاب کا شیشہ ہر ایک مزار پر نذر دیا۔ اسی طرح دوسرے اولیائے کرام کے مزارات پر بھی حاضری دی اور ہر مزار پر پانچ روپیہ نیاز کے لیے دیے۔ تبرک حاصل کیا۔ اور پھر دہلی واپس تشریف لائے۔ مرزا شاہرخ بہادر شہزادہ نے ساز ارغنوں ایک عدد قیمتی دوسو روپیہ اور ایک رومی بندوق قیمتی چارسو روپیہ۔ حضور جہاں پناہ کے ملاحظہ میں نذر گذرانی اور درخواست کی کہ ایک عماری دار ہاتھی مرحمت ہو۔ درخواست منظور کی گئی۔ حضور بادشاہ سلامت نے درگاہ قطب صاحب کے علاقہ کی نوسو گز زمین شہزادہ عبداللہ کو مرحمت فرمائی۔

اوس کے بعد صاحبکلاں بہادر سلامی کے لیے حاضر ہوئے اور علاقہ ضلع جنوبی کے دورہ کی اجازت طلب کی۔ اجازت مرحمت کی گئی۔

(کیا ناٹک کے تماشے ہوتے تھے۔ ریذیڈنٹ صاحب بہادر گویا ایسے تابع دار تھے کہ دورہ بھی بادشاہ سے اجازت لیکر کرتے تھے۔ یہ سب بادشاہ کے دل خوش کرنے اور اندر ہی اندر اپنا اقتدار بڑھاتے رہنے کی حکمتیں تھیں۔ حسن نظامی)

آغا حیدر ناظر قلعہ نے اطلاع دی کہ ولی عہد بہادر نے مساۃ پیاری سے نکاح کر کے فرخ محل کا خطاب دیا اور دو شالہ اور بنارسی دوپٹہ بھی مرحمت فرمایا۔

(یوں تو ولی عہد بہادر کی خبر نہیں کتنی پیاریاں ہونگی مگر یہ مساۃ پیاری ایسی ہی کوئی خاص ہونگی جن کی اطلاع بادشاہ کو دی گئی۔ اور خبر اخبار میں بھی شائع ہوئی۔ اب نہ پیاری باقی ہیں نہ انکے پیار کرنے والے۔ حسن نظامی)۔

حکیم احسن اللہ خاں نے دیوان حافظ کی مطبوعہ سات جلدیں پیش کیں۔

بادشاہ سلامت ایک گھڑی دن باقی تھا کہ تزک و احتشام کے ساتھ سوار ہو کر باغ چاندنی چوک کی سیر کے لیے تشریف لے گئے۔ لالہ زور آور چند نے اپنے مکان کے سامنے پانچ روپیہ نذرانہ پیش کیا۔ باغبانوں نے میوہ کی ڈالیاں نذر کیں۔ آتے جاتے وقت انگریزی اور شاہی توپ خانہ سے سلامی کی توپیں چھوڑی گئیں۔

لالہ شوقی رام وکیل کو خلعت شش پارچہ۔ سہ رقم جواہر اور دو سو روپیہ خرچ راہ کے لیے عنایت کیے گئے اور ان کے محرر کو بھی خلعت سہ پارچہ مرحمت ہوا۔ اور وکیل صاحب کو چار ہاتھی۔ چار اونٹ چار سوار چار پہرہ دار سپاہی اور آٹھ کہار اور ایک ایک چوبدار فراش۔ سقہ۔ خاکروب ہرکارہ وغیرہ معین کر کے صاحب کلاں بہادر کے لشکر میں جانے کے لیے رخصت کر دیا گیا۔

وکیل صاحب نے چھ روپیہ اور انکے محرر نے دو روپیہ نذرانہ کے طور پر پیش کیے اور الوداع ہو گئے۔

(وکیل صاحب نے اتنے انعام پر نذرانہ کیا ہی معقول پیش کیا۔ نذر ہر کس بقدر ہمت اوست۔ حسن نظامی)

جلد ۲۔ نمبر ۵ مورخہ ۱۲ دسمبر ۱۸۴۵ء

معظم الدولہ ریزیڈنٹ بہادر نے حکیم احسن اللہ خاں سے فرمایا کہ نقشہ تقسیم

تنخواہ تیار کرکے ہمارے پاس بھیجدیجے۔ مرزا محمد علی خاں بخشی سواران ملازم سلطانی سے کئی مہینے سے بادشاہ سلامت ناخوش تھے۔ اب اُنھوں نے دو ہزار روپیہ نذرانہ پیش کیا۔ تو بادشاہ نے اونکے قصوروں کو معاف کرکے ایک جوڑا بیش قیمت دوشالہ کا مرحمت فرمایا۔ اور پھر بخشیگیری کی خدمت پر متعین کر دیا۔ (روپیہ تو فولاد کو موم کر دیتا ہے وہ تو محض بادشاہ کا مزاج تھا)

نواب گورنر جنرل بہادر کے نام ایک خط تحریر فرما کر صاحبکلاں بہادر کے پاس بھیجا۔ اس خط کے ساتھ ایک سو ایک خوان میووں سے بھرے ہوئے بھی روانہ کیے گئے۔ نواب گورنر جنرل بہادر نے ایک دوشالہ لالہ شوقی رام وکیل کو اور ایک شالی رومال داروغہ خاں کو مرحمت فرمایا۔ اور ایک سو پچاس روپیہ اُن کہاروں کو دیے جو خوان لیکر گئے تھے۔ بادشاہ سلامت کی خدمت میں صاحبکلاں بہادر آئے اور سلام کرکے رخصت ہو گئے۔ ایک خوبصورت بٹوہ جس میں پان اور چھالیہ وغیرہ تھی ان کو عنایت کیا گیا۔ اور مرزا ولی عہد بہادر کو چار قطعات خط نستعلیق و خط نسخ اور چار چوبہ طلائی مرحمت کیے گئے۔ خلعت ششن پارچہ اور سہ رقم جواہر لالہ شوقی رام کو اور سہ پارچہ اونکے نائب کو دیے گئے۔ اور انکے آرام و آسایش کے لیے سپاہیوں کے دو پہرے اور اسباب کے لیے چار اونٹ اور ڈیرہ خیمہ۔ گھوڑے ہرکارہ چوبدار وغیرہ متعین کیے گئے۔ اور نہایت اہتمام کے ساتھ صاحبکلاں بہادر کے لشکر میں بھیجدیا +

(گورنر جنرل نے خاصا انعام نوکروں کو دیا۔ مگر آجکل جو تحفے والیان ریاست گورنر کو دیتے ہیں ان کے لانے والوں کو یہ انعام معلوم نہیں ملتا ہے یا نہیں۔ غالباً محض شکریہ کافی سمجھا جاتا ہوگا۔ حسن نظامی)

ایک رقعہ صاحبکلاں بہادر کے نام اس مضمون کا لکھا گیا۔ کہ محمد محمود خاں

ابن نواب ببو خاں نجیب آبادی ہم سے ملنے کے لیے آنا چاہتے ہیں۔ شہزادہ شاہرخ بہادر سے کہدینا۔ کہ یہ راسخ الخیال اور ہمدرد آدمی ہیں۔ ان کو آنے جانے کی اجازت دیدو۔

شاہرخ بہادر نے سوہن لال متصدی بخشیگری سے تین سو روپیہ نذرانہ لیکر اون کے قصوروں کو معاف کر دیا۔ اور دوشالہ مرحمت کرکے اونکو اونکے عہدہ پر بحال کر دیا گیا۔

داروغہ باغ نے پاکھل کے سودا نے نذر گذرانے۔ پچاس دانے مرزا شاہرخ کو دیدیے گئے اور پچاس دانہ مربہ بنانے کے لیے دواخانہ میں بھیجدیے گئے۔

حکیم احسن اللہ خاں جو محل معلی کی تیاری کے لیے قطب صاحب گئے ہوئے تھے۔ واپس آئے اور اس کے تفصیلی حالات عرض کیے۔ دس چھکڑے سنگ سرخ اور سنگ بانسی کے قطب صاحب کے مقام پر روانہ کیے گئے۔

شاہی ملازم جنگجیو داس متوفی کی زوجہ کے پاس ایک دوشالہ بطور ماتم پرسی روانہ کیا گیا۔

(ماتم پرسی بھی کچھ دیکر ہوتی تھی۔ محض ہمدردی کے الفاظ نہوتے تھے (حسن نظامی)

مرزا شاہرخ کی چہار سالہ صاحبزادی فوت ہوگئیں۔ بادشاہ سلامت نے خرچ ضروری کے لیے ایک جوڑی دوشالہ کے ساتھ پچاس روپیہ نقد روانہ کیے۔ اور سپاہیوں کی ایک جماعت دو زنجیر فیل جنازہ کے ساتھ جانے کے لیے مقرر فرمائے۔

آج کل دہلی میں مرض وبا کا زور ہے۔ چاروں طرف بیماری پھیلی ہوئی ہے کوئی محلہ بلکہ کوئی گھر بیماری سے خالی نہیں ہے۔ شہر میں ہر آدمی پریشان و بدحواس نظر آتا ہے۔ کسی کو زندگی کا بھروسہ نہیں جس گھر میں آج شادی کی دھوم دھام ہے

کل وہ ماتم کدہ بنا ہوا ہے۔ سب ایک دوسرے کو حسرت و یاس کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ موت کی وہ گرم بازاری ہے کہ کسی کو ایک دوسرے کا ہوش نہیں ہر شخص یہی خیال کرتا ہے۔ کہ کل شاید میری زندگی کا جام لبریز ہو جائے۔ بڑے بڑے صاحب کمال اُٹھ گئے۔ نہ عالم کی رہائی ہے نہ شاعر کی۔ کسی کو موت کے پنجہ سے رستگاری نہیں ہے۔ کس کس کا ماتم کیا جائے۔ ماتم کرنے کی فرصت نہیں ملتی۔ اون نامور لوگوں میں سے جن کی وفات سے دہلی میں ماتم برپا ہے، زبدۂ اولاد مصطفوی سلالۂ دودمان مرتضوی منشی سحر قلم عطار درقم منتخب زماں یکتائے دوراں مصلح الدولہ سید ابوالقاسم خاں مرحوم وقائع نگار سلطانی کی وفات حسرت آیات بھی ہے۔ میر صاحب بہت نیک بخت، نیک خصلت نیک اخلاق، عالی خاندان اور خداشناس آدمی تھے افسوس ایک ہی دن میں چٹ پٹ ہو گئے۔ خدا مرحوم کو فردوس بریں میں جگہ دے۔ اور اس بلائے عظیم سے دہلی والوں کو بہت جلد نجات مرحمت فرمائے۔ جس نے بہت سے بچوں کو یتیم اور بہت سے ماں باپوں کو بے اولاد۔ اور بہت سی عورتوں کو رانڈ اور بہت سے گھروں کو برباد کر دیا

جلد ۲ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۹ر دسمبر ۱۸۴۵ء

ماہ گذشتہ کی پندرہ اور سترہ تاریخ کو نواب گورنر جنرل بہادر نے ایک عظیم الشان دربار منعقد کیا۔ عمائدین۔ رؤسا۔ شرفا اور خاص خاص اصحاب شریک تھے۔ تمام اہل دربار کو ان کے مرتبہ کے موافق انعام واکرام دیا گیا۔

۱۵ر تاریخ کے انعامات کی تفصیل حسب ذیل ہے

(۱) نواب عبدالرحمن والی جھجر کو خلعت ہفت پارچہ سہ رقم جواہر۔ تلوار۔ سپر۔ ہاتھی معہ ہودج نقرہ۔ اسپ معہ سامان۔ پالکی جھالردار۔

(۲) رحمت علی خاں۔ یعقوب علی خاں۔ شائستہ خاں۔ امیر علی خاں۔ حیدر علی خاں

(نواب جھجر کے صاحبزادگان) کو خلعت پنج پارچہ۔ دو رقم جواہر +

(۳) کدار ناتھ وکیل کو (یہ نواب لفٹنٹ گورنر کے لشکر کے ہمراہ تھے) ایک دوشالہ

ایک گوشوارہ۔ ایک نیمہ آستین +

(۴) راجہ ناہر سنگھ بلب گڈھ والے کو خلعت ہفت پارچہ۔ سہ رقم جواہر

ایک گھوڑا معہ سامان +

(۵) رنجیت سنگھ کو خلعت پنج پارچہ یک رقم جواہر +

۷ ارتاریخ کے دربار کی رپورٹ اور تقسیم انعام کی تفصیل حسب ذیل ہے

دربار عام ہوا۔ دُور دُور سے انگریزوں کو بُلایا گیا تھا۔ بڑے بڑے صاحبان عالی شان تشریف فرما تھے۔ مجمع بہت بارونق تھا دو گھنٹہ تک مُلکی معاملات پر تقریریں ہوئیں اس کے بعد دو نئے آدمیوں نے نواب گورنر جنرل بہادر سے تعارف حاصل کیا محفل میں ہر شخص شاداں و فرحاں نظر آتا تھا۔ حاضرین میں سے ہر ایک کے بالخصوص حاکموں اور افسروں کے چہروں پر افتخار و کامیابی کی سُرخی جھلک رہی تھی۔ اس کے بعد انعامات تقسیم کیے گئے +

(۱) اکبر علی خاں پاٹودی والے کو خلعت ہفت پارچہ سہ رقم جواہر۔ ایک سپر ایک تلوار۔ ایک ہاتھی۔ ایک گھوڑا مع سامان +

(۲) ان کے صاحبزادے کو ایک انگوٹھی (۳) نواب امین الدین احمد علی خاں بہادر رئیس و جاگیر دار لوہارو کو خلعت ہفت پارچہ۔ سہ رقم جواہر۔ ایک سپر۔ ایک تلوار ایک ہاتھی۔ ایک گھوڑا۔ (۴) نواب صاحب کے صاحبزادے حسین علی خاں کو ایک سونے کی زنجیر۔ (۵) نواب صاحب کے بھائی محمد ذبر خاں کو خلعت شش پارچہ سہ رقم جواہر۔ (۶) محمد علیخاں نبیرہ نواب نجیب الدولہ کو ایک انگوٹھی۔ ایک تلوار (۷) بہادر جنگ خاں بہادر گڈھ والے کو خلعت ہفت پارچہ سہ رقم جواہر

ایک سپر ایک تلوار۔ (۸) بہادر جنگ خاں کے چھوٹے بھائی شیر جنگ خاں کو خلعت ہفت پارچہ سہ رقم جواہر۔ یعقوب علی خاں فرخ نگر والے کو سہ رقم جواہر ایک گھوڑا مع ساز سامان۔ (۹) ذوالفقار الدولہ کو ایک سونے کی زنجیر (۱۰) نواب محمد فتح بیگ خاں کو خلعت ہفت پارچہ سہ رقم جواہر۔ (۱۱) غلام محی الدین خاں ابن نواب محمد میر خاں کو خلعت ہفت پارچہ سہ رقم جواہر۔ (۱۲) مرزا اسد اللہ خاں غالب کو خلعت ہفت پارچہ سہ رقم جواہر۔ (۱۳) جے سنگھ رائے پسر بخشی بھوانی شنکر کو خلعت ہفت پارچہ سہ رقم جواہر ایک دوربین۔ (۱۴) مظفر الدولہ سیف الدین کو خلعت ششش پارچہ سہ رقم جواہر۔ (۱۵) نواب احمد قلی خاں کو خلعت ہفت پارچہ سہ رقم جواہر (۱۶) جناب مولوی صدر الدین خان بہادر صدر الصدور دہلی کو خلعت سہ پارچہ اور ایک کمنٹھہ (۱۷) مولوی مملوک علی مدرس اول مدرسہ کو خلعت سہ پارچہ۔ (۱۸) منشی سلطان سنگھ پسر منشی بخشی سالگرام و خزانچی کلکٹری کو خلعت سہ پارچہ۔ مرزا محمد علی منصف شہر کو ایک دوشالہ عنایت فرمایا۔ اور اس کے علاوہ مندرجۂ ذیل اصحاب کو اپنے دست مبارک سے ایک ایک شالی رومال مرحمت فرمایا۔

منشی جیون لال صاحب۔ منشی شادی لال صاحب سررشتہ دار کمشنری۔ منشی احمد علی صاحب۔ منشی سوہن لال صاحب سررشتہ دار محکمۂ سشن ججی۔ منشی شیو قبرام صاحب سررشتہ دار فوجداری۔ سید فیض الحسن صاحب کوتوال شہر۔ منشی منارام صاحب تحصیلدار جنوب۔ مرزا علی صاحب تحصیلدار شمال۔

اس موقعہ پر نذریں بھی پیش کی گئیں۔ جو شکریہ کے ساتھ قبول ہوئیں۔ منشیوں پر نذرانہ معاف کر دیا گیا۔ نذرانہ کی فہرست کو طوالت کے خوف سے

نظر انداز کیا جاتا ہے +

مولوی صدر الدین صاحب بہادر کے نذرانہ پیش کرتے وقت نواب گورنر جنرل بہادر کے سکریٹری نے کہا آپ لوگوں کی دیانت داری۔ انصاف پسندی نیکنامی اور علم و فراست سے صاحب بہت مسرور اور رضامند ہیں۔ اِن مراسم کے ادا ہونے کے بعد جلسہ خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہوگیا۔ شام کے وقت نواب گورنر جنرل بہادر نواب عبدالرحمٰن کی کوٹھی پر رونق افروز ہوئے۔ والی جھجھر برج طلائی سے استقبال کے لیے باہر تشریف لائے۔ اور کوٹھی میں نزول اجلال فرمایا۔ ایک سو ایک سلامی کی توپیں چھوڑی گئیں +

اہم کشتی پارچہ۔ اور جواہرات دو ہاتھی۔ دو گھوڑے۔ جن کے ساتھ طلائی و نقرئی سامان بھی تھا۔ نذر کے طور پر پیش ہوئے۔ نذروں کا معاملہ جب ختم ہوگیا۔ تو محفل رقص و سرود کے انعقاد کی باری آئی پھر سیر و تفریح میں مشغول ہوئے اور اس سے فراغت حاصل کرنے کے بعد لشکرگاہ میں تشریف لے گئے +

۸ ار تاریخ کو بدر الدین مہرکن نے زمرد کا ایک نگینہ جس پر نواب گورنر جنرل کا نام کھدا ہوا تھا۔ نذر کے طور پر پیش کیا۔ ان کو خلعت پنج پارچہ عطا کیا گیا +

جس صورت سے موجودہ گورنر جنرل کے عہد میں ہر ایک کے ساتھ حسن سلوک اور اخلاق و عنایات کا برتاؤ کیا گیا۔ اس سے پہلے ایسا اتفاق نہیں ہوا تھا۔ رعایا میں ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر ان کے عدل و داد کے تذکرے جاری ہیں۔ ان کے عہد کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ انشاپردازوں۔ تحصیلداروں تک کو خلعت تقسیم کیا گیا۔ اس سے قبل ایسا نہیں ہوا تھا کہ نواب گورنر جنرل کسی کے مکان میں بہ نفس نفیس تشریف لے جائیں۔ بلکہ ہمیشہ سکرٹری جایا کرتے تھے مگر یہ گورنر جنرل والی جھجھر کے مکان پر خود تشریف لے گئے۔ چہارشنبہ تک

دہلی میں قیام رہا اس کے بعد انبالہ تشریف لے گئے +
(خیال کرنا گیا زمانہ تھا انگریز بھی مغل بادشاہوں کی طرح خلعت دیتے تھے اب وہ وقت نہیں ہے۔ دستور بدل گیا۔ خلعت کی جگہ خطابات ملتے ہیں۔ حسن نظامی)

جلد ۲ نمبر ۵۲۔ ۲۶۔ ماہ دسمبر ۱۸۴۵ء

حضور بادشاہ سلامت ایک دن میر محمدی صاحب (حضرت مولانا محمد فخر الدین چشتی نظامی کے خلیفہ تھے۔ اُس زمانہ میں انکی بڑی دھوم تھی) کے گھر میں تشریف لے گئے۔ توپخانہ انگریزی وشاہی سے حسب معمول سلامی کی توپیں چھوڑی گئیں۔ اس جگہ باتوں باتوں میں ذکر آیا کہ ۲۶ نومبر کو کمانڈر انچیف سپہ سالار اور نواب گورنر جنرل بہادر کی ملاقات ہوئی تو کمانڈر انچیف نے بیان کیا کہ لاہور کے چند سرداروں کو سپاہیوں نے مار ڈالا۔ بہت سی سپاہ خود سر ہوگئی اور دھاوا کرتی ہوئی لاہور سے ستلج کے کنارہ تک پہونچ گئی۔ انگریزوں کے ساتھ فساد کا ارادہ ہے۔ احتیاط اور دوراندیشی کا تقاضا یہ ہے کہ اس فساد کی روک تھام اور ان سپاہیوں کے انتظام کے لیے کوئی تدبیر کی جائے۔ کہیں ایسا نہو کہ کوئی خطرناک صورت ظہور پذیر ہو جائے۔ آدھی رات گئے کمانڈر انچیف ڈاک گاڑی پر سوار ہوکر فیروزپور تشریف لے گئے۔ کرنال کے رئیس اپنی مجبوریوں کی وجہ سے رفع فساد میں کوئی حصہ نہ لے سکے +

علاقہ بہادرپور کے تین سو دیہات صاحبکلاں بہادر دہلی کے انتظام میں دیدیئے گئے۔ صاحبکلاں بہادر بندوبست کے لیے حصار تشریف لے گئے۔ اور کمانڈر انچیف نے سیاسی مصلحتوں کی وجہ سے انبالہ کو کوچ کیا۔ سُنا گیا ہے کہ رئیس جھجہر کے وکیل نے مبلغ سات ہزار ایک سو نوے (۱۹۰) روپیہ کا ایک بیش قیمت

نذرانہ ایجنسی کی کچہری میں داخل کیا ہے بہادر جنگ خاں نے ایک چٹھی نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو لکھی تھی۔ کہ میں نے پرگنہ دادری کو نواب صاحب جھجر کے پاس رہن رکھوایا تھا۔ مگر حضور سے اب میری استدعا ہے کہ اوس پر مجھے دخلہ وقبضہ کی اجازت ملجائے۔ حکم دیا گیا کہ جب تک روپیہ اُدا کر کے رہن سے نہ چھڑالو اسوقت تک تمہیں قبضہ نہیں دلایا جا سکتا۔ یہ بات تو نہایت نامناسب ہے۔ کہ زر رہن اُدا نہ کیا جائے اور شئے مرہونہ تمہارے حوالہ کر دی جائے ۔

نواب صاحب جھجر نے اپنی ریاست کے اہلکاروں اور افسروں کو انعام کے طور پر ایک ایک دوشالہ اور اپنے دیوان اور منشی کو دوشالہ کے علاوہ زر نقد بھی مرحمت فرمایا ۔

حضور انور نے سلاطین کی درخواست کے موافق اونکے قصوروں کو معاف کر دیا۔ اور سپاہیوں کا پہرہ درباری اور خواجہ سرا۔ جو اونکے دہاتوں میں مقرر تھے۔ حسب معمول دوبارہ مقرر فرما دیئے ۔

حکیم احسن اللہ خاں کے شاگرد میر رستم علی خاں کو چھاپہ خانہ کے اہتمام کے صلہ میں خلعت چہار پارچہ وسہ رقم جواہر عطا فرمائے گئے۔ اونہوں نے بھی پانچ روپیہ نذرانہ پیش کیا۔ اور اپنے کام میں پہلے سے زیادہ انہماک و توجہ کے ساتھ مشغول ہو گئے ۔

نومبر کی تیسری سے لگا کے ۲۰ تاریخ تک پانچسو چھہ موتیں واقع ہوئیں۔ ہیضہ نے اپنا رنگ جمایا تھا اور تقریبا دو تہائی موتیں اس عارضہ سے ہی واقع ہوئی تھیں۔ مگر آج کل اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ بیماری کا زور بہت ٹوٹ گیا ہے عنقریب بیماری کا مہلک سلسلہ بالکل ختم ہو جائے گا ۔

جلد ۳- نمبر ۱- مؤرخہ ۲ ماہ جنوری ۱۸۴۶ء

دیباچہ

الحمد للہ الذی ھدانا باحسن الاخبار سواء الطریق وجعل لنا تحفۃ الاخبار توفیقاً خیر رفیق والصلوۃ علی من ارسلہ بالاھتداء حقیق والسلام علی من ھو بالاقتداء یلیق وعلی آلہ واصحابہ الذین سعدوا فی مناھج الصدق بالتصدیق وصعدوا معارج الحق بالتحقیق ۵

جناب مستطاب مستغنی عن الالقاب اڈورڈ ڈعیس راہیں صاحب بہادر جو ملک بھٹیانہ کے سب سے بڑے حاکم ہیں۔ ملک مصر میں تشریف لے گئے تھے۔ اب مع الخیر دہلی واپس تشریف لے آئے ہیں +

حضور انور کی خدمت میں شرفیاب ہوئے۔ چند گھنٹہ صحبت رہی بادشاہ سلامت بہت عنایت والطاف کے ساتھ پیش آئے۔ صاحب بہادر نے مکہ معظمہ کے تبرکات پیش کیے۔ علاوہ ازیں تمام ساز و سامان کے ساتھ ایک حقہ جس میں ملک شام کا تمباکو بھی شامل تھا نذرانہ کے طور پر پیش کیا۔

بادشاہ سلامت بقرعید کے دن زرق برق کپڑے پہنکر اور جواہرات نفیسہ زیب جسم فرما کر شاہانہ تزک و احتشام کے ساتھ عیدگاہ تشریف لے گئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد عیدگاہ کے امام صاحب اور جامع مسجد کے امام صاحب اور کسی دوسرے امام صاحب کو خلعتہائے فاخرہ مرحمت فرمائے۔ پھر اس کے بعد قربانی کی رسم ادا کی گئی اور اوس روز کے مقررہ کام پورے کیے۔ آتے جاتے وقت سلامی کی توپیں شاہی و انگریزی توپخانہ سے چھوڑی گئیں +

دربار میں مرشد زادوں اور سرداروں نے اور محل میں بیگمات نے نذرانہ پیش

کیے۔ بادشاہ سلامت کی طرف سے ان کو طرۂ کلاہ مرحمت ہوئے۔ مبلغ ۱۵ اشرفیاں اور ۲۷ روپیہ نذرانہ میں موصول ہوئے +

شاعروں نے عید کی مبارکباد کے قصیدے پیش کیے۔ معلوم ہوا ہے کہ شہزادہ محمد شاہرخ بہادر نے بخشیگری کے عملہ سے عید کا نذرانہ وصول کیا۔ دو اشرفی اور سو روپیہ وصول ہوئے +

نواب معظم الدولہ صاحبکلاں بہادر دام اقبالہٗ کی عرضی معہ نو ہزار تین سو روپیہ کے بادشاہ سلامت کی خدمت میں پیش ہوئی۔ عرضی میں مذکور تھا۔ کہ یہ آمدنی پرگنہ کوٹ قاسم کی ہے۔ اس میں سے دس روپیہ روزانہ کے حساب سے تین سو روپیہ شوقیرام وکیل کی تنخواہ کے وضع کر لیے گئے ہیں +

خزانچیوں کو حکم ہوا۔ تنخواہ کی تقسیم میں چار سو روپیہ کم وصول ہوئے ہیں جس طرح سے بھی ممکن ہو انتظام کر کے تنخواہ تقسیم کر دو۔ انشاء اللہ جلدی ادا کر دیے جائیں گے +

ناظر قلعہ کو حکم ہوا۔ کہ رتن لال ساہوکار پھمن داس ساہوکار چندا لال ساہوکار رام دیال ساہوکار امید سنگھ ساہوکار گردھاری لال ساہوکار جب قلعہ میں آنا چاہیں تو آنے نہ دینا۔ انہوں نے ہماری عدول حکمی کی ہے +

محبوب علی خاں خواجہ سرا کو دو فرد دوشالہ کے مرحمت کیے اور فرمایا کہ رات گئے ہم سیر و شکار کے واسطے جائیں گے۔ شکار کے لیے سرائے پختہ کو پسند اور منتخب کیا ہے۔ جو دریائے ہینڈن کے پاس واقع ہے۔ تم تمام خیمہ بحفاظت تمام بھیجدینا۔ اور سپاہیوں کو پہرہ دینے کی تاکید کر دینا +

صاحب سکرٹری بہادر کو اطلاع دی گئی۔ کہ پل گھاٹ کے پہرہ دینے والوں کو خبر دیدی جائے کہ وہ مزاحمت نہ کریں۔ سیر و شکار کے بعد حضور معلی قلعہ میں تشریف

لے گئے +

صاحبکلاں بہادر کے نام ایک شقہ جاری کیا گیا۔ کہ قصبہ تھول ضلع سہارنپور کو ضلع کے کلکٹر صاحب کے سپرد کر دو تاکہ وہاں کی آمدنی تو خزانہ میں داخل ہوتی رہے۔ اب تو یہ حال ہے کہ زمیندار سرکش ہو گئے ہیں اور ایک پیسہ آمدنی نہیں ہوتی +

سید محمد خاں بہادر مالک سید الاخبار تپ کے عارضہ میں مبتلا ہو کر بتاریخ ۱۲ ذی الحجہ ملک بقا کو رخصت ہوئے بہت اچھے آدمی تھے۔ ملنسار اور خوش اطوار تھے۔ اللہ تعالیٰ جنت نصیب کرے۔ خدا جانے ان کے بعد ان کے کارخانہ کو کون چلائے گا +

حکم ہوا۔ کہ سرشام قلعہ کے دروازہ بند کر دیے جائیں۔ اور دن نکلتے ہی کھول دیے جائیں +

میگزین میں بہت سے ہتھیار اور توپیں زنگ آلود ہو گئی ہیں متعدد قلعی گرد ں کاریگروں اور مزدوروں کو اوسکی صفائی کے لیے مقرر کر دیا گیا ہے۔ چند بڑی بڑی توپوں کو ہاتھیوں کے ذریعہ سے سرہند اور انبالہ کی طرف روانہ کرنیکا حکم ہو گیا ہے

جلد ۳ نمبر ۲۔ مؤرخہ ۹ رماہ جنوری ۱۸۴۶ء

لالہ زور آور سنگھ نے دربار شاہی میں عرض کیا کہ ابن غلام کا چالیس ہزار روپیہ بذمہ سلطانی واجب الادا ہے مبلغ نو ہزار روپیہ پرگنہ کوٹ قاسم سے آمدنی ہوئی ہے اوس چالیس ہزار میں سے یہ نو ہزار مرحمت کر دیے جائیں۔ تو مین غریب پروری ہوگی۔ حکم ہوا۔ کہ آیندہ آمدنی کے موقعہ پر دریافت کیا جائے گا۔ لالہ زور آور سنگھ اس امر سے رنجیدہ خاطر ہو کر اپنے گھر بیٹھ رہے۔ اور مودی خانہ اور روزمرہ کے خرچ سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔ پھر حسب الحکم شاہی کنور دبی سنگھ نے مودی خانہ کا چارج لے لیا۔ اور اس خدمت پر متعین ہو گئے +

بادشاہ سلامت قدسیہ باغ میں تشریف لے گئے۔ اور سیر و تفریح میں وقت گذارا۔

قدسیہ باغ کے داروغہ حافظ داؤد صاحب نے دو روپیہ اور دو ڈالیاں نذرانہ کے طور پر پیش کیں۔ حکم شاہی ہوا کہ تم روزمرہ کا خرچ اور مودی خانہ کا خرچ اپنے ذمہ لے لو۔ حافظ داؤد نے عرض کیا۔ حکم عالی سر آنکھوں پر۔ میں انشاء اللہ حضور اقدس کے فرمان پر عمل کرونگا۔ ایک دوشالہ خزانہ کی امینی کے صلہ میں گردھاری لال کے بجائے شنکر ناتھ کو عنایت کیا گیا۔ شنکر ناتھ نے تین سو روپیہ حضور والا کی خدمت میں اور سو روپیہ مرزا شاہرخ بہادر کی خدمت میں نذرانہ کے طور پر پیش کیے۔ اور دوشالہ لانے والے کو بھی چھ روپیہ بطور انعام دیے +

گینڈا مل متصدی کو حکم ہوا۔ کہ جو امرائے شاہی روزمرہ مجرے کے لیے حاضر ہوتے ہیں۔ اونکی حاضری وغیر حاضری روزانہ ایک رجسٹر میں درج کی جایا کرے۔ تاکہ غیر حاضر ہونے والے لوگوں کی تنخواہ بقدر غیر حاضری وضع کی جائے۔

خبر ہے کہ نواب گورنر جنرل بہادر نے ضلعوں کے کلکٹروں کے نام یہ حکم نافذ کیا ہے۔ کہ خزانہ میں جتنا روپیہ بھی جمع ہو روزانہ فیروز پور پہنچا دینا چاہیے +

خوب لعل کیل نے ایک جعلی حکمنامہ عدالت بنایا۔ اور اسپر صدر الصدور کی طرف سے مہر و دستخط بھی کر دیے پھر ایک سپاہی کو ساتھ لیا شاہزادہ مرزا محمد فتح الملک شاہ بہادر کے پاس حاضر ہو کر عرض کیا۔ کہ کشن چند نے عدالت میں حضور پر دعویٰ کر دیا ہے۔ یہ دیکھئے میرے پاس عدالت کا حکمنامہ ہے۔ آپ کو چاہیے۔ کہ یا تو تمسک کا روپیہ ادا کر دیجیے۔ یا کوئی اور معقول تجویز سوچیے۔ جس سے عدالت کی بے توقیری سے نجات ملے۔ شاہزادہ بہادر اس بات کو سنکر دنگ رہ گئے کہ یا اللہ یہ کیا ماجرا ہے تحقیقات حالات کے لیے۔ فوراً ایک آدمی کو صدر الصدور بہادر کی خدمت میں روانہ کیا۔ جواب آیا کہ ہمارے محکمہ میں اس قسم کا کوئی مقدمہ نہیں ہے۔ جس شخص نے یہ جال پھیلایا ہے اُسے گرفتار کر کے میرے پاس بھیجدیجیے۔

قصہ مختصر خوب لعل وکیل اور سپاہی دونوں کو گرفتار کر کے صدر الصدور بہادر کی خدمت میں پہنچا دیا گیا۔ کوتوال شہر نے دونوں کو قید خانہ میں بھیجدیا۔ اس کے بعد خانہ تلاشی ہوئی تو چند جعلی مہریں۔ اور مہروں کے بنانے کے آلات برآمد ہوئے۔ مقدمہ سشن سپرد کر دیا گیا۔ دیکھئے ایسے فریبی آدمی کے لیے عدالت سے کیا سزا تجویز ہوتی ہے۔

جلد ۳۔ نمبر ۳۔ مورخہ ۱۶ ماہ جنوری ۱۸۴۶ء

شوقی رام وکیل کی عرضی نواب صاحب کلاں بہادر دام اقبالہ کے لشکرگاہ سے بادشاہ سلامت کی خدمت میں آئی۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ حسب الحکم صدر والا قدر نواب صاحب کلاں بہادر نے پہلے دورہ کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے عنقریب دہلی میں آنے والے ہیں۔

بادشاہ سلامت سے عرض کیا گیا کہ حضرت بادشاہ سلامت کے مشکوی دولت میں فرزند ارجمند تولد ہوا ہے حضور والا نے ایک جوڑا پوشاک۔ اور سہرۂ مقیش چھٹی کی رسم کے لیے مرحمت فرمایا۔ مرزا محمد شاہرخ بہادر نے ذوالفقار علی کو اپنے مختاری کے صلہ میں ایک جوڑا دوشالہ عطا کیا۔

نواب حسام الدین حیدر خاں بہادر کے فرزند ارجمند کی تقریب شادی میں خلعت سہ پارچہ اور سہرۂ مقیشی۔ اور تفضل خاں وکیل عدالت دیوانی کے فرزند کی شادی کی تقریب میں خلعت سہ پارچہ بادشاہ سلامت نے مرحمت فرمایا۔ نواب صاحب کے صاحبزادے نے تین اشرفیاں اور وکیل صاحب کے صاحبزادے نے چار روپیہ نذرانہ کے طور پر بادشاہ سلامت کی خدمت میں پیش کیے۔

جگن ناتھ نومسلم کا نام عبدالرحمٰن خاں تجویز فرمایا۔ اور چار روپیہ ماہوار مقرر کر دیے گینڈامل کو حکم دیا گیا۔ کہ خضر آباد کے مکانات کا نقشہ تیار کر کے پیش کرو۔

غلام علی مصور کو زیر جھروکہ کے نقشہ کی تیاری کا حکم دیا گیا۔

طامسن صاحب بہادر سفیر لندن کی چٹھی لندن سے آئی۔ کہ ولایت کے حکام نے نذر و اضافہ کے احکام جاری کر دیے ہیں یقین ہے کہ عنقریب انکا نتیجہ ظاہر ہو جائے گا۔

جلد ۳ نمبر ۴۔ مورخہ ۲۳ ماہ جنوری ۱۸۴۶ء

کرشن بہادر کا ایک عریضہ اور ایک جلد کتاب محمدی شاہی کلکتہ سے بذریعہ صاحبکلاں بہادر حضور انور کے ملاحظہ میں پیش کی گئی۔

خبر پہونچی کہ کئی سو چھکڑے میگزین کے دہلی سے روانہ ہو گئے۔

(غالباً یہ میگزین سکھوں کی لڑائی کے لیے پنجاب بھیجا گیا ہوگا۔ حسن نظامی)

جھجھر سے خبر آئی ہے کہ نواب عبدالرحمن صاحب نے جو فوج سرسہ روانہ کی تھی اوس کے بدلے میں سوار اور پیادہ کی ایک کثیر جماعت کو ملازم رکھ لیا ہے سواروں کی تنخواہ چودہ روپیہ اور پیادوں کی تنخواہ پانچ روپیہ ماہوار مقرر ہوئی ہے۔

جلد ۳ نمبر ۸۔ مورخہ [1] فروری ۱۸۴۶ء

بادشاہ سلامت نے ایک شقہ معظم الدولہ امین الملک اختصاص یارخاں فرزند ارجمند سلطانی دام اقبالہ کے نام اس مضمون کا روانہ فرمایا (انگریز کا یہ اسلامی خطاب اس زمانہ کے رنگ کو ظاہر کرتا ہے انگریز ان خطابات پر فخر کرتے تھے) کہ مرزا نور بخش بہادر سلاطین اپنی زوجہ کی تنخواہ کا مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ ایک تو اونھوں نے اُسے طلاق دیدی تھی دوسرے وہ اب فوت بھی ہو گئی۔ تمہاری کیا رائے ہے لکھو۔ اونھوں نے اس کے جواب میں لکھا کہ حضور والا مختار ہیں۔ جو حکم

[1] تاریخ کی جگہ کاغذ پھٹ گیا۔

کیا جائے۔ وہ سب کے لیے واجب العمل ہے ؛
نتھومل تحویل دار علاقہ حویلی سرسہ کے لڑکوں کو خلعت مرحمت فرمایا۔ کیونکہ یہ لڑکے اپنے باپ کے مرنے کی وجہ سے عزاداری میں تھے۔ اور اب عزاداری کی رسم کا زمانہ ختم ہوگیا ؛
بادشاہ سلامت کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ محمد اکبر علی خاں بہادر جاگیر دار پاٹودی کے بھیجے ہوئے ستر چھکڑے میگزین میں داخل ہوگئے ہیں۔ اور نواب سدالدولہ بہادر رئیس جھجر نے دو کمپنی حبشیوں کی اور ساتھ سوار ضلع ہانسی کی حفاظت کے لئے مقرر کر دیے ہیں ؛
کرنیل اسکنر صاحب بہادر آنجہانی کی کوٹھی میں چار سو سوار ملازم رکھے گئے جو ہر روز پہرہ دینے کا کام چستی و ہوشیاری کے ساتھ انجام دیتے ہیں ؛

جلد ۳ نمبر ۹۔ مؤرخہ ۲۷ ماہ فروری ۱۸۴۶ء

راجہ موہن لال بہادر کی عرضی اس مضمون کی نظر انور سے گذری کہ چمپا کلی کے دو لاکھ روپیہ کی بابت جو اس خانہ زاد سے عطا کیا گیا ہے اوس کے حساب سمجھنے کے لیے کسی اہل کار کو حکم دیدیا جائے۔ جو رقم واجب الادا ہوگی۔ پیشکش کی جائیگی۔ لیکن اس بات کا بھی تقرر ہونا چاہیے۔ کہ اِس خانہ زاد کا مطلوبہ روپیہ بھی اُدا کر دیا جائے گا۔ اس کے جواب میں دستخط خاص سے مزین ہو کر خط لکھا گیا۔ کہ حضرت عرش آرام گاہ کے زمانہ کا تیرہ برس کے لین دین کا حساب سمجھا دو۔ اس کے بعد جو کچھ مُناسب ہوگا۔ اوسپر عمل کیا جائے گا ؛
نواب معظم الدولہ صاحبکلاں بہادر کی عرضی حضور کی ملاحظہ کی غرض سے پیش کی گئی۔ مضمون عرضی یہ تہا کہ مرزا شہاب الدین ولد مرزا منعم بخت بہادر (عم شاہی) کے خط کی نقل بھیجتا ہوں۔ اِس میں وہ تنخواہ کے بند ہونے کی شکایت لکھتے ہیں۔ اور

استدعا کرتے ہیں۔ کہ ازراہِ کرم وظیفہ مقررہ جاری کر دیا جائے۔ تاکہ مجھے اپنی موجودہ تکلیف سے چھٹکارا ملے۔

اطلاع آئی۔ کہ صاحبکلاں بہادر نے علاقہ شاہجہاں آباد کے تمام جاگیرداروں کے نام اس مضمون کی اطلاع بھیجی ہے کہ۔ نواب گورنر جنرل بہادر نے پہرہ دینے کے لیے ایک ہزار ملازموں کی ضرورت کا اظہار کیا ہے۔ لہٰذا۔ جو لوگ ملازم ہونا چاہیں انھیں میرے پاس حاضر ہونا چاہیئے۔

نواب اسدالدولہ بہادر نے صاحبکلاں بہادر کی خدمت میں خط لکھا کہ حضور انور نے ایک سو بیلوں کی فرمائش کی ہے۔ میں نے بیلوں کے پچاس جوڑوں کے لیے کپتان اڈورڈ راہیں صاحب کو لکھدیا ہے کہ تعجیل کی جائے۔

میگزین کے تین سو ساٹھ چھکڑے آئے۔ ان کو تلنگوں کی پلٹن کے ساتھ فیروزپور روانہ کر دیا گیا۔

(سکھوں کی لڑائی کے لیے یہ سامان جا رہا تھا)

جلد ۳ نمبر ۱۱۔ مورخہ ۳ ماہ مارچ ۱۸۴۶ء

نواب منبع الالقاب امین الملک اختصاص یار خاں طامس تیا فلس مٹکف صاحب بہادر فیروز جنگ فرزند ارجمند سلطانی کی عرضی حضور انور کی نظر سے گذری کہ جو کاغذ حضور نے عنایت فرمایا تھا۔ وہ صدر دفتر میں روانہ کر دیا گیا۔

دہلی۔ ۲۵ ماہ حال۔ روز چہارشنبہ بادشاہ سلامت چاندنی چوک کے باغ کے ملاحظہ کے لیے تشریف لے گئے۔ طرح طرح کے پھولوں کے معائنہ اور ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤں کے اثر سے حضور انور بہت بشاش ہوئے۔ اور صاحبکلاں بہادر سے فرمایا۔ آفریں صد آفریں۔ اسقدر قلیل مدت میں تم نے باغ کو اس طرح سرسبز و شاداب بنا دیا۔ ورنہ نمک حرام ٹھیکہ داروں نے تو اس کا ستیاناس ہی کر دیا تھا

سوائے سوکھے ہوئے درختوں کے اور کچھہ دکھائی نہ دیتا تھا۔ تمھاری حسن تدبیر قابل تعریف ہے۔ کہ وہ درخت جنکی لکڑیاں جلانے کے قابل ہوگئی تھیں۔ اُنھیں دوبارہ زندگی مل گئی +

خبر ہے کہ راجۂ نیپال کے معتمد خاص نے نواب گورنر جنرل کی خدمت میں پانچ ہاتھی اور پانچ گھوڑے اور مشک کے چند نافے اور پہاڑ کے متفرق تحفے نذر بھیجے ہیں۔ نواب گورنر جنرل نے بھی معتمد راجۂ نیپال کو خلعت ہفت پارچہ اور سہ رقم جواہر مرحمت فرمایا۔ نذرانہ کے تحفوں کے ساتھ ایک خط بھی تھا اسکا جواب بھی تحریر کیا۔ جس میں ان تحفوں کے موصول ہونے کا شکریہ بھی ادا کیا گیا تھا +

معتمد والی بہاولپور نے دو کشتی پارچہ دو ہاتھی مع نقرئی ہودج۔ سقرلاتی جھول چار گھوڑے کئی بندوقیں۔ ایک کمان کا حلقہ پیش کیا۔ اور ایک خط بھی لکھا۔ گورنر جنرل بہادر نے ان چیزوں کے موصول ہونے کے بعد خلعت ہفت پارچہ وسہ رقم جواہر مرحمت فرمایا۔ اور دو رقم جواہر اور خلعت سہ پارچہ جاتے وقت لالہ نہال چند وکیل راجہ پٹیالہ کو عطا کیا +

اطلاع ہوئی کہ چارسو چھکڑے میگزین کے اسباب کے اور آٹھ توپیں۔ دس چھکڑے دواؤں کے۔ کلکتہ کی آمدنی کے دہلی سے فیروزپور روانہ کیے گئے +

جلد ۳۔ نمبر ۱۶۔ مؤرخہ ۱۷ ماہ اپریل سنہ ۱۸۴۶ء

حضرت بادشاہ سلامت نوروز کی تقریب میں دولت سرائے واقعہ حضور قطب صاحب میں فاختائی رنگ کے کپڑے پہنکر چاندی کی کرسی پر جلوہ افروز ہوئے۔ محل سرا کی بیگمات نے مرشدزادوں نے اور اراکین سلطنت نے نذرانہ پیش کرنے کا اعزاز وافتخار حاصل کیا +

حضرت شاہ بوعلی قلندر کے خادموں کو جو تبرک لیکر حاضر ہوئے تھے پچیس روپیہ

مرحمت فرمائے +

لالہ زور آور چند سے ارشاد ہوا کہ اطمینان خاطر کے ساتھ اپنے مقررہ کام کو انجام دیے جاؤ۔ انشاء اللہ تمہاری کوڑی کوڑی ادا کر دی جائے گی +

دو درویشوں نے حج بیت اللہ کے سفر کی اجازت طلب کی۔ ہر ایک کو پندرہ پندرہ روپے دیے گئے +

علی جان سوار نے پانچسو روپیہ نذر پیش کر کے درخواست کی کہ مجھے دفعداری کا عہدہ مرحمت کیا جائے اوسکی درخواست منظور کی گئی۔ اور ۲۵ روپیہ ماہوار پر دفعدار بنا دیا گیا

میرزا جلال الدین بہادر اور ۶ دوسرے سلاطین گھوڑوں کی خریداری کے لیے ہردوار کے میلہ میں روانہ ہو گئے +

صاحبکلاں بہادر رام اقبالہ کی عرضی نظر فیض الور سے گذری کہ سلطانی کشتی جو جھروکہ کے نیچے سے چوری ہو گئی تھی بنارس میں پکڑی گئی مگر چرانے والوں کا کچھ حال معلوم نہیں ہوا +

کنور دیبی سنگھ وکیل نے صاحبکلاں بہادر کی خدمت میں ۳۵ ہزار روپیہ کا تمسک پیش کیا۔ اسپر سلطنت کی مہر بھی تھی۔ موضع سدرا کی آمدنی کے سات سو روپیہ جو اسی وقت موصول ہوئے تھے۔ ان کے حوالہ کیے گئے۔

حضور جہاں پناہ کی چھٹی کے جواب میں[1] صاحبکلاں بہادر نے تحریر فرمایا۔ کہ شہر میں مردوں کے دفن کرنے سے آب و ہوا خراب ہو جاتی ہے۔ اس لیے شہر میں مردوں کا دفن کرنا مناسب نہیں ہے +

معلوم ہوا کہ بہادر جنگ خاں بہادر جاگیر دار بہادرگڈھ کے وکیل نے اپنے موکل کے حاضر ہونے کے متعلق محکمۂ ایجنسی میں ایک درخواست پیش کی ہے چونکہ بہادر جنگ خاں

[1] جو علاقہ ترکمان دروازہ شہر دہلی میں مردوں کے دفن کرنے کے متعلق تھی +

ایک متمرد اور نافرمان آدمی ہے۔ شراب غفلت سے مدہوش ہے۔ ارتکاب مناہی میں مبتلا ہے۔ رعایا و برایا مسافر اور مہمان سب کے ساتھ بد اخلاقی اور ظلم سے پیش آتا ہے اسقدر بے پروا ہے کہ صاحبکلاں بہادر کی نصیحت کا کوئی اثر قبول نہیں کرتا۔ اس لیے اس کی درخواست پر کوئی حکم نہیں لکھا گیا +

لارڈ الفنسٹن بہادر جو پہلے مدراس میں گورنر تھے۔ آج کل وہ دہلی میں آئے ہوئے ہیں کشمیر کے ارادہ سے سفر بیب پنجاب کی طرف روانہ ہو جائیں گے +

جلد ۳ نمبر ۱۷۔ مورخہ ۲۴ اپریل ۱۸۴۶ء

حضور جہاں پناہ حضور پر نور سلطان نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کثیر الانوار پر رونق افروز ہوئے۔ گیارہ روپیہ نقد۔ شیرینی بشیشۂ گلاب نیاز کرکے دیے اور پھر اپنی حویلی میں جو حوالی قطب صاحب میں واقع ہے تشریف لے گئے۔ اور بعض ضروری کاموں سے فراغت حاصل کرکے استراحت فرمائی۔ سوہن لال بہادر مختار سابق امور سلطنت نے درخواست دی کہ میرا سولہ ہزار روپیہ جو حضور کے ذمہ واجب الادا ہے۔ اگر مرحمت کر دیا جائے۔ تو عین غریب پروری ہے۔ حکم ہوا کہ دس ہزار روپیہ نقد نذرانہ خزانہ میں داخل کر دو۔ اوس کے بعد پانچہزار روپیہ ماہوار کی قسط مقرر کر دی جائے گی۔ اور ہر قسط باقاعدہ ماہ بہ ماہ ادا ہوتی رہیگی +

نواب حامد علی خاں کی عرضی نظر فیض انور سے گذری کہ میں لکھنؤ سے اپنے مکان پر آؤں گا۔ اور وہاں سے شرف ملازمت کی غرض سے حاضر خدمت ہونے کا ارادہ ہے اُمید ہے کہ میری درخواست قبول کی جائے گی +

صاحبکلاں بہادر کے عرض کرنے سے ایک شقہ حافظ داؤد داروغۂ قدسیہ باغ کے نام جاری ہوا۔ کہ مسٹر جونس صاحب کے آدمی جب ہمارے باغ کی نہر سے پانی لینے آئیں۔ تو ان سے کوئی مزاحمت نہ کی جائے +

اطلاع دی گئی کہ حضرت ظل سبحانی کی صاحبزادی نواب مُبارک سلطان بیگم صاحبہ نے افیون کھالی تھی۔ فوراً دواؤں کا استعمال کیا گیا۔ کئی دفعہ قے ہوئی طبیعت صاف ہوگئی۔ اب انکی حالت رو بصحت ہے مگر کسی قدر کمزوری باقی ہے +

دو شقے صاحبکلاں بہادر کے نام رَوانہ کیے گئے۔ ایک کا مضمون یہ تھا۔ کہ دارالبقا کا مکان جس میں مرزا شہاب الدین بہادر ابن مرزا منعم تخت بہادر رہتے ہیں فوراً خالی کرالیا جائے۔ اور ان کا کوئی عذر نہ سُنا جائے +

(بہادرشاہ کو اپنے خاندانی شہزادوں سے بیحد نفرت تھی۔ اور کچھ وہ شہزادے بیرونی اشاروں سے آمادہ پرخاش رہتے تھے)

دوسرے شقہ کا مضمون یہ تھا۔ کہ منشی شیر علی خاں نواب ممتاز محل بیگم کی جائداد کو اپنے قرضہ کے عوض نیلام کرانا چاہتا ہے وکیل عدالت کو حکم دیا جائے۔ کہ عدالت سے اس نیلام کے لیے حکم امتناعی حاصل کرکے جائداد کو نیلام ہونے سے بچالے۔ کیونکہ یہ امر صورت حالات کے اعتبار سے بالکل غیر مناسب ہے اطلاع دی گئی کہ زبردست خاں فرخ نگری صاحبکلاں بہادر کی خدمت اقدس میں مُلاقات کرنے کی غرض سے حاضر ہوئے تھے۔ صاحبکلاں بہادر نے اوسنے کہا کہ تم شہر میں بدامنی پھیلاتے ہو۔ اور علاقہ فرخ نگر کے زمینداروں کو تنگ کرتے ہو۔ لہٰذا تمکو چاہیئے کہ فوراً شہر خالی کردو۔ اوس نے عرض کیا۔ کہ نواب فرخ نگر نے حضور سے خلاف واقعہ عرض کیا ہے +

صاحبکلاں بہادر نے بادشاہ سلامت کے اوس شقہ کے جواب میں جس میں تحریر تھا کہ اکبر علی خاں پاٹودی والے اور دوسرے زمینداروں کے قبضہ میں جو دیہات ہیں۔ اونھیں واگذاشت کرالینا چاہیے۔ تحریر فرمایا۔ کہ بارہ سال گذر گئے اب مقدمہ مسموع نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ یہ میعاد معینہ سے زیادہ مدّت ہوگئی +

بادشاہ سلامت سے عرض کیا گیا۔ کہ صاحبکلاں بہادر کے پاس نجف الدولہ بخت بہادر

اور نواب اکرم النساء کا ایک مراسلہ پہنچا تھا جس میں تحریر تھا کہ ہم اپنی جاگیر میں دس دیہات سرکار انگریزی کے سپرد کرتے ہیں۔ جواب میں صاحبکلاں بہادر نے فرمایا کہ تمام حصہ داروں کے نام لکھو۔ دیہاتوں کی تفصیل اور آمدنی کی تصریح ظاہر کرو۔ اس کے بعد تمہاری درخواست پر عملدرآمد ہوسکتا ہے۔ اس کے بغیر تمہیں کسی قسم کی توقع نہ رکھنی چاہیے۔ (انتظام کی لیاقت نہ تھی خود انگریزوں کو اپنی ملکیت کے انتظام کے لیے دیتے تھے)۔

دہلی میں چیچک کا مرض بہت پھیل گیا تھا۔ شاید ہی کوئی بچہ ایسا ہو جسے یہ مرض نہ ہوا ہو۔ اب تو اللہ کا فضل ہے کسی قدر بیماری کم ہے۔ رفتہ رفتہ بالکل جاتی رہیگی۔

جلد ۳ نمبر ۱۸ مورخہ یکم ماہ مئی ۱۸۴۶ء

حضرت جہاں پناہ حضور قطب صاحب کے مزار دربار کے پاس والی حویلی میں رونق افروز ہیں۔ حکم سلطانی کے بموجب مرزا محمد شاہرخ بہادر کے استقبال کے لیے۔ مرزا محمد فخر الدین بہادر مرزا جواں بخت بہادر (شہزادگان) کنور دیبی سنگھ۔ غازی الدین نگر (آجکل اسکو غازی آباد کہتے ہیں) تک گئے۔ مرزا محمد شاہرخ بہادر نے خلعت سہ پارچہ و سہ رقم جواہر اور سپر۔ اور تلوار مرزا جواں بخت بہادر کو اور ایک ایک دوشالہ بابت رخصت۔ یحییٰ خاں۔ کلو خاں۔ امیر خاں کو مرحمت فرمایا۔ یہ لوگ شیر کے شکار میں شہزادہ صاحب کے ساتھ تھے۔ ان سے فراغت حاصل کرنے کے بعد شہزادہ بہادر قلعہ معلی میں تشریف لے گئے۔ بادشاہی توپخانہ سے سلامی کی سترہ توپیں چھوڑی گئیں۔ نواب حامد علی خاں بہادر نے ایک اشرفی اور غلام علی خاں نے پانچ روپیہ نذرانہ پیش کیا۔ مرزا محمد شاہرخ بہادر ولی عہد نے بادشاہ سلامت سے سلام عرض کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بادشاہ سلامت نے ایک ستارہ سربستہ طرۂ مقیش کے گوشوارہ کے ساتھ۔ ایک دوشالہ۔ ایک کمخواب کی قبا۔ سہ رقم جواہر

ایک سپر ایک شمشیر شہزادہ کو۔ اور ۲۸ خلعت۔ مرزا عبداللہ بہادر مرزا مظفر بہادر کنور سالگرام وغیرہ شہزادہ کے ساتھیوں کو مرحمت فرمائے۔ ۹ اشرفیاں اور ستر روپیہ نذرانہ کے طور پر موصول ہوئے +

ششش پارچہ اور سہ رقم جواہر حضرت شاہ مرداں (حضرت علی کرم اللہ وجہہ) کی نیاز کے دسترخوان اور مہندی کی تیاری کے لیے راجہ بھولا ناتھ کو مرحمت فرمائے (یہ دسترخوان کی مذہبی رسم مسلمانوں خصوصاً شیعوں میں ہوتی ہے ہندو بھی کرتے ہیں)

مرزا الٰہی بخش سلاطین نے بہاری لال کی عہدۂ مختاری کے حصول کی درخواست کے ساتھ چار اشرفی کا نذرانہ پیش کیا۔ درخواست کے ملاحظہ کے بعد ارشاد عالی ہوا کہ درخواست کنندہ کو ہمارے سامنے پیش کیا جائے

(یہ وہی مرزا الٰہی بخش ہیں جو غدر ۱۸۵۷ء میں انگریزوں کے خیر خواہ ہوئے اور آجکل انکی اولاد کو معقول پنشن ملتی ہے۔ حسن نظامی)

محکمۂ ایجنٹی کے دربار میں نواب معظم الدولہ طامس تنافلس مٹکف بہادر فیروز جنگ دام اقبالہٗ سرکاری کاموں میں۔ اور رعایا و برایا کی دادرسی میں امراؤ رؤسا کے اعزاز و اکرام میں رات دن مصروف رہتے ہیں +

نواب فرخ آباد نے گورنر جنرل کی ہدایت کے بموجب اپنے خاص طبیب حکیم امام الدین خاں کو زینت محل بیگم صاحبہ کے علاج کے لیے دہلی بھیجا ہے۔ آج نواب فرخ آباد کا مختار امداد علی ملاحظہ شاہی میں پیش ہوا +

شقۂ سلطانی جاری ہوا۔ کہ روشن آرا بیگم کے باغ اور سرہندی کے باغ اور چاندنی محل کو نواب حسینی بیگم صاحبہ۔ بیگم مرزا محمد سلیم شاہ بہادر مرحوم کے قبضہ سے الگ کر لیا جائے۔ پہلے ان سے خالی کرنے کی نسبت کہا جائے اگر وہ نہ مانیں۔ اور خالی نہ کریں۔ تو ہیرا لعل وکیل سے کہا جائے کہ عدالت عالیہ میں نالش کرنے کے

لیئے کارروائی شروع کردیں۔ چنانچہ اونھوں نے خالی نہیں کیا۔ اور ہیرالال وکیل نے مقدمہ کی کارروائی شروع کردی ۔

متعلقہ ارکانِ سلطنت نے ایک عرضی حضور کی خدمت میں بھیجی۔ کہ راجہ سوہن لال بہادر نے سرکار شاہی میں مبلغ ۵۳ ہزار اپنے قرضہ کی رقم تحریر کی ہے۔ اور حضور نے پچاس ہزار روپیہ اون کو ادا کرنے کے لیئے فرمایا ہے۔ حساب میں اختلاف کی کیا وجہ ہے۔

ایک خط مرزا کبیر الملک بہادر کے نام لکھا گیا۔ کہ منشی شیر علی خاں کے زر قرضہ کی نالش کے بموجب انکا مختار عدالت میں حاضر نہیں ہوا۔ اونکو عدالت میں بہت جلد حاضر ہونا چاہیئے ۔

ٹھاکر داس امین کے نام پروانہ جاری ہوا کہ شاہپور رانچا پور کے زمینداروں کے درمیان اپنی اپنی حدوں کے مقرر کرنے میں کچھ جھگڑا ہو گیا ہے۔ لہٰذا۔ فریقین کی زمینوں کی حدیں مقرر کرنی چاہئیں۔ محمد اکبر علی خاں کا خط آیا۔ کہ کوٹ قاسم کے زمیندار موضع جٹولی کا تمام غلہ تحصیلدار کے بہکانے سے اٹھا کر اپنے گھر لے گئے۔ حالانکہ موضع جٹولی میری جاگیر ہے۔ مگر اونھوں نے اس کا مطلق خیال نہیں کیا۔ حکم دیا جائے کہ میرا غلہ واپس ہو اور آئندہ ایسی زیادتی سے اجتناب کیا جائے ۔

چنانچہ پروانہ کوٹ قاسم کے تحصیلدار کے نام روانہ کردیا گیا۔ اس کے ساتھ اکبر علیخاں کے خط کی نقل بھی بھیجی۔ (کوٹ قاسم بادشاہ کی ذاتی جاگیر تھی) کوٹ قاسم کے تحصیلدار کی عرضی پہونچی۔ کہ اکبر علی خاں نے موضع جٹولی کی اپنی زمین میں موضع شاہپور جٹ جاگیر شاہی کی دو سو پچاس بیگہ زمین کو ناجائز طور پر شامل کرلیا ہے۔ اس عرضی کی نقل ایک خط کے ساتھ اکبر علی خاں زمیندار کے نام روانہ کردی گئی۔ تاکہ وہ اس کے جواب میں اصل حقیقت سے مطلع کریں۔ زبردست خاں فرخ نگری کا خط بادشاہ سلامت کی خدمت میں پیش ہوا۔ اس میں لکھا تھا کہ فرخ نگر جانے کے لیے مجھ سے ضمانت

طلب کی گئی ہے۔ مگر کوئی ضامن میسر نہیں آتا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ آیندہ میری طرف سے کسی قسم کی بدچلنی عمل میں نہیں آئے گی۔ اور میں فرخ نگر میں پہنچکر نہایت باامن اور مرنجان مرنج زندگی بسر کروں گا +

سُنا گیا ہے کہ چالیس لاکھ روپیہ دس لاکھ کا سونا اور بہت سی توپیں جلاہور کے سکھوں سے حاصل ہوئی تھیں۔ دہلی کے انگریزی خزانہ میں داخل ہوئیں +

جلد ۳۔ نمبر ۱۹۔ مورخہ ۸ رمئی ۱۸۴۶ء

حضور بادشاہ سلامت عرس کی تقریب میں حضور سلطان الاولیاء محبوب الٰہی قدس سرہٗ کے مزار پُرانوار پر حاضر ہوئے۔ پھولوں کی ایک ایک چادر اور گلاب کا شیشہ۔ ایک ایک اشرفی اور پانچ پانچ روپیہ حضرت نظام الدین اولیاؒ۔ اور حضرت امیر خسروؒ کے مزارات کے لیے بطور نیاز پیشکش کیے۔ ایک اشرفی خدام کو مرحمت فرمائی۔ اور اپنے دولتخانہ واقعہ درگاہ حضور قطب صاحب میں واپس تشریف لے گئے +

حکیم محمد اسمٰعیل خاں کی عرضی پہونچی۔ کہ فدوی نے تنخواہ کی تقسیم میں تین ہزار روپیہ کی بچت کی ہے۔ لیکن شہزادہ مرزا غلام فخرالدین صاحب بہادر اپنی تین سو روپیہ کی کمی سے ناراض ہیں معلوم ہوتا ہے کہ اس مرتبہ ملازموں کی تنخواہ دواؤں کے اخراجات کے وضع کرنے کے بعد تقسیم کی جائے گی +

صاحبکلاں بہادر کے نام شقہ روانہ کیا گیا کہ حکیم امام الدین خاں بہادر نواب زینت محل بیگم کے علاج معالجہ میں مصروف ہیں۔ ان کو نواب صاحب فرخ آباد کے معالجہ کے واسطے روانہ نہیں کیا جاسکتا۔ اگر انکو رخصت کردیا جائے گا تو بیگم صاحبہ کے علاج میں مشکل واقع ہوجائے گی۔ خاکسار ایڈیٹر اخبار کی یہ رائے ہے کہ حکیم امام الدین صاحب کے بجائے حکیم رضی الدین خاں بہادر کو بھیجدیا جائے۔ کر یہ بڑے

معرکہ کا علاج کرتے ہیں۔ مایوس مریضوں کو بھی ان کے علاج سے شفائے کلی حاصل ہو جاتی ہے۔ دہلی میں تو انکی تشخیص اور علاج لوگوں کو بہت راس آگیا ہے۔ راخبار میں کتابت کی کچھ غلطی معلوم ہوتی ہے بعض جگہ فرخ آباد لکھا ہے۔ اور بعض جگہ فرخ نگر)

اُمید ہے کہ حکیم رضی الدین خاں بہادر نواب صاحب فرخ آباد کے علاج کے فرائض بھی بہت توجہ اور خوبی کے ساتھ انجام دینگے ؎

آغا حیدر ناظر کے نام ایک شقہ جاری کیا گیا۔ کہ سلاطین کو سمجھا دیا جائے کہ قرض لینے سے ہاتھ روکیں۔ کیونکہ جب قرض خواہ عدالت انگریزی میں دعوی کرتے ہیں۔ اور تمہیں کچہری میں گھسٹنا پڑتا ہے تو خاندان تیموریہ کی بڑی بدنامی ہوتی ہے ؎

نواب حامد علی خاں بہادر بادشاہ سلامت کے حسب الطلب لکھنؤ سے مجرے کے لیے حاضر خدمت اقدس ہوئے۔ ایک اشرفی ایک ٹوپی ایک کارچوبی رومال حضور انور کی خدمت میں اور ایک ٹوپی ایک پیش قبض۔ جامہ وار کا ایک تھان ایک اطلس کی جوتی۔ لکھنؤ کے تحائف میں سے مرزا شاہرخ بہادر کی خدمت میں پیش کیے ؎ پانچ روپیہ نواب زینت محل بیگم صاحبہ کی خدمت میں نذرانہ پیش کیا۔ بادشاہ سلامت کی پیشگاہ سے اور شاہزادہ محمد شاہرخ بہادر کی طرف سے بھی ایک ایک دوشالہ مرحمت کیا گیا ؎

دار البقا مکان حضور انور نے خالی کرنے کا حکم دیا تھا۔ اس کے متعلق میرزا شہاب الدین خلف میرزا منعم بخت کی عرضی سر چارلس مٹکاف کی چٹھی کے ساتھ صاحبکلاں بہادر کے نام آئی۔ اور حضرت آرام گاہ کا دستخطی فرمان متعلقہ مکان مذکورہ بھی اس عرضی کے ہمراہ منسلک تھا۔

نواب طامس تنافلس مٹکاف بہادر نے کچہری ایجنٹی کے علاقہ میں خاص اپنی کوٹھی پر دہلی کے مدرسہ کے طلبار کو طلب فرمایا۔ سب کا امتحان لیا۔ جو اچھے

نمبروں میں کامیاب ہوئے۔ اُنھیں اپنی دستخطی سند عطا فرمائی۔ اور ایک سو پچاس طالبعلموں کے وظائف میں طلبار کی حسب لیاقت دو دو اور چار چار روپیہ کا اضافہ فرمایا +

جیمس اسکنر صاحب کی چھٹی کے بموجب دو ہزار سواروں کی وردی کی تیاری کے لیے پانچہزار روپیہ خزانۂ سرکاری سے دئے گئے۔ مبلغ دو لاکھ روپیہ نقد۔ اور ۹۹ ہزار روپیہ کا سونا جو لاہور سے آیا تھا۔ اور دہلی کے خزانہ میں داخل تھا دارالضرب آگرہ میں بھیجدیا گیا۔ صاحبکلاں بہادر نے تجویز فرمایا۔ کہ اس روپیہ کو گھلاکر چہرہ شاہی سکہ کا روپیہ بنانا چاہئے۔ اس کام کے لیے جامع مسجد کے پاس ایک مکان تجویز کیا گیا +

بتاریخ ۱۸ ماہ حال ایک سو نوے[۱۹۰] توپیں جو سکھوں سے جنگ میں فتحمندی کے بعد حاصل ہوئی تھیں اور چھتیس توپیں جو گورنمنٹ بہادر کے تسلط کے بعد لاہور کے لوگوں نے خود بخود سپرد کی تھیں۔ شہر دہلی کی فصیل کے مابین اور میگزین کے مکان میں رکھی گئیں۔ یہ توپیں بہت بڑی۔ بہت خوبصورت بہت عمدہ ہیں۔ ان کے حال کرنے سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ انگریزوں کی فوج بہت جرار دلاور اور شجاع ہے جس نے ہمت مردانہ کی وجہ سے اسقدر نمایاں کامیابی کے ساتھ مال غنیمت حاصل کیا +

توپیں اسقدر عجیب اور نادر ہیں کہ بڑے بڑے انگریز لوگ اور عامۃ الناس جوق جوق ان کے دیکھنے کے لیے جمع ہو رہے ہیں۔ تین توپیں تو ان میں سے اسقدر بھاری تھیں کہ ایک ایک توپ کو تین تین ہاتھیوں نے بہ مشکل تمام کھینچکر منزل مقصود تک پہنچایا +

دہلی میں ماہ فروری کی پانچ تاریخ تک۔ چھوٹے بڑے عورت مرد کی ۳۲۳

اموات واقع ہوئیں۔ ہر ایک کا نام اور عمر کا لکھنا فضول ہے۔ اس سے قطع نظر کیا جاتا ہے +

جلد ۳۔ نمبر ۲۰۔ مورخہ ۱۵۔ ماہ مئی ۱۸۴۶ء

حضرت شاہ جہاں پناہ دہلی اپنے دولت خانہ واقع درگاہ قطب صاحب میں تشریف لے گئے۔ غلام علی خاں نے جو نواب حامد علی خاں کے ہمراہ لکھنؤ سے آئے تھے پانچ روپیہ نذرانہ پیش کیا۔ اور نواب حامد علی خاں نے ایک سو تانبہ کے کھلونے اور کپڑے شہزادہ جواں بخت بہادر کے سامنے پیش کیے +

ایک خط بادشاہی وظیفہ کے اضافہ اور فتح لاہور کی مبارکبادی کے متعلق صاحبکلاں بہادر کے خط کے ساتھ نواب گورنر جنرل کی خدمت میں بھیجا گیا +

جو خزانہ لاہور سے دہلی کی طرف روانہ کیا گیا تھا۔ ماہ گذشتہ کی ۱۳ تاریخ کو دہلی پہونچ گیا۔ وہی چاندی اور سونے چاندی کے برتنوں وغیرہ کے اشتہارات لوگوں میں تقسیم کر دیے گئے۔ مسٹر گرین کو اس کام کے لیے متعین کیا گیا ہے۔ کہ وہ ہر چیز کی قیمت تجویز کریں +

(مال غنیمت اور اسباب خانگی فروخت کرنے کی عادت انگریزوں میں قدیمی ہے ہندستانی حکمراں اسکو عیب سمجھتے تھے۔ حسن نظامی)

دہلی کے ریزیڈنٹ بہادر کو یہ خبر سنائی گئی کہ ۲۳ لاکھ روپیہ نقد اور ۱۹ لاکھ روپیہ کا سونا۔ انگریزوں کی دو کمپنیوں۔ اور تلنگوں کی دو کمپنیوں کی زیر حفاظت لاہور سے دہلی آگیا۔ اور خزانہ میں داخل کر دیا گیا +

ایک مشہور ذمہ دار انگریز افسر اکبر آباد سے دہلی میں آیا۔ اور درخواست کی کہ میں پرانے سکہ کے روپے چہرہ شاہی سکہ کی صورت میں ڈھالنا چاہتا ہوں۔ اس مضمون کی ایک چھٹی ریزیڈنٹ بہادر کو بھی لکھی تھی جس میں ۱۲ بیگہ زمین جامع مسجد

کے پاس سکہ ڈھالنے کے لیے طلب کی تھی حقیقت حال دریافت کر کے رزیڈنٹ بہادر کے نام رقعہ لکھدیا گیا کہ صاحب موصوف کو درخواست کے بموجب زمین مرحمت کر دی جائے +

جلد ۳۔ نمبر ۲۱۔ مؤرخہ ۲۲ مئی ۱۸۴۶ء

حضرت شاہ جہاں پناہ دہلی موضع مہرولی والے مکان میں جو حضور قطب الاقطاب علیہ الرحمۃ کے مزار پر انوار کے متصل واقع ہے رونق افروز ہیں۔ بادشاہ سلامت کا مزاج کسی قدر برہم ہے۔ کیونکہ بعض نمک حرام اہل کاروں نے سلطنت کو نقصان پہنچانے کے لیے شاہی ملکیت کی اشیاء میں خیانت کی تھی۔ اور تنخواہ داروں کے حقوق کو بھی نقصان پہنچانے کے لیے سازش کی گئی ہے اور فتنہ پردازی کا ایک ایسا جال بچھایا ہے۔ جس سے سلطنت کے کاروبار میں فرق آنے کا اندیشہ ہے خیال کیا جاتا ہے۔ کہ فسادیوں نے محض تخت خلافت کے رونق وجبروت کو کم کرنے کے لیے اس قسم کی ریشہ دوانیاں کی ہیں۔ جب سلطنت کے کاروبار کی یہ حالت اور بدلگام سیہ بخت ارکان داعیان کی یہ کیفیت ہو تو بادشاہ سلامت کیوں کبیدہ خاطر نہ ہوں۔ خدا کرے ان تمام امور کا تصفیہ نواب صاحبکلاں بہادر کی رائے مبارک کے موافق بہت جلد ہو جائے۔ جس طرح علاقہ کوٹ قاسم کا انتظام نواب صاحبکلاں بہادر نہایت خیر وخوبی کے ساتھ فرما رہے ہیں۔ اسی طرح اگر یہ تمام انتظام جس میں جملاقی ڈاکوؤں کو لوٹ مار کا موقعہ مل گیا ہے۔ نواب صاحبکلاں بہادر کے ذمہ ہو جائے تو یک لخت تمام برائیاں بہت آسانی کے ساتھ دور ہو سکتی ہیں اور سچے خیر خواہوں کے حقوق کی حفاظت کا کماحقہ انتظام بھی ہو سکتا ہے، اور ہر کس وناکس کی یہ شکایتیں بھی رفع دفع ہو سکتی ہیں +

(کچھ تو شاہی اہل کار نالایق تھے اور کچھ جدید حکومت کے جوڑ توڑ ایسے حالات

مہیا کرتے تھے جن سے رفتہ رفتہ اندرونی انتظامات بھی انگریزی قبضہ میں آتے چلے جائیں۔ حسن نظامی)

حضرت شاہ بو علی قلندرؒ کی درگاہ کے خادموں نے تبرک پیش کیا۔ اور اپنے حسب مراد ۲۵ روپیہ انعام حاصل کیے حکیم امام الدین خاں صاحب نے نواب زینت محل بیگم صاحبہ کے علاج سے فرصت پائی۔ الحمد للہ بیگم صاحبہ کا مزاج اقدس اب رو بصحت ہے۔ حکیم صاحب نواب فرخ نگر کے معالجہ کے واسطے رخصت لیکر جانے والے ہیں۔

حافظ محمد داؤد خاں کی وفات پر بطور رسم تعزیت ان کی صاحبزادی اور صاحبزادے کو ایک دو شالہ عنایت کیا گیا۔ بادشاہ سلامت کو اطلاع دی گئی۔ کہ پنڈت ہیرا لال وکیل نے صاحبکلاں بہادر کے حکم کی تعمیل کی غرض سے عدالت میں ایک درخواست پیش کی ہے۔ کہ نواب حسینی بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد سلیم بہادر نے ابھی تک چاندنی محل کا مکان اور باغ روشن آرا۔ اور باغ سرہنادی کو خالی نہیں کیا۔ اس درخواست پر بیگم صاحبہ کو نوٹس دیا گیا کہ آٹھ روز کے اندر اندر دونوں باغ اور یہ محل خالی کر دو ورنہ پولیس کے ذریعہ سے خالی کرایا جائے گا۔

بادشاہ سلامت کی خدمت میں عرض کیا گیا۔ کہ سرکار انگریزی کے اعلان کے بموجب ۵ مئی کو سرکاری میگزین کے متصل صاحبان عالی شان اور رؤسائے شاہجہان آباد کا ایک بہت بڑا اجتماع تھا۔ اس جلسہ میں ان توپوں کا مظاہرہ کیا گیا جو جنگ لاہور میں حاصل ہوئی تھیں۔

توپوں کے مظاہرہ کے بعد کپتان صاحب بہادر نے نواب گورنر جنرل بہادر کا پیغام پڑھکر سنایا۔ جس میں سکھوں کی عہد شکنی اور پھر ان کا گرفتار ہو کر سزایاب ہونا اور لاہوری توپوں کا چھیننا اور ریاست لاہور کو مہاراجہ صاحب لاہور سے

سپرد کرکے اون کی تاج بخشی کرنا۔ اور اونسے مصالحت کا عہد وپیمان ہونا۔ وغیرہ سب کچھہ مذکور تھا +

ماہ حال کی ۱۰ تاریخ کو یہ توپیں کلکتہ رَوانہ ہوجائیں گی۔ اور جو بہادر لوگ مستحق انعام ہوں اُنھیں انعام واکرام تقسیم کیا جائے گا +

۲۲ اپریل کو رابٹ سن صاحب نے تین پروانے کوتوال شہر کے نام جاری کیئے۔ اوّل یہ کہ سونے چاندی کا بھاؤ روزمرہ لکھا کرو۔ دوسرے یہ کہ جو توپیں لاہور سے آئی ہیں۔ اونکی مرمت کے لیے سامان بھیجو۔ اور سامان کے ساتھ لوہار اور قلعی گروں کو بھی آنا چاہئے۔ تیسرے یہ کہ تمام ہندوستانی امراکو اطلاع دیدی جائے کہ جب ہاتھی پر سوار ہوکر بازار میں نکلیں۔ اور سامنے سے کسی انگریز کی سواری آتی ہوئی ملے۔ تو اپنے ہاتھیوں کو بالکل کنارے کر لیا کریں۔ تاکہ آنے جانے میں مزاحمت نہ ہو۔ کوتوال شہر نے امراکو اس حکم کی اطلاع بھیجدی۔ اور دیگر امور کی انجام دہی کے لیے انتظامات شروع کردئے +

(جب دہلی شہر بادشاہ کی ملکیت کہا جاتا تھا تو بادشاہی امراکو یہ حکم کس استحقاق سے دیا گیا۔ دراصل انگریز اپنی حکومت کا رفتہ رفتہ اظہار کرنا چاہتے تھے تاکہ عوام اس مغالطہ میں نہ رہیں کہ ان کا حکمراں بہادر شاہ ہے۔ حسن نظامی)

جلد ۳۔ نمبر ۲۲۔ مورخہ ۲۹ ماہ مئی ۱۸۴۶ء

حضور بادشاہ سلامت حضور قطب صاحب قدس سرہٗ کے مزار پُر انوار پر حاضر تھے۔ کہ حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ شریف کے خدام حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا کہ ہمیں درگاہ شریف میں رات کو بشارت ہوئی ہے کہ عنقریب حضور انور کو کوئی بہت بڑی مسرت حاصل ہونے والی ہے حضور نے اونکو سو روپئے بطور نذر مرحمت فرمائے +

ریشارتیں سُنکر خوش ہونے کے سوا، بچارے بادشاہ کے پاس اور کیا تہا۔ میرے بزرگوں نے ایک سو روپیہ حاصل کرنے کا یہ ایسا ہی طریقہ ایجاد کیا ہوگا جیسا کہ اس زمانہ میں رواج تہا۔ بادشاہ کو مسرت خاص یہ ملی کہ گیارہ سال بعد قیدی بنکر رنگون بہیجے گئے۔ حسن نظامی)

دستار سربستہ۔ گوشوارہ۔ دوشالہ۔ سہ رقم جواہر۔ میلہ ہر دوار کی رخصت کی بابت شاہزادہ محمد شاہرخ بہادر کو عطا فرمائے۔ شہزادہ نے دو اشرفی کا نذرانہ حضور انور کی خدمت میں پیش کیا۔ لیکن خرچ راہ کے لیے کہیں سے روپیہ قرض نہ مل سکا۔ اسلیئے سفر کا ارادہ ملتوی کیا گیا +

خلعت پنج پارچہ گردھاری لال خزانچی کے بھتیجے گنگا داس کو تعزیت کی تقریب میں مرحمت کیا گیا +

نواب موتی بیگم صاحبہ بیوۂ مرزا محمد جمشید بخت بہادر نے ایک بہت خوبصورت گھنٹہ بادشاہ سلامت کی خدمت میں نذرانہ کے طور پر پیش کیا +

دو آدمیوں نے بادشاہ سلامت سے مُرید ہونے کا افتخار حاصل کیا (بہت سے بے فکرے بادشاہ کے مرید ہوا کرتے تھے اور انکی پانچ روپے ماہوار تنخواہ مقرر ہوجاتی تھی) بہت سے گھوڑے معائنہ کے لیے پیش کیے گئے۔ سب کے معائنہ کے بعد حکم دیا۔ کہ ان میں جو گھوڑے ناتوان اور کمزور ہوں۔ اُنھیں درگاہ شریف میں نذر کے طور پر دیدو۔ (موئی بچھیا بامن کے حوالے) مرزا محمد شاہرخ بہادر کو حکم دیا کہ رسالہ کے گھوڑوں کو جوان اور مضبوط ہونا چاہئے۔ ورنہ سواروں کو تنخواہ کم دی جائے گی +

صاحب کلاں بہادر کے نام ایک شقہ روانہ کیا گیا۔ جس میں بادشاہ سلامت کی طرف سے لکھا تھا۔ کہ موضع ہرچنا بتول شاہی کو جو منشی شیر علی خاں کے پاس ٹھیکہ میں آیا تہا۔ اپنے قبضہ میں لیکر اسکا انتظام اور بندوبست کردو۔ چنانچہ صاحب کلاں بہادر نے صاحب کلکٹر

ضلع کے نام حکم بھیجا۔ کہ موضع ہر چند اتیول شاہی پر تم اپنا قبضہ کر کے انتظام درست کر دو۔ صاحب کلاں بہادر نے دو سو روپے بادشاہ سلامت کے عطا کردہ اور پچاس روپے باغ چاندنی چوک کی آمدنی کے کل ڈھائی سو روپے دو مہینہ کی تنخواہ کے مسٹر لارنس کو دیدیئے ٭

(گویا مسٹر لارنس سوا سو روپے ماہوار کے شاہی نوکر تھے (یہ وہی لارنس ہیں جن کا بت لاہور میں ہے اور جس پر لکھا ہے کہ حکومت تلوار کی چاہتے ہو یا قلم کی حسن نظامی)

صاحب کلاں بہادر نے ایک چٹھی حضور انور کی خدمت میں بھیجی۔ اس میں وہ محضر نامہ بھی تھا۔ جو قلعہ مبارک کے سلاطین نے اپنے مہر و دستخط کر کے باقاعدہ تنخواہ موصول نہ ہونے کی بابت حضور انور کی شکایت میں بھیجا تھا ٭

جب نواب بنو بیگم صاحبہ زوجہ میرزا محمد سکندر شکوہ بہادر عم سلطانی نے انتقال فرمایا۔ تو مبلغ ایک ہزار دو سو روپیہ سالانہ سیر پور اور بکاولی کی آمدنی کا حصہ مرزا قادر شکوہ (اولاد شوہری بیگم صاحبہ) پر تقسیم کیا گیا) ٭

عرض کیا گیا کہ راجہ اودھ کے مطلوبہ آٹھ جانور چیتے وغیرہ اپنے محافظ نوکروں کی نگرانی میں حسب الحکم صاحب کلاں بہادر صاحب ضلع دہلی کے پاس بھیجدیئے گئے۔ ان جانوروں کو نیلام کر کے ان کے محافظ نوکروں کی تنخواہ دی جاتی ہے۔

(یہ واقعہ سمجھ میں نہیں آیا)

جلد ۲۔ نمبر ۲۳۔ مورخہ ۵ ماہ جون ۱۸۴۶ء

حضرت بادشاہ سلامت حضور قطب صاحب کے قریب والے مکان میں رونق افروز ہیں۔ ایک درویش نے حاضر ہو کر ایک تسبیح اجمیر شریف کی نذر کے طور پر پیش کی۔ اور ایک اشرفی انعام میں پائی ٭

ایک شقہ ٹامس ٹا فلس مٹکف بہادر کے پاس روانہ کیا گیا کہ مواضع شاہ پور حسب وغیرہ

جو ابھی تک آغا حیدر ناظر کے قبضہ میں ہیں۔ اپنے قبضہ اور تصرف میں کر لو۔ ایک شقہ نواب انور محل بیگم صاحبہ کے نام نافذ کیا گیا۔ کہ بہاری لال ساکن بنارس کو دہلی میں طلب کیا جائے۔ اوغوں نے شاہی امور کی مختاری کی درخواست کی تھی۔ آنے کے بعد وہ اس کام کا چارج لے لیں +

بادشاہ سلامت نے خلیفہ محمد اسمٰعیل کو خلعت شش پارچہ و سہ رقم جواہر عنایت کی۔ اور راندر من و شنکر ناتھ کو جو خلیفہ اسمٰعیل کے ساتھ تھے۔ اور علاقہ سلطانی میں تقسیم تنخواہ کے کام کو بہت عمدگی کے ساتھ بجا لائے تھے۔ خلعت سہ پارچہ مرحمت ہوا۔ ان لوگوں نے بارہ روپیہ نذر کے پیش کیے۔ مرزا محمد کبیر الملک بہادر نے ایک کلابتون کا مخملی زیر انداز حضور کی خدمت میں بطور نذر پیش کیا۔ حضور نے اس نذر کو قبول فرمالیا۔ عرض کیا گیا۔ راجہ لادوہ کے پانچ پلنگ جو قرق ہوکر دہلی آئے تھے نیلام کردیے گئے ان کو اہلکاران نواب جھجر نے مبلغ ایک ہزار دس روپیہ میں خرید لیا بادشاہ سلامت نے ایک خط صاحبکلاں بہادر کے نام لکھا۔ کہ مکان دار البقا کو مرزا محمد شہاب الدین صاحب بہادر ابن مرزا منعم بخت بہادر نے خالی کرنے کا وعدہ کرلیا ہے۔ آج کل میں وہ خالی کر دینگے۔ صاحبکلاں بہادر نے بادشاہ سلامت کے اس خط کی پشت پر اپنی طرف سے عبارت لکھکر مرزا صاحب کے پاس بھیجدی +

ایک پروانہ ہیرالال وکیل کے نام جاری ہوا۔ کہ عدالت میں درخواست دی جائے کہ حسینی بیگم زوجہ مرزا محمد سلیم مرحوم باغ روشن آرا اور باغ سرہندی کو بہت جلد خالی کردیں +

صاحبکلاں بہادر کی عرضی پہونچی۔ کہ حضور انور کی دو کشتیاں جو جھرو کہ کے نیچے سے چوری ہوئی تھیں۔ الہ آباد میں گرفتار ہوئی ہیں۔ ثبوت کے لیے عدالت فوجداری میں گواہوں کو پیش کرنا چاہئے +

حضور انور کے گوش گذار کیا گیا۔ کہ نواب گورنر جنرل کا ایک خریطہ رئیس جھجھر کے نام آیا۔ کہ تمہارے مختار عبدالصمد خاں اور اونکی فوج نے علاقہ سرسہ وغیرہ میں نہایت جانفشانی اور تن دہی سے فرائض منصبی کو انجام دیا ہے۔ اور اونکی کوششوں سے نتیجہ بھی اچھا برآمد ہوا ہے۔ اونکی کارگذاریاں صاحب ایجنٹ بہادر پر بھی اچھی طرح روشن ہوگئی ہیں۔ اس لیے صدر دفتر کے احکام کے بموجب آپ کو لکھا جاتا ہے۔ کہ آپ عبدالصمد خاں اور اونکے ہمراہی افسروں کو خلعت و انعام مرحمت فرمائیں + (یہاں ۲۹ جون کی کیفیت مقدم ہوگئی اخبار کی غلطی ہے۔ حسن نظامی)

جلد ۳۔ نمبر ۲۵۔ مورخہ ۲۹۔ ماہ جون ۱۸۴۶ء

بادشاہ سلامت آج کل اپنے مہرولی والے مکان میں رونق افروز ہیں حکم شاہی ہوا کہ ایک سو ایک روپیہ نواب حامد علی خاں کی صاحبزادی کی حاضری کے انتظام کے واسطے روانہ کیا جائے۔ حکم دیا گیا۔ کہ باغ حیات بخش اور مہتاب باغ کے درختوں کی کاٹ چھانٹ کرکے اونکو ہموار کردیا جائے +

خبر مشہور ہے کہ قلعہ کے برج کا تانبے کا ایک کلس جسپر سونے کا ملمع تھا۔ قلعہ سے چوری ہوگیا۔ مرزا محمود شاہ بہادر کے ذمہ جو روپیہ ایک مہاجن کا قرض تھا۔ اوس نے دعویٰ کردیا۔ فیصلہ مدعی کے حق میں ہوا۔ اور اوس نے ڈگری حاصل کرکے انکے مکان کا ایک کمرہ اور اصطبل نیلام کرادیا +

صاحب مجسٹریٹ بہادر نے شہر کے کوتوال اور تھانہ داروں کو حکم دیا ہے۔ کہ نو سو چھکڑوں کا انتظام کیا جائے کیونکہ لاہور میں انکی ضرورت ہے +

ایجنسی کی طرف سے نواب حسینی بیگم صاحبہ بیوہ مرزا محمد سلیم بہادر کی خدمت میں ایک خط لکھا گیا۔ کہ باغ روشن آرا اور باغ سرہندی کو آٹھ دن کے اندر اندر خالی کردیا جائے۔ ورنہ ملازمان فوجداری مدت معینہ کے گذرنے کے بعد زبردستی خالی

کرا کے ملازمان سلطانی کے حوالہ کر دیں گے ۔

بادشاہ سلامت سے عرض کیا گیا کہ گیارہ ہزار چار سو روپے پرگنہ کوٹ قاسم کی آمدنی کے تحصیلدار صاحب نے بھیجے تھے نواب صاحب کلاں بہادر نے وہ سب روپیہ قرضداروں کی ادائگی میں خرچ کر دیا ۔

نواب طامس سا فلس مٹکلف بہادر نے صدر دفتر کے حکم کے موجب ایک دوشالہ ایک کمخواب کا تھان ایک بنارسی دوپٹہ۔ ایک سرج کا تھان اور اس کے علاوہ دوسرے قیمتی کپڑے اور ایک ولایتی بندوق خلعت کے طور پر نواب جھجر کی فوج کے کرنیل عبدالصمد خاں کو مرحمت فرمایا۔ اس لیے کہ انہوں نے سرسہ کے باغیوں کی سرکوبی میں بہادری اور جرأت کے ساتھ کام کیا تھا۔ کرنیل عبدالصمد خاں کے ساتھ ایک اور کرنیل تھے۔ انھیں بھی خلعت چار پارچہ اور پستول کا ایک جوڑا دیا گیا ۔

صدر دفتر کے حکم کے موجب سر مٹکلف بہادر آج کل جاگیرداروں کی جاگیروں کی دیکھ بھال کے کام میں مصروف ہیں ۔

ہر دیال قانون گو نے دہلی کے پرگنوں کا ایک نقشہ بنا کر نواب گورنر جنرل بہادر کی خدمت میں ملاحظہ کی غرض سے بھیجا تھا پسند کیا گیا اور اس خدمت کے صلہ میں پانچسو روپیہ انعام ملے ۔

اطلاع آئی۔ کہ نواب دلاور خاں مندراجی جو علوم انگریزی تحصیل کی غرض سے گئے ہوئے تھے۔ فارغ التحصیل ہو کر آ گئے۔ اور آج کل رحیپورہ کی چھاؤنی میں مقیم ہیں۔ ان کی خواہش کے مطابق چھ سوار اور تلنگوں کا پہرہ ان کے لیے مقرر کر دیا گیا ہے ۔

اب سے پہلے جہاں پناہ بادشاہ دہلی رزیڈنٹ دہلی کو اس خطاب سے یاد کیا کرتے تھے فرزند ارجمند سلطانی معظم الدولہ امین الملک اختصاص یار خاں طامس تھیافلس مٹکلف بہادر

فیروز جنگ +

آج ارشاد عالی ہوا چونکہ انہوں نے قلعہ کی مرمت و درستی کا کافی انتظام کر دیا ہے شاہی دیہات کے انتظام و انصرام اور بعض دوسرے کاموں کے سرانجام دینے میں اُمید سے زیادہ کوشش کی ہے۔ اس لیے میں انسے بہت زیادہ خوشنود ہوا اس کے بعد حکیم احسن اللہ خاں کی طرف خطاب کرکے فرمایا مجھے صاحبکلاں معظم الدولہ بہادر کی خیر خواہی اور ہمدردی سے بہت خوشی حاصل ہوئی۔ اس لیے دفتر خانہ میں حکم دیدیا جائے کہ ان کے پورے القاب کے ساتھ فرزند ارجمند بجان پیوند سلطانی بھی ضرور لکھا جائے۔ اب سارے القاب کی یہ صورت ہوئی:۔

فرزند ارجمند بجان پیوند سلطانی معظم الدولہ امین الملک اختصاص یارخاں طامس تھیافلس مٹکف بہادر فیروز جنگ +

لیکن خاکسار ایڈیٹر اخبار احسن الاخبار اپنے ناظرین کی خدمت میں عرض گذار ہے کہ اتنا لمبا چوڑا القاب لکھنے سے طوالت ہوتی ہے۔ اور بعض لوگ پڑھتے ہوئے گھبراتے ہیں اور شکایت لکھکر بھیجتے ہیں۔ اسلئے۔ لوگوں کے سمجھانے کے لیے ان کا نام نامی صرف نواب معظم الدولہ بہادر دام اقبالہ تحریر کیا جائے گا۔ ناظرین نوٹ کرلیں اس اختصار میں کام نکل جائے گا۔ اور ناظرین کا فضول وقت ضایع نہوگا۔

جلد ۳۔ نمبر ۲۶۔ مورخہ ۲۶ ماہ جون ۱۸۴۶ء[۱]

حضور جہاں پناہ حویلی واقعہ مزار حضور قطب صاحب میں رونق افروز ہیں۔ ایک شقہ بنارس میں نواب جہاں زیب بانو بیگم صاحبہ کے نام روانہ فرمایا۔ کہ دو ہزار روپے کا ایک بنارسی دوپٹہ خرید کر بھیجدو۔ ایک گھوڑا۔ ایک سوداگر سے مبلغ ۵۰۰ روپے میں خرید فرمایا۔ ایک گم نام عرضی حضور کے سامنے پیش ہوئی۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ اگر حکیم احسن اللہ خاں کی جگہ مجھے مقرر کیا جائے تو میں مبلغ چار ہزار روپے نذرانہ پیش

[۱] یہ تاریخ مقدم ہونی چاہیے تھی حسن نظامی)

کروں گا۔ چونکہ عرضی پر بھیجنے والے کا نام نہیں تھا۔ اس لیے حضور نے اون ملازموں پر غصہ ظاہر فرمایا۔ جن کے توسط سے یہ عرضی حضور تک پہنچی تھی۔

سالگرام پسر لالہ رام جیمل متوفی کی عرضی نظر فیض انور سے گذری۔ اس میں مذکور تھا کہ اگر مجھے آغا حیدر ناظر کی جگہ عہدۂ نظارت پر مقرر کر دیا جائے تو میں دس ہزار روپیہ نذرانہ پیش کروں گا۔ حکم ہوا۔ کہ جب ہم آغا حیدر ناظر کا تمام روپیہ جو ہمارے ذمہ ہے ادا کر دیں گے۔ تو اس کے بعد دیکھا جائے گا۔

ایک پیرزادے نے بواسیر کے لیے ایک مجرب تعویذ جہاں پناہ کی خدمت میں پیش کیا۔ جہاں پناہ نے اُسے پچاس روپیہ انعام کے مرحمت فرمائے۔

راؤ ہندو راؤ مرہٹے نے ایک شکاری کتا پٹہ سمیت مرزا فخر الدین شاہزادہ کو ہدیہ کے طور پر دیا۔

اطلاع دی گئی۔ کہ نواب حسینی بیگم زوجہ مرزا محمد سلیم بہادر مرحوم نے صاحب جج بہادر کی عدالت میں اپیل کیا ہے۔ کہ باغ روشن آرا اور باغ سرہندی کی ملکیت کی سند میرے پاس موجود ہے۔ پھر مجھ سے یہ باغ کیوں خالی کرائے جاتے ہیں۔ صاحب جج بہادر نے مجسٹریٹ بہادر سے رپورٹ طلب کی۔ نواب معظم الدولہ بہادر نے ایک پروانہ پنڈت ہیرالال وکیل کے نام جاری فرمایا۔ کہ تم صاحب جج بہادر کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرو۔ کہ نواب گورنر جنرل کے حسب الحکم بادشاہ دہلی کو اس قسم کے مکانوں کے لیئے دینے کے تمام حقوق حاصل ہیں جن کی نسبت شاہی ملکیت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ صاحب جج بہادر نے وکیل صاحب سے کہا۔ کہ بیگم صاحبہ کا دعویٰ پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچا۔ اور نہ اون کے پاس کوئی اور کافی ثبوت موجود ہے۔ اس لیے بہت جلد ان باغوں پر ملازمان سلطانی کا قبضہ ہو جائے گا۔

نواب میر حامد علی خاں نے صاحب کلاں بہادر سے عرض کیا کہ میرے ایک لاکھ

اور کئی ہزار روپے حضور والا کے ذمہ نکلتے ہیں۔ اگر اونمیں سے کچھ روپیہ مجھے اسوقت مرحمت کر دیا جاسے تو بڑا کرم ہوگا۔ صاحبکلاں بہادر نے کہا۔ میں نے سرکار والا سے عرض کیا تھا۔ مگر اسوقت انتظام ممکن نہیں ہے +

چونکہ نواب جھجر نے جنگ لاہور کے زمانہ میں سامان رسد چھاؤنی فیروزپور میں بھیجا تھا۔ اس لیے افسر چھاؤنی کو اطلاع دی گئی کہ دو ہزار دوسو اسی روپیہ نواب جھجر کے پاس بھیجدیے جائیں +

جن لوگوں نے علاقہ سرسہ کی جنگ میں بہادری اور جاں بازی کے جوہر دکھائے تھے۔ جیسے سمندر خاں وغیرہ۔ اون کو محکمۂ ایجنسی سے خلعت و انعام مرحمت کیا گیا۔ اور حکام وقت ایسے بہادروں کی وفاداری اور جاں نثاری سے بہت مسرور ہوئے۔ ایجنٹ بہادر کے نام شقہ لکھا گیا کہ کوٹ قاسم کی آمدنی نصف قرضداروں کو دیجائے اور نصف ہمارے پاس بھیجدیجائے۔ اس کے جواب میں عریضہ موصول ہوا۔ قرض روپیہ کی ادائگی کے متعلق یا تو حضور کے حکم کی تعمیل کی جائے گی۔ یا ایجنسی سے روپیہ دیدیا جائے گا +

اطلاع دی گئی کہ مسٹر جیمس اسکنر کے رسالہ کے چھہ سو سوار شہر پناہ کے باہر تیس ہزاری کے باغ میں ٹھیرے ہوئے ہیں اون میں سے صبح کی قواعد کے وقت ایک سپاہی گھوڑے سے گر کر مر گیا +

کئی دن سے دلی میں مینہ برس رہا ہے بادل کڑک رہے ہیں بجلی چمک رہی ہے۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں۔ گرمی کی ہوا اکھڑ رہی ہے۔ بلکہ کسی قدر سردی کا اثر غالب معلوم ہوتا ہے +

فرخ آباد میں دسویں رجمنٹ کے ایک نوجوان سپاہی شیودن چرن نامی نے آدھی رات کے گذرنے کے بعد اپنے افسر کو جان سے مار ڈالا۔ سپاہی کو گرفتار کر لیا

گیا۔ قاتل سے اس طرح قتل کرنے کا سبب پوچھا گیا۔ تو اوس نے بتایا کہ اس افسر نے دن کے وقت مجھے گالیاں دی تھیں۔ اس سبب سے میں نے اسے جان سے مار ڈالا۔ قاتل محافظوں کے پہرہ میں ہے جو حکم اس کے بارے میں ہوگا۔ آیندہ ہفتہ کے اخبار میں درج کیا جائے گا۔

جلد ۳۔ نمبر ۲۸۔ مورخہ دس ماہ جولائی سنہ ۱۸۴۶ء

حضور انور اپنے مہرولی کے دولت سرائے میں رونق افروز ہیں جب سلاطین کی پلٹن محل مبارک کی پاسبانی کے لیے مرتب ہوئی تو بخشیگیری کا خلعت مرزا مغل بہادر کو دیا گیا۔ اور ایک جوڑا دوشالہ کا مرزا مسعود شاہ بہادر وغیرہ کو جمعداری اور دفعداری کے عہدہ کی بابت دیا گیا۔ ان لوگوں نے اٹھارہ روپیہ بطور نذرانہ کے پیش کیے۔

حاجی خاں کوکہ کی عرضی ایوان مکند پور سے اس مضمون کی پہونچی۔ کہ ہندو مسلمانوں کے درمیان فساد ہوگیا۔ اور میرے بھائی اس فساد میں مارے گئے۔ اس کے جواب میں راجہ ایوان مکند پور کے نام ایک شقہ روانہ کیا گیا۔ کہ اس جھگڑے کی پوری حقیقت ہمارے پاس لکھکر بھیجو۔

محمد علی درویش حاضر ہوئے۔ اور مکہ معظمہ کے جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔ بادشاہ سلامت نے ۵۲ روپیہ عنایت فرمائے۔ شاہنشاہ اولیا خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ شریف کی نیاز کے لیے ایک چاندی کا چراغ۔ ایک نقارہ کا جوڑا۔ ایک اشرفی اور پانچ روپے۔ مہندی بجانے والے فقرا کو دیے گئے۔ یہ فقرا ہر سال مہندی لیکر دہلی سے اجمیر شریف تک پاپیادہ جاتے ہیں۔

ایک ہزار تین سو روپیہ کی ہنڈی اون شہزادہ بہادر کے خرچ کے لیے بمبئی روانہ کی گئی۔ جو حج کے لیے تشریف لیگئے ہیں۔

نواب معظم الدولہ بہادر کی عرضی اس مضمون کی پہنچی کہ لال ڈگی تالاب کے پاس ایک ٹوٹا ہوا کنواں ہے اور ادھر سے لوگوں کی آمد و رفت کا سلسلہ ہے کہیں ایسا نہو۔ کوئی بے خبر آدمی اوس میں گر پڑے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اوس کی مرمت کرا دی جائے +

لالہ زور آور چند کو حکم دیا گیا۔ کہ سواری خاص کے ہاتھی کے لیے۔ سقرلاتی بالاپوش تیار کرا دیا جائے +

نواب تاج محل کو چوڑیوں کے لیے پانچ سو روپے مرحمت فرمائے گئے۔ اور سو روپیہ حضرت خواجہ غریب نواز کی درگاہ کیلئے اور خلعت سہ پارچہ کیل متعینہ درگاہ کے لیے چھڑیوں کے میلہ کی تقریب میں عطا کیے۔ خدا بخش اور اس کے علاوہ بیس اور خواجہ سراؤں کو جو مکہ جانے والے ہیں خلعت اور ایک سال کی تنخواہ پیشگی دی گئی +

عرض کیا گیا کہ والی ہجر نے مہم لاہور کے لیے جن سواروں اور پیادوں کو بھیجا تھا۔ صدر دفتر سے اونکی فہرست طلب ہوئی ہے تاکہ ایک مہینہ کی تنخواہ اونھیں بطور انعام کے دی جائے +

صاحب کلاں بہادر نے حضرت پیر و مرشد کے حکم کے مطابق جواہر لعل و بھولاناتھ ٹھیکیداروں کو چٹھی لکھی کہ تال کٹورہ کے باغ کو ولیعہد بہادر کے سپرد کر دو۔ حساب سے جو کچھ تمہارا نکلے گا۔ سب ادا کر دیا جائے گا +

عظمت علی ناگپور کے رہنے والے کی عرضی اس مضمون کی نظر فیض انور سے گذری کہ فدوی مختاری کے عہدہ کے لیے دس ہزار روپیہ نذرانہ کے طور پر پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ حضور نے اس عرضی پر دستخط فرما کر لکھدیا کہ غور کرنے کے بعد جواب دیا جائے گا +

اطلاع دی گئی۔ کہ مرزا عباس شکوہ خورد سال کے سونے کے کڑے کسی نے

سوتے میں نکال لیے ہیں۔ خواجہ سراؤں اور لونڈیوں کو حکم دیا گیا کہ تلاش کرکے کڑے حاضر کرو۔ ورنہ کڑوں کی قیمت تمہاری تنخواہ میں سے وضع کر لی جائے گی +

صاحبکلاں بہادر کے پاس خط بھیجا گیا۔ کہ رمضانی کے بہکانے اور اوسکو شہر سے قلعہ میں لانے کا جرم ایک زنگی پر ثابت ہو گیا ہے۔ اِس جرم کی سزا تجویز کرکے لکھو۔ تاکہ مجرم اپنے کیے کی سزا کو پہونچے +

عرض کیا گیا کہ پیر محمد ترک سوار رسالہ ہشتم دہلی میں آیا۔ اور جالندھر کے کمان افسر کی سفارشی چٹھی ساتھ لایا۔ پیر محمد کا مطلب یہ تھا کہ پرگنہ جھجر میں جو اوس کی معافی کی اراضی ہے۔ اُسے واگزاشت کرائے اور اِس مطلب کے لیے اوس نے اپنی درخواست صاحبکلاں بہادر کی خدمت گرامی میں پیش کی +

ایجنٹی سے والی جھجر کے نام ایک مکتوب پہنچا۔ کہ راجہ اجیت سنگھ لاڈوہ والا ابھی تک نظر بندی میں ہے۔ اور اِس جگہ اوس کی کافی نگرانی کی جاتی ہے کسی طرح کا خدشہ نہیں ہے +

صاحبکلاں بہادر نے راجہ کی درخواست کے مطابق اونکے رہنے کے مکان میں باورچی خانہ بنانے کی اجازت دیدی ہے۔ اور ہر طرح اوس کی آرام و آسائش کا خیال مدنظر ہے البتہ صرف نظر بندی کی ایک تکلیف ہے +

بادشاہ سلامت سے عرض کیا گیا۔ کہ پانچویں تاریخ کو ایک لاکھ روپیہ نواب گورنر جنرل کے حسب الطلب دہلی کے خزانہ سے روانہ کیا گیا۔ اشرفی کے کٹرہ میں رام سہائے نے جو پورن چند گماجی لال کا گماشتہ ہے دولاکھ روپیہ کا دیوالہ نکالا تھا۔ پورن گماجی لال نے جو لچھمن گڈھ علاقہ جیپور کے نامی گرامی ساہوکار ہیں۔ جب یہ خبر سُنی تو فوراً دو لاکھ روپیہ لچھمن گڈھ سے اپنے گماشتہ کے نام روانہ کر دیا۔ راجہ لاڈوہ ۱۷ جون کو متعینہ پہرہ کے ساتھ دہلی میں آ گئے ہیں۔ اور اون کو

ایک بالکل محفوظ جگہ ٹھیرایا گیا ہے۔ اور وہ پہرہ جو انکی حفاظت کے لیے دہلی میں مقیم تھا۔ اپنی ڈیوٹی پر روزمرہ حاضری دیتا ہے +
غالباً یہاں صرف تین چار دن قیام ہوگا۔ پھر ان کو قلعۂ الہ آباد میں مقید کرنے کے لیے یہاں سے روانہ کردیا جائیگا +

حضور جہاں پناہ کے دربار میں جبکہ حضور اپنے دولت سرائے واقعہ حضور قطب صاحب میں رونق افروز تھے۔ ایک دن شہزادہ مرزا محمد شاہرخ بہادر نے عرض کیا۔ کہ یہاں ایک مقام میں ایک ایسا موذی سانپ سنا گیا ہے۔ جس سے لوگوں کو سخت تکلیف اور نقصان جان کا اندیشہ ہے۔ حضور نے یہ بات سنتے ہی فرمایا۔ چلو مجھے بتاؤ وہ سانپ کہاں ہے۔ شہزادہ نے سانپ کے بل کے پاس لیجاکر اشارہ کیا کہ یہاں ہے حضور نے سانپ کو دیکھکر ایک تیر ایسا مارا۔ کہ اسکو دم لینے کی مہلت نہ ملی۔ اور فوراً مر گیا +

راجہ اجیت سنگھ کے وکیل نے راجہ صاحب کی طرف سے درخواست پیش کی۔ کہ میں معظم الدولہ بہادر سے ملاقات کرنی چاہتا ہوں۔ نواب صاحب بہادر نے درخواست منظور کی۔ اور انکی فرودگاہ میں تشریف لے گئے۔ راجہ نے عرض کیا کہ میرے گذارہ کے لیے جو ۵۰ روپیہ مقرر ہوئے ہیں۔ یہ بہت کم ہیں۔ اس میں نہایت تنگی اور پریشانی کے ساتھ بسر اوقات ہوتی ہے اگر ساٹھ روپیہ بھی مقرر کردیے جائیں۔ تو میرا گذارہ ہو جائے۔ اور ایسی سخت تکلیف نہو جواب میں فرمایا۔ کہ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ کہ تمہاری تکلیف دور ہو جائے۔ اس کے بعد کوئی چیز تحفہ کے طور پر راجہ صاحب کو مرحمت فرمائی۔ اور رخصت ہوگئے +

کپتان ہمسن صاحب بہادر نے جو تلنگوں کی ایک کمپنی اور ایکسو سوار ساتھ لیکر راجہ لاڈو شکے ہمراہ انبالہ سے دہلی آئے تھے۔ صاحبکلاں بہادر سے عرض کیا کہ میں

واپس جاتا ہوں۔ راجہ صاحب کی محافظت کا انتظام اب آپ کے ذمہ ہے۔ صاحبکلاں بہادر نے چھاؤنی کے کمان افسر کو ایک چٹھی لکھی۔ وہاں سے ساٹھ تلنگے آئے۔ جنھیں راجہ صاحب کی حفاظت کے لیے متعین کر دیا گیا۔

مرزا خدا بخش سلاطین کی عرضی بادشاہ سلامت کی خدمت میں آئی۔ کہ باغ سلاطین کے لیے جو ساڈھورہ میں واقع ہے نہر کے پانی کا محصول معاف کر دیا جائے۔ ملاحظہ کے بعد حکم فرمایا کہ دستور کے خلاف نہیں ہو سکتا۔

محکمۂ ایجنٹی سے داروغۂ باغ چاندنی چوک کے نام حکم صادر ہوا۔ کہ باغ شالیمار اور باغ سرہندی پر ملازمان سلطانی کو قبضہ کر لینا چاہیے۔

موضع اندھاؤلی (جو شاہی تولیت میں ہے) کے زمینداروں نے محکمۂ ایجنٹی میں عرضی بھیجی کہ صاحب اسسٹنٹ بہادر ریذیڈنٹ دہلی نے اس موضع کو اپنی کوٹھی کے احاطہ میں شامل کر لیا ہے اور بے سبب اپنا قبضہ جما لیا ہے۔ اس عرضی کی انگریزی نقل جواب طلب کرنے کے لیے صاحب موصوف کے پاس بھیجی گئی۔

فرخ نگر کے رہنے والوں نے ایک عرضی بادشاہ سلامت کی خدمت میں بھیجی کہ نواب صاحب فرخ نگر نے رعیت پر بہت ظلم ڈھا رکھا ہے۔ کام لیتے ہیں۔ اور محنت کی اُجرت نہیں دیتے۔ محکمۂ ایجنٹی سے نواب صاحب فرخ نگر کے نام ایک خط لکھا گیا۔ کہ یہ طریقہ ٹھیک نہیں ہے۔ رعایا کے دل کو دکھانا بہت برا ہے۔ تم کو چاہیے کہ اس قسم کا رویہ رکھو کہ کسی کو شکایت کا موقعہ نہ ملے۔

اسسٹنٹ ریذیڈنٹ بہادر لاہور کا خط منشی ظہیر علی خاں کے نام اس مضمون کا پہنچا کہ موضع اٹاوا کو مہاراجہ رنجیت سنگھ نے تم کو عطا کیا تھا۔ اوس کی تحقیقات کی گئی۔ مہاراجہ کی سند کے مطابق سرکار دولت مدار انگریزی نے بھی اُسے واگذاشت کر دیا ہے۔ تم کو

چاہیئے۔ کہ اس پر اپنا قبضہ کرو +

مسٹر جیمس اسکنر بہادر نے جن کے ماتحت دہلی میں رسالہ کے چھ سو سوار تھے۔ ایک سو پچیس سواروں کے علاوہ سب کو موقوف کر دیا۔ لیکن دو دو مہینہ کی تنخواہ موقوف ہونے والوں کے حوالہ کر دی گئی +

عرض کیا گیا۔ کہ مرزا جہاں شاہ بہادر اور مرزا لطیف بخت بہادر کے ہاں فرزند تولد ہوئے ہیں۔ حضور اقدس نے دونوں کو چھٹی کی رسموں کے انجام دینے کے لیے کا مدانی کا جوڑہ مرحمت فرمایا +

زوجہ مرزا شہاب الدین بہادر سلاطین کی وفات کی خبر سُنکر حضور بادشاہ سلامت کو بہت رنج ہوا اور جنازہ کی تیاری اور انتظام کے لیے خرچ مرحمت فرمایا +

حضرت عرش آرامگاہ (بادشاہ کے والد اکبر شاہ) کاہ طاب ثراہ کے عرس کی تقریب کے موقعہ پر ایک ہزار تورے محلات شاہی میں اور پانسو تورے امرا میں تقسیم کیے گئے۔ (تورہ ترکی لفظ ہے۔ کئی قسم کے اعلیٰ کھانوں کے خوان کو جو کہار کی بہنگی میں آجائے تورہ کہتے تھے۔ اس خوان میں ہر قسم کے سالن ہر قسم کے چاول اور ہر قسم کی مٹھائیاں ہوتی تھیں۔ ایک بہنگی یعنے دو خوان کا ایک تورہ ہوتا تھا۔ حسن نظامی)

جلد ۲۔ نمبر ۳۰۔ مورخہ ۲۴ ماہ جولائی ۱۸۴۶ء

حضرت بادشاہ سلامت حضرت شاہنشاہ اولیا خواجہ معین الدین چشتی کے عرس کے موقعہ پر حضور قطب الاقطاب قدس سرہ کے مزار پر انوار پر حاضر ہوئے۔ نیاز دلوائی۔ اور آستانہ کے خادموں کو ایک اشرفی نذر دی +

منشی شمس الدین صاحب کو مرزا محمد تیمور شاہ بہادر کی مختاری حاصل ہونے کی وجہ سے خلعت شش پارچہ اور سہ رقم جواہر عطا فرمائے۔ اور اپنی خوشنودی خاطر کا اظہار کیا +

عرض کیا گیا۔ کہ آغا حیدر ناظر کا انتقال ہوگیا۔ اور اون کے بجائے اونکے داماد نواب حسین مرزا نے نظارت کا کام سنبھال لیا۔ حکم ہوا کہ للعہ روپیہ حاضری کے خرچ کے لیے اونکے گھر بھجوا دیے جائیں + عالیہ بیگم صاحبہ خوشدامن آغا حیدر مرحوم کی عرضی بادشاہ سلامت کی نظر فیض انور سے گذری۔ کہ نواب حسین مرزا کو مستقل طور پر نظارت کا عہدہ دیدیا جائے۔ ارشاد ہوا۔ کہ فاتحہ خوانی کے رسموں کے بعد حکم صادر کیا جائے گا +

آغا حیدر ناظر کی بیوی اور لڑکیوں کے لیے حضور بادشاہ سلامت نے دو دشالے مرحمت فرمائے۔ آغا حیدر مرحوم ایک جوان خوبصورت نیک خصلت آدمی تھے۔ جب ان کی طبیعت کسی قدر ناساز ہوئی۔ تو انہوں نے یونانی علاج کی طرف توجہ کی۔ اتفاق سے قسمت نے انکو ایک ناتجربہ کار خودپسند طبیب کے حوالہ کردیا اوس نے اولٹا سیدھا علاج کرنا شروع کیا۔ یہ نہ سمجھا کہ مرض کیا ہے۔ نہ یہ خیال کیا کہ جو دوا میں دے رہا ہوں۔ ان کے مزاج کے موافق ہے یا ناموافق۔ آخر وہی ہوا۔ جو ایسے موقعہ پر ہونا چاہیے تھا۔ ہوش و حواس جاتے رہے نبض چھوٹ گئی۔ زندگی کی اُمید منقطع ہوگئی۔ اس نازک وقت میں بعض خیرخواہوں نے رائے دی کہ ڈاکٹری علاج کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ ڈاکٹر کے بلانے کے لیے آدمی کو بھیجا۔ ادھر آدمی ڈاکٹر کو لیکر آیا۔ ادھر ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کرگئی۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ +

(یہ بہت دولت مند تھے۔ بادشاہ بھی انکے مقروض رہا کرتے تھے۔ دولتمند وہی ہوتا ہے جو کنجوس بھی ہو۔ اسی کنجوسی کی وجہ سے کسی ارزاں طبیب کو بلا لیا ہوگا۔ حسن نظامی)

جلد ۳ نمبر ۱۳۔ مورخہ ۱۳ ماہ جولائی ۱۸۴۶ء

حضور بادشاہ سلامت قطب صاحب میں رونق افروز ہیں۔ آغا حیدر کے

داماد حسین مرزا کی عرضی کے جواب میں فرمایا۔ کہ انہیں عہدۂ نظارت سے اوس وقت سرفراز کیا جاسکتا ہے جبکہ سات ہزار روپیہ نذرانہ پیش کردے۔ اور مرحوم آغا حیدر کے نذرانہ کے دعوے سے دست برداری لکھدو +

دو لونڈیوں نے نواب زمانی بیگم صاحب بنت مرزا غلام فخر الدین بہادر شہزادہ کے زیور چرا لیے تھے۔ اس جرم کی سزا کے طور پر انھیں قلعہ سے نکال دیا گیا۔

نواب تاج محل بیگم صاحبہ کو آثار حمل ظاہر ہوئے ہیں۔ اس لیے میاں کالے صاحب پیرزادہ حفاظت کا تعویذ دینے کی غرض سے قلعہ معلیٰ میں تشریف لے گئے۔

(نواب تاج محل بیگم زینت محل بیگم سے دوسرے درجہ پر منظور نظر تھیں۔ اور رنگون بادشاہ کے ہمراہ بھیجی گئی تھیں۔ ان کی خوبصورت حویلی مالیواڑہ میں ایک ہندو کے قبضہ میں ہے۔ حسن نظامی)

مرزا غلام نجف بہادر سلاطین نے عرض کیا کہ میں نے تین سو من والی ایک برنجی توپ خاص حضور والا کے لیے تیار کی ہے۔ اگر حکم ہو تو میں توپ کے گیارہ فیر ملاحظہ میں پیش کروں اس پر قلعدار کو حکم دیا گیا کہ غلام نجف کو توپیں چھوڑنے کی اجازت دیدی گئی ہے۔ تم ان کے کام میں مزاحمت نہ کرنا +

عرض کیا گیا۔ کہ رئیس فرخ نگر کی شکایتیں بہت کثرت سے موصول ہورہی ہیں رعیت ان کے ظلم و جور سے تنگ آگئی ہے۔ حد ہے مزدوروں سے کام لیا جاتا ہے۔ لیکن اون کو مزدوری نہیں دیجاتی۔ محکمہ ایجنٹی کی طرف سے فرخ نگر کے وکیل کو حکم دیا گیا کہ اپنے موکل کو ہدایت کردو۔ کہ وہ مزدوروں کو مزدوری دیکر اون کے ساتھ راضی نامہ کرلیں۔ ورنہ اس نوابی سے اپنے آپ کو علٰحدہ تصور کریں +

مرزا شہاب الدین کی عرضی نواب معظم الدولہ بہادر کے خط کے ساتھ نظر فیض انور سے گذری کہ حضرت عرش آرام گاہ نے میرے والد سے ۹ ہزار روپیہ نذرانہ لیا تھا۔

اور دار البقا کا مکان اون کے حوالہ کر دیا تھا۔ بندگانِ سلطانی ۹ ہزار روپیہ تو اوا کرتے نہیں۔ لیکن مکان خالی کرانے کے لیئے تقاضہ پر تقاضہ کر رہے ہیں۔

عرض کیا گیا۔ کہ جنرل ڈیوڈ کی بیوی مبارک النساء کے دینے کے لیے محکمۂ ایجنسی میں ایک ہزار آٹھ سو روپیہ پہنچا ہے۔ ان روپوں کا کیا کیا جائے! سپر صاحبکلاں بہادر کو اطلاع دی گئی کہ اگر بیگم صاحبہ لا دعوی ہوں۔ اور اپنے آٹھ ہزار روپوں کا نوشتہ دیدیں۔ تو یہ روپیہ اون کو دیدینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ اس روپیہ کی مستحق ہیں۔ اور اگر وہ لا دعوی نہ ہوں اور اپنے آٹھ ہزار روپے کا نوشتہ نہ دیں۔ تو اس صورت میں وہ اس روپیہ کی مستحق نہیں ہیں۔ اور اون کو یہ روپیہ نہ دینا چاہیئے۔

عرض کیا گیا کہ نواب صاحب بھوپال آج کل دہلی میں آئے ہوئے ہیں۔ انہوں نے نواب معظم الدولہ بہادر سے شرف ملازمت حاصل کرکے خزانۂ دہلی سے جو چار سو روپیہ ماہوار ان کو مشاہرہ ملتا تھا اوسکی بابت ایک انگریزی چٹھی پیش کی۔ صاحبکلاں بہادر نے فرمایا۔ کہ اوس علاقہ کے ریذیڈنٹ کی چٹھی کے بغیر کوئی حکم نہیں دیا جاسکتا۔ سمجھنے کی بات ہے۔ حقیقت حالات کے علم کے بغیر کوئی کارروائی کیونکر کی جاسکتی ہے +

مسٹر جان پاٹن لینس صاحب بہادر جج سشن شملہ جانے والے ہیں۔ کیونکہ دہلی میں آج کل گرمی زیادہ پڑ رہی ہے۔ ان کے جانے کے بعد مسٹر کالین لنجی صاحب انکا چارج لیں گے۔ اس مہینہ میں سارے ہندوستان میں بارش بہت کثرت سے ہوئی۔ کوئی مقام ایسا نہ تھا جہاں مینہ نہ برسا ہو۔ دہلی میں تو یہ کیفیت ہے کہ اس ڈھائی ڈھوئی کے مینہ نے خلقت کو تباہ کر دیا۔ مکان بہت کثرت سے گر رہے ہیں قاضی کے حوض کے محلہ میں ایک مکان گر پڑا۔ بیچاری چار عورتیں دب گئیں یا بس بھی تو نہیں لیا۔ آبِ رحمت کا اگر یہی جوش رہا تو آب زحمت ہو جائے گا۔ اور مخلوق

تباہ ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں ہر بلا سے بچائے +

جلد ۳۔ نمبر ۲۳۔ مؤرخہ ۷ ماہ اگست ۱۸۴۶ء

حضرت بادشاہ سلامت نے پھول والوں کے چودھری کی درخواست پر ۵ شعبان کو پھول والوں کی سیر کے میلہ میں شرکت کا وعدہ فرمالیا ہے +۔ اس میلہ میں طرح طرح کے عمدہ عمدہ چھوٹے بڑے پنکھے۔ اور رنگا رنگ کے پھول حضور قطب صاحب کے مزار پرانوار پر چڑھائے جاتے ہیں۔ اور نیاز دلائی جاتی ہے۔ ایک سو روپیہ اس میلہ کے خرچ کے لیے بادشاہ سلامت کی طرف سے مرحمت کیے گئے + (اب بھی یہ میلہ ہوتا ہے۔ اور دہلی کی میونسپل کمیٹی دو سو روپے خرچ کے لیے دیا کرتی ہے یہ میلہ ہندو مسلم کا مشترکہ ہے (حسن نظامی)

عرض کیا گیا۔ کہ نواب امین الدین خاں جاگیردار لوہارو کے علاقہ سے بہت سے زمیندار منحرف اور سرکش ہو گئے ہیں۔ اس لیے۔ شریروں اور فسادیوں کے انتظام و تادیب کی غرض سے نواب صاحب نے چھ سو پیادوں کو ملازم رکھ لیا ہے۔

رئیس جھجر نے راجہ شوقیرام وکیل کو جو قدیمی شاہی کارندہ اور نہایت معتبر اور تجربہ کار آدمی ہیں بلا کر اپنی ریاست کا مختار کل بنا دیا۔ اور ایک جوڑہ دوشالہ مرحمت کیا +

بادشاہ سلامت نے حکم مرمت شیم جاری کیا۔ کہ جن علاقوں میں ٹوٹے ہوئے کنویں ہوں اون سب کی مرمت کر دی جائے اور متعلقہ علاقہ کا کوئی کنواں ایسا باقی نہ رہے جو مرمت طلب ہو +

دفتر میں شاہی حکم نافذ ہوا۔ کہ ہر کام نواب معظم الدولہ بہادر کے مشورہ اور رائے سے کیا جائے۔ اور کسی صورت میں کسی دفتر کے آدمی سے ایسا فعل سرزد نہ ہو۔ جو نواب معظم الدولہ کی ناخوشی کا باعث ہو۔ اور تمام معاملات کو اس خوبی

وعمدگی سے انجام دیا جائے کہ رعایا میں سے بھی کسی کو شکایت کا موقعہ نہ ملے۔ اور اراکین سلطنت اور سلطنت کا مفاد بھی مدنظر رہے +

جو درویش حضرت میاں کالے صاحب کے ذریعہ سے بادشاہ سلامت تک پہنچا اور عرصہ تک توحید وعرفاں کی باتیں کرتا رہا تھا حضرت بادشاہ سلامت نے اُسے دو اشرفیاں عنایت کیں۔ اور نہایت اعزاز واکرام کے ساتھ رخصت کیا +

صاحبکلاں بہادر دام اقبالہٗ کی عرضی کے بموجب فوجداری شاہجہاں آباد کے لیے مطلوبہ گویا سالا نہ کیے جائیں گے۔ کیونکہ حالات مقدمہ کی واقفیت کیلئے ان کے بھیجنے کی سخت ضرورت ہے +

مدراس سے جو شخص آیا تھا۔ اوس نے مرزا الٰہی بخش بہادر سلاطین کی معرفت ایک عرضی اور دو اشرفی کا نذرانہ پیش کیا۔ ارشاد ہوا۔ کہ سائل کو صاحبکلاں بہادر کی معرفت درخواست پیش کرنی چاہیئے تھی۔ باہر کے رہنے والوں میں سے کسی کی درخواست بغیر صاحبکلاں بہادر کی وساطت کے مقبول و مسموع نہیں ہو سکتی ہمارا یہ مقررہ قاعدہ ہے اور اس کی خلاف ورزی بغیر کسی اشد ضرورت کے دشوار ہے +

حاجی مرزا الٰہی بخش بہادر کو ارشاد ہوا۔ کہ صاحبکلاں بہادر کی تحریر کے مطابق اون لوگوں کی تحقیقات کی جائے۔ جن لوگوں کے نام رشوت لیکر کاغذ پر چڑھائے گئے ہیں +

آغا حیدر ناظر مرحوم کی خوشدامن سے ارشاد ہوا۔ کہ حساب زر قرض کے تصفیہ کے بعد اور تمام اراکین کی رائے لیکر تمہارے رشتہ داروں میں سے عہدۂ نظارت پر کسی کا تقرر کیا جائے گا +

انگریزی میں شقہ تحریر کرنے کے لیے وکیل لندن کے نام حکم جاری کیا گیا +

عرض کیا گیا۔ کہ حکم عالی کے بموجب اون سلاطین قلعہ کے تدارک کے لیے جنہوں نے آستانہ کے پیادوں کی چوکی پر پتھر پھینکے تھے۔ صاحبکلاں بہادر نے حکم دیا ہے کہ جب ہم صاحب قلعہ دار کو احکام تحریر کریں۔ اوسوقت ہمیں یہ بات یاد دلانا۔ اس کے لیے مُناسب بندوبست کر دیا جائے گا +

جلد ۳۔ نمبر ۳۳۔ مورخہ ۲۴ ماہ اگست ۱۸۴۶ء

دہلی۔ ۲۳ ماہ رجب المرجب حضور انور خاص پورہ کے دروازہ کے باہر رونق افروز ہوئے۔ اراکین دولت نے سلام کے لیے صف بندی کی حکیم احسن اللہ خاں اور میرزا شاہرخ بہادر نے حاضر دربار ہو کر چند عرضیاں مُلاحظہ میں پیش کیں۔ اس کے بعد محل معلی میں تشریف لے گئے +

دہلی ۲۴۔ ماہ رجب۔ توپ تیار کرنے کے عوض میں حضور معلی نے غلام نجف خاں کو خلعت سہ پارچہ عنایت فرمایا۔ خانصاحب نے بھی آٹھ روپیہ بطور نذرانہ پیش کیئے +

آج حضور انور نے لالہ شیو رام وکیل کو نواب عبدالرحمن صاحب والی جھجر کے دیوان مقرر ہونے کی تقریب میں خلعت دوشالہ مرحمت فرمایا +

دہلی ۲۷۔ رجب المرجب آج وہ عریضہ جو منشی دیوالی سنگھ نے ریزیڈنٹ بہادر کے نام روانہ کرنے کے لیے لکھا تھا۔ حضور انور نے مُلاحظہ فرمایا۔ مُلاحظہ کے بعد اپنی مُہر خاص سے مزین کر کے تاج محمد دربان کو دیدیا۔ کہ ریزیڈنٹ بہادر کو دے آوے۔

دہلی ۲۸۔ رجب المرجب ایک دوشالہ کا جوڑا بابت عہدۂ وکالت میرزا سنگھ کو عنایت کیا گیا۔ اونہوں نے بھی ایک اشرفی نذر کی +

دہلی۔ ۲۹۔ رجب المرجب۔ حضرت بادشاہ سلامت تخت جلالت پر رونق افروز ہوئے۔ اور اُمرا نے شرف باریابی حاصل کیا۔ مرزا غلام فخر الدین بہادر کو عہدۂ

نظارت کے حصول کی تقریب میں خلعت شش پارچہ و سہ رقم جواہر مرحمت فرمایا اور بیگم صاحبہ کے داماد حسین مرزا کو خلعت پنج پارچہ اور دو رقم جواہر مرحمت فرمایا دونوں نے ایک ایک اشرفی اور گیارہ روپیہ نذر کیئے۔

راجہ ریوان کمند پور کے نام رقعہ لکھا گیا۔ کہ عبداللہ خاں کے قاتل کو گرفتار کرکے دربار شاہی میں بہت جلد روانہ کرو تاکہ اوس سے قصاص لیا جائے۔ اور ایک رقعہ شاہی علاقہ کے تحصیل دار کو لکھا گیا۔ کہ علاقہ کی آمدنی کا روپیہ پہونچ گیا۔ ہمیشہ اسیطرح پابندی وقت کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

مرزا بلند بخت بہادر نے اس دنیائے فانی سے کوچ کیا۔ اور جنت النعیم میں عیش و سرور اُٹھانے کے لیے تشریف لے گئے۔ بادشاہ سلامت نے مبلغ چالیس روپیہ اونکے جنازہ کی تیاری کے لیے مرحمت فرمائے۔ اور ارشاد کیا۔ کہ حاضری کا خرچ بھی بھیجا جائے گا۔

عرض کیا گیا۔ کہ نواب حسینی بیگم صاحبہ زوجہ مرزا محمد سلیم بہادر نے عدالت دیوانی میں استغاثہ دایر کیا ہے کہ باغ روشن آرا و باغ سرہندی کو میرے شوہر نے مہر کے بدلہ میں بخشے دیا تھا۔ اب محکمۂ ایجنٹی کے ذریعہ سے یہ دونوں باغ میرے تصرف سے نکل کر کارپردازان سلطنت کے قبضہ میں چلے گئے ہیں۔ جناب کاپین بنجی صاحب بہادر جج نے اس بات کی صدر دفتر میں رپورٹ کی ہے۔ کہ قابض قدیم کا قبضہ اُٹھانا۔ بغیر عدالت دیوانی کی ڈگری کے ناجایز ہے۔ اور ملازمان سُلطانی کے قبضہ میں ان دونوں باغوں کا دینا قانونی طور پر نادرست ہے۔ تو یہ دونوں باغ دوبارہ قابض قدیم یعنی نواب حسینی بیگم کے حوالہ کیے جائیں۔ جب صاحب کلاں بہادر کو یہ خبر پہونچی تو آپ نے استحقاق سلطانی کے ثبوت کے لیے کئی معقول دلیلیں ایک خط میں درج کرکے صدر دفتر میں روانہ فرمائیں۔ اور یہ سب جنگ زرگری تھی

ورنہ آپس کی لڑائی برٹش افسروں کو مفید تھی ۔ حسن نظامی)

رئیس فرخ نگر نے ظلم وستم پر کمر باندھ لی ہے۔ فرخ نگر کے رہنے والے ہر کس و ناکس کو سخت شکایت ہے۔ ساہوکار سوبھارام نے ایک چٹھی صاحب ریذیڈنٹ بہادر کے نام لکھکر بھیجی۔ اور صاحبکلاں بہادر کی خدمت میں حاضر ہوکر زبانی عرض کیا۔ کہ نواب صاحب نے میری والدہ پر جو فرخ نگر میں رہتی ہیں طرح طرح کے ظلم ڈھا رکھے ہیں۔ صاحبکلاں بہادر نے سوبھارام کی چٹھی کی نقل اپنے خط کے ساتھ نواب فرخ نگر کے پاس بھیجدی کہ اصل حالات سے مطلع کیجے ۔

نواب گورنر جنرل کی چٹھی کے بموجب صاحبکلاں بہادر نے بدرالدین علی خاں مہرکن کو طلب فرماکر حکم دیا کہ نواب گورنر جنرل کے نام کی ایک مُہر بنا دو۔ ملکہ انگلستان نے جو نیا خطاب فتح لاہور کے وقت مرحمت فرمایا ہے وہ بھی مُہر میں درج ہونا ضروری ہے ۔

چوہترویں سالگرہ کی تقریب میں حضور انور نے دربار فرمایا۔ سات اشرفیاں اور پچپن روپے نذرانہ میں وصول ہوئے ۔

جلد ۳۔ نمبر ۲۵۔ مورخہ ۲۴ اگست ۱۸۴۶ء

رحیم الدین اور عبداللہ دو شخص دربار شاہی میں حاضر ہوئے۔ حضور انور سے قدمبوسی کا شرف حاصل کیا۔ ہر ایک نے ایک ایک روپیہ نذر اور دو ٹوکریاں مٹھائی کی پیش کیں۔ اور مرید ہونے کی التجا ظاہر کی۔ حضور نے مرید کر لیا۔ اس کے بعد سلوک و عرفان۔ اور عشق و محبت کی باتیں بیان فرمائیں۔ پھر ہر ایک کو ایک ایک رومال اور ایک ایک تسبیح دیکر رخصت کیا ۔

نواب حیدر حسن خاں مرحوم (داماد آغا حیدر ناظر) کے بڑے لڑکے مرزا احمد عباس حسن خاں اور مرشد زادہ آفاق مرزا محمد شاہرخ بہادر کی زوجہ محترمہ

کے قرابت دار نواب محمد عبداللہ خاں صدر الصدور میرٹھ کے صاحبزادے محمد اصغر علی خاں. مرزا محمد شاہرخ کے توسط سے حضور انور کی خدمت گرامی میں شرف اندوز مجرا ہوئے. اور درخواست کی کہ ہمیں بٹیر بازی کا فن سکھا دیا جائے شاگردی کی شیرینی پیش کی اور حضور انور نے اونھیں اس فن کی بعض خاص خاص باتوں سے آگاہ فرمایا. پھر دونوں کو خلعت دوشالہ سے معزز و ممتاز فرمایا. اور بٹیروں کا ایک پنجرا بھی عطا کیا +

(جو حضرت مرید کرتے تھے وہ بٹیر بازی بھی سکھاتے تھے. بٹیر بازی. مرغ بازی پتنگ بازی کو اس زمانہ میں علم و ہنر سمجھا جاتا تھا. اور یہ چیزیں عیب نہ سمجھی جاتی تھیں. حسن نظامی)

نواب حامد علی خاں نے ارادہ کیا کہ میں اپنے قرض کی نسبت جو سلطنت کے ذمہ واجب الادا ہے. عدالت دیوانی میں دعویٰ دائر کروں. جب اس بات کی شہرت ہوئی. اور حضور انور کو اطلاع ہوئی. تو حضور انور نے اونکو بلا کر فرمایا. کہ کیا یہ بات صحیح ہے. نواب حامد علی خاں نے عرض کیا کہ حضور میرا ارادہ تو ہے لیکن اگر صاحبکلاں بہادر مجھے اطمینان کلی دلا دیں. تو میں اپنے ارادہ سے باز آجاؤں گا. میرے لیے یہ امر بہت گراں ہے کہ اپنے آپ کو بارگاہ سلطانی کے مقابلہ میں دیکھوں. میں سورہ براۃ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہرگز ہرگز دعویٰ نہ کروں گا. اگر صاحبکلاں بہادر میرا اطمینان فرما دیں. اس سے زیادہ اس بارے میں اور کیا عرض کر سکتا ہوں حقیقت حال حضور پر روشن ہے. پھر نواب حامد علی خاں نے جو بات زبانی کہی تھی. اوسکو ایک کاغذ پر لکھ کر دیدیا حضور انور نے نواب صاحبکلاں بہادر کے نام شقہ جاری فرمایا کہ موضع آسود دساتیلہ کی آمدنی کا بیس ہزار روپیہ سالانہ نواب حامد علی خاں کو سال بسال تا ادائے قرض

دیدیا کرو۔ سر دست اگر یہ ممکن نہو تو جو دیہات اون کے قرضہ کے بدلہ میں پہلے اون کے پاس تھے پھر اون کے قبضہ میں دیدیے جائیں ÷

اہلکاران دفتر کو حکم دیا گیا کہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر آگرہ کے نام اس مضمون کا ایک خط لکھا جائے کہ صاحب جج بہادر دہلی کے نام حکم بھیجدیجے۔ کہ وہ اُن علاقوں میں دست اندازی نہ کریں جو شاہی تولیت میں ہیں۔ ان علاقوں پر اون کی دست اندازی بالکل نا جایز ہے ÷

نواب معین الدولہ نائب ناظر کے نام جو آغا حیدر ناظر مرحوم کے داماد ہیں۔ حضور انور نے فرمان صادر کیا۔ کہ مسور وکرالی کی آمدنی میں سے صاحبکلاں بہادر کی معرفت آغا حیدر ناظر مرحوم کے قرضہ کی ادائگی کے لیے چار ہزار روپیہ سالانہ کی قسط مقرر کی جاتی ہے۔ جب تک کل قرضہ ادا نہ ہوگا۔ یہ رقم سال درسال تمہارے پاس پہونچتی رہے گی ÷

نواب معظم الدولہ کے استفسار کے جواب میں حضور والا نے شقہ جاری فرمایا کہ جن توپوں کو گھوڑے کھینچتے ہیں وہ ٹوٹ گئی تھیں۔ اور بہت سا عمدہ لوہا موجود تھا۔ اس لیے مرزا نجف بہادر خلف مرزا کامران بہادر سلاطین نے دو نئی توپیں تیار کی ہیں۔ ایک چھوٹی توپ بھی جو بچوں کے کھیلنے کے لایق ہے۔ تیار ہو رہی ہے (غالباً نئی توپوں کی تیاری سے صاحب بہادر کو شبہہ ہوا ہوگا۔ بادشاہ نے شبہ مٹانے کے لیے یہ شقہ جاری کیا۔ حسن نظامی)

حضور کو اطلاع دی گئی کہ بعض سلاطین کا ارادہ ہے کہ جس وقت روپیہ خزانۂ انگریزی سے خزانہ شاہی میں آئے۔ تو جبراً روپیہ پر قبضہ کرلیں۔ حضور انور نے یہ خبر سُنی تو صاحبکلاں بہادر کے نام شقہ جاری فرمایا۔ کہ روپیہ قلعہ میں نہ بھیجا جائے

بلکہ ہاتھی سواروں کا ایک دستہ خزانہ کے ساتھ معین کر کے حضرت قطب الاقطاب قدس سرہٗ کے مزار کے متصل جو حویلی ہے۔ وہاں روانہ کر دیا جائے تمام تنخواہ داروں کو روپیہ وہیں سے تقسیم کیا جائے گا۔ حضرت مرشد زادۂ آفاق مرزا ولی عہد بہادر کو حکم دیا گیا کہ شاہی اعمام وعمات (چچا، چچی) کی تنخواہیں چونکہ سرکار انگریزی کی کفالت میں ہیں۔ اس لیے شہر ہی میں سرکاری خزانہ سے رسید دیکر وصول کر لینا۔

عرض کیا گیا۔ کہ مرشد زادہ آفاق حضرت مرزا ولی عہد بہادر کو صاحب قلعہ دار بہادر نے اطلاع دی ہے۔ کہ مسٹر بیگ صاحب عہدۂ قلعہ داری کی قایم مقامی کے لیے مقرر کیے گئے ہیں۔ آج کل میں اندور سے دہلی آنے والے ہیں۔ آنے کے بعد اپنے عہدہ کا چارج لے لیں گے۔

جلد ۳۔ نمبر ۳۶۔ مورخہ ۴ ماہ ستمبر ۱۸۴۶ء

حضور بادشاہ سلامت مقام قطب صاحب سے قلعہ معلی میں تشریف لے آئے چونکہ اراکین سلطنت نے باغ روشن آرا۔ باغ سرہندی۔ اور ایک کٹڑے پر جو لاہوری دروازہ کے قریب واقع ہے قبضہ کر لیا ہے۔ اور نواب حسینی بیگم صاحبہ بیگم مرزا سلیم شاہ شہزادہ مرحوم ابھی تک ان مقامات کی ملکیت سے لادعویٰ نہیں ہوئی ہیں۔ اسلیے مسٹر کاپن لنچی صاحب جج نے حکم دیا ہے کہ یہ مقامات قلعۂ مبارک سے باہر ہیں۔ اور بادشاہ سلامت کو ان کے متعلق کسی قسم کی کارروائی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اگر ملازمان سلطنت اسے اپنے قبضہ و تصرف میں لینا چاہتے ہیں۔ تو انھیں عدالت دیوانی میں دعویٰ کرنا چاہیئے۔ مسٹر لنچی کے اس دخل و معقولات کی وجہ سے ملازمان شاہی نے نواب لفٹنٹ گورنر آگرہ کے پاس اپنی ملکیت کے

ثبوت میں۔ چند قابل سماعت دلائل کے ساتھ ایک درخواست دی ہے۔ اس میں اس بات پر بھی زور دیا ہے کہ مسٹر سنجی کو ان معاملات میں دخل اندازی کا کوئی حق نہیں ہے۔ اور انھیں اس قسم کی کارروائیوں سے منع کر دیا جائے۔ صاحبکلاں بہادر بھی پوری کوشش شاہی حمایت میں صرف کر رہے ہیں۔

مسٹر طامسن صاحب سفیر شاہی نے لندن سے ایک عریضہ بادشاہ سلامت کی خدمت میں اس مضمون کا بھیجا۔ کہ معاملات متعلقہ ستمبر ۱۸۴۶ء کی ابتدائی تاریخوں میں ولایت میں پیش کیے جائیں گے۔ مگر ان کے لیے کثیر اخراجات کی ضرورت ہے۔ روپیہ بہت جلد روانہ فرما دیجیے۔ بادشاہ سلامت نے خواجہ سرا محبوب کو بلا کر حکم دیا۔ کہ ہمارے دو موضعوں کو اپنے پاس رہن رکھ کر دس ہزار روپے حاضر کرو تاکہ سفیر لندن کو روانہ کر دیے جائیں۔ محبوب خواجہ سرا نے خیال کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو میری دولتمندی کا حال بادشاہ پر کھل جائے۔ اس لیے اوس نے عذر کیا۔ کہ میرے پاس روپیہ موجود نہیں ہے +

بادشاہ سلامت نے ایک شقہ مرزا غلام فخر الدین کے نام اس مضمون کا روانہ فرمایا۔ کہ تم راؤ ہندو راؤ اور حسین علی خاں کے ساتھ راجپورہ کی چھاؤنی میں انگریزوں کی کوٹھیوں پر آتے جاتے ہو۔ یہ امر حد درجہ نامناسب ہے۔ تم کو چاہیے کہ یہ طریقہ چھوڑ دو۔ تمہیں انگریزوں سے ملنے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر آئندہ سننے میں آیا کہ تم انگریزوں سے ملاقات کیلئے آتے جاتے ہو۔ تو تمہاری تنخواہ موقوف کر دی جائیگی۔ اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لو +

(غلام فخر الدین نے ممکن ہے اس حکم کے بعد احتیاط کر لی ہو مگر غدر کے ایام میں یہ شخص انگریزوں کا پورا حامی بن گیا تھا۔ حسن نظامی)

بادشاہ سلامت نے ایک گرامی نامہ ابو سعید خاں بہادر کے نام روانہ فرمایا۔

کہ کلو خاں کی تنخواہ اوسکی والدہ کی تنخواہ کے ساتھ بارگاہ سلطانی سے اَدا کی جاتی ہے
مگر معلوم ہوا ہے کہ نو مہینہ سے کلو خاں کو ایک کوڑی بھی وصول نہیں ہوئی لہٰذا
حساب سے جو کچھ اوس کا نکلتا ہے تم اپنی تنخواہ سے اور اوس کی والدہ کی تنخواہ
سے اَدا کرو۔ اور کل رقم لیکر ہمارے پاس حاضر ہو۔ تاکہ کلو خاں کے حوالہ کر دی جائے۔

حضرت شاہ غلام نصیر الدین عرف کالے میاں صاحب کے صحیفہ کے جواب
میں بادشاہ سلامت خلد اللہ ملکہٗ نے تحریر فرمایا کہ عدم گنجایش کی وجہ سے نواب
مستغنی بیگم کا کوئی جدید وظیفہ جاری نہ ہو سکا۔

ایک شقہ مرزا محمد شاہرخ بہادر کے نام روانہ فرمایا گیا۔ کہ محض تمہاری خاطر
سے جو زر مقررہ حضرت میر محمدی صاحب کے عرس کے لیے دیا جاتا تھا۔ اُسے
مرزا عالی بخت بہادر کی تولیت میں بحال رکھا۔ اور جو کچھ واجب الادا تھا مرحمت
فرما دیا۔ تاکہ وہ عرس کے مصارف اور دیگر ضروریات کا کافی طور پر جس طرح مناسب
سمجھیں انتظام کر سکیں۔

نواب معظم الدولہ کی تشریف آوری کے وقت بادشاہ سلامت نے فرمایا۔ کہ
ہمارا خیال ہے کہ قصبۂ مہرولی میں جو مکان سرکوہ واقع ہے۔ شاہی طریقہ کے موافق
اوس کی مرمت کی جائے۔ کیونکہ یہ مقام نہایت تفریح کی جگہ واقع ہے اور اس جگہ
کا نظارہ بھی بہت اچھا ہے۔ نواب معظم الدولہ بہادر نے عرض کیا۔ بہت خوب۔
یہ تو بہت اچھی بات ہے اوسی وقت نظارت خاں کو بلا کر حکم دیا گیا۔ کہ موضع رسوٹھ
وغیرہ جو شاہی تولیت میں ہیں۔ اونکا ابرنامہ داخل کر کے صاحبکلاں بہادر کے
قبضہ میں دیدیے جائیں۔

انگریزوں کی خواہش تھی کہ بادشاہ لال قلعہ کی سکونت ترک کر کے قطب صاحب
میں رہا کریں۔ اسوجہ سے صاحبکلاں اس بات سے بہت خوش ہوئے کہ بادشاہ

کو قطب صاحب کا مکان پسند ہے۔ اور اس کی تعمیر چاہتے ہیں حسن نظامی)

سید محمد خاں نامی ایک شخص دہلی میں آیا ہوا ہے۔ شان و شوکت کے ساتھ رہتا ہے۔ اس نے اپنے آپ کو عوام الناس میں نواب کرناٹک کا بھائی مشہور کرکے ہندوستانیوں اور انگریزوں کو خوب ٹھگا۔ روپیہ پیسہ مال اسباب جو چیز جہاں سے ہاتھ لگی خوب ہاتھ رنگے بعض لوگوں سے قرض بھی بہت لیا۔ دکانداروں سے ہزاروں روپیہ کا لین دین جاری کر لیا۔ اور اپنی ضرورت کو قرض کے ذریعے پورا کیا۔ آخر تابکے۔ اس کا یہ فریب کھل گیا۔ اور عوام الناس کو اور صاحبان عالیشان کو علم ہو گیا۔ کہ یہ مکار فریبی ہے۔ اس لیے سب کا ارادہ ہے کہ اس پر دعویٰ کریں دیکھئے کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

جلد ۳۔ نمبر ۳۸۔ مؤرخہ ۱۸ ستمبر ۱۸۴۶ء

حضور بادشاہ سلامت استراحت و آرام فرما رہے تھے کہ چوبدار نے آکر عرض کیا کہ ایک مسافر اماکن مقدسہ کا مرید ہونے کی غرض سے حاضر ہوا ہے حکم ہوا کہ اندر بلالو۔

(پردیسی سیاح خلوت میں بلائے جاتے تو انگریزوں کو شبہ ہوتا تھا کہ بادشاہ ہمارے خلاف کسی سازش میں مصروف ہیں۔ اور غدر میں یہی واقعات بادشاہ کے جرائم کی فہرست میں شامل کیے گئے تھے حسن نظامی)

سید الاخبار دہلی مؤرخہ ۲ رمضان المبارک ۱۲۶۲ھ رقمطراز ہے کہ دہلی میں آٹھ دن سے پانی کا ایک قطرہ نہیں برسا۔ ہوا بے انتہا گرم و خشک چل رہی ہے۔ مخلوق جھلسی جاتی ہے۔ بخار کا بھی زور شور ہے مگر الحمدللہ جان کا اندیشہ نہیں ہے۔ لوگ لوٹ پوٹ کر اچھے ہو جاتے ہیں۔

شعبان کی ۲۲ تاریخ کو زور شور کی آندھی آئی تھی۔ یہ گرد و غبار مشرق کی طرف سے اُٹھا۔ اور مغرب کی طرف چلا گیا کھیتی باڑی کو کوئی ایسا نقصان نہیں ہوا۔ مگر بعض جگہ سے کھیتوں سے نقصان کی خبریں بھی موصول ہوئی ہیں۔ مگر وہ نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے باران رحمت کو برسنے کا حکم فرمائے۔ تاکہ مخلوق کی اُمیدوں کی کھیتیاں سرسبز و شاداب ہو جائیں۔ اور یہ اذیت و مصیبت کا طوفان دور ہو۔

جلد ۳۔ نمبر ۳۹۔ مؤرخہ ۲۵ ماہ ستمبر ۱۸۴۶ء

حضرت بادشاہ دہلی خلد اللہ ملکہٗ نے نواب معظم الدولہ بہادر کے نام میں شقہ جاری فرمایا جس میں تحریر تھا کہ نواب حامد علی خاں کے قرضہ کا روپیہ یا قسط وار ادا کیا جائے۔ اور یا اون کے روپیہ کے بدلے موضع آسودہ وغیرہ اون کے قبضہ میں دیدیے جائیں۔

محبوب علی خواجہ سرا نے عرض کیا کہ حضور میرے قرض کے روپیہ میں سے نہ تو اصل رقم ملتی ہے نہ سود ہی وصول ہوتا ہے۔ اس کے بارے میں نواب معظم الدولہ بہادر کے نام خط لکھا گیا۔ کہ موضع کاردلہ تو پہلے محبوب علی خواجہ سرا کو دیا جا چکا ہے۔ موضع پیرالہ۔ اور بارکپور بھی قرضہ کے عوض محبوب علی کو دیدیے جائیں۔

مرزا یوسف بہادر (حضور انور کے رشتہ کے چچا) نے درخواست کی کہ والد مرحوم کی تنخواہ کا حق دار میں ہوں۔ کیونکہ ان کا ورثہ مجھے پہونچتا ہے میری تنخواہ کا غذ پر مہر و دستخط فرما دیجے۔ تاکہ تنخواہ میرے نام منتقل ہو جائے حضور نے اون کے پیش کردہ کاغذ کو اپنے مہر و دستخط سے مزین فرما دیا۔

صاحبکلاں بہادر نے عرضی بھیجی۔ کہ باغ سرہندی۔ باغ روشن آرا وغیرہ پر نواب حسینی بیگم زوجۂ میرزا محمد سلیم شاہ بہادر مرحوم کو قبضہ دیدیا جائے اس کام میں بہت جلدی ہونی چاہئے۔ حضور انور اہلکاران شاہی کو اس حکم کی تعمیل کی تاکید فرمائیں +

(کیونکہ آگرہ کی عدالت سے بادشاہ کے خلاف فیصلہ ہو گیا تھا حسن نظامی)

حافظ محمد داؤد خاں سے ارشاد فرمایا کہ سلیم گڈھ کے باغیچہ کی تیاری منظور خاطر ہے ایک دروازہ سے لیکر دوسرے دروازہ تک ایک دیوار کھینچدی جائے تاکہ باغیچہ علیحدہ ہو جائے +

وکیل شاہی نے عرض کیا کہ صاحبکلاں بہادر کے نام جو اطلاع نامہ حضور کے مہر و دستخط کے بغیر چلا گیا تھا وہ محکمۂ ایجنٹی میں موجود ہے۔ حضور اوسکو منسوخ فرمادیں۔ حضور کو جب یہ معلوم ہوا۔ کہ اوس پر دستخط وغیرہ نہیں لیے گئے۔ تو اہلکاران نظارت اور محرروں پر عتاب فرمایا۔ اور اون کی ایک مہینہ کی تنخواہ بطور جرمانہ ضبط کرنے کا حکم صادر کیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اگر آئندہ ایسی بے احتیاطی عمل میں آئے گی۔ تو کافی سزا دیجائے گی +

عرض کیا گیا کہ نواب زینت محل بیگم صاحبہ کی دادی نواب نوازش علی خاں کی زوجہ محترمہ فوت ہو گئیں۔ حکم ہوا کہ ایک سو پچاس روپیہ تجہیز و تکفین کے لیے اور خلعت ماتمی کے طور پر تین دوشالے اون کے وارثوں کے پاس بھیجدیے جائیں +

حضور بادشاہ سلامت نے صاحبکلاں بہادر کے نام اس مضمون کا ایک شقہ تحریر فرمایا کہ مجاہد پور کے ناکہ پر ایک مضبوط پل بہت جلد تیار کیا جائے تاکہ حضور قطب الاقطاب قدس سرہٗ کے مزار مبارک پر آنے جانے والوں کو

برسات میں تکلیف نہ ہوا کرے۔ جو کچھ خرچ ہوگا۔ شاہی آمدنی میں سے فی صدی ایک روپیہ کے حساب سے وضع کر لیجئے گا۔ ایک اور رقعہ صاحبکلاں بہادر کے نام لکھا گیا۔ کہ موضع تلنیجی۔ اور علی پور کی آمدنی نواب شرافت محل بیگم صاحبہ کو دیدی جائے +

دہلی گزٹ میں باغ روشن آرا و باغ سرہندی کے مقدمہ کی مثل چھپی ہے اور اوس میں کچھ ایسے الفاظ بھی درج ہو گئے ہیں جو شان خسروی کے خلاف ہیں۔ حکم ہوا کہ ان قابل اعتراض الفاظ کو پوری طرح نقل کر لیا جائے۔ تاکہ انگریزی زبان میں ان کا ترجمہ کراکے ولایت کے اخباروں کو بھیجا جائے +

(اور ولایت کی پبلک معلوم کرے کہ حکام انگریزی بادشاہ کے ساتھ کیا برا سلوک کر رہے ہیں۔ حسن نظامی)

پھر دہلی گزٹ کے اڈیٹر صاحب کو طلب کرکے ارشاد ہوا کہ اراکین سلطنت پر جو اعتراضات کیے گئے ہیں۔ تم اون کے جواب بھی اپنے اخبار میں شائع کروگے۔ یا نہیں۔ اونہوں نے کہا ضرور شائع کروں گا۔ اخبار نویس کا فرض ہے کہ پبلک کی واقفیت کے لیے تصویر کے دونوں رخ پیش کرے۔ حضور والا نے یہ سُنکر حکم دیا کہ اعتراضات کے جوابات لکھکر اڈیٹر صاحب کے پاس بھیجدیے جائیں +

لالہ زور آور چند کو مودی خانہ کی خدمات سے علٰحدہ کر دیا گیا کیوں کہ یہ عرصہ سے اپنے کام میں غفلت و سُستی کرتے تھے اور ان کے بجائے کنور دیبی سنگھ کو دو سو روپیہ ماہوار پر مقرر کر لیا گیا۔ اور موقوفی کی اطلاع لالہ زور آور چند کے نام روانہ کر دی گئی +

صاحبکلاں بہادر نے دو عرضیاں حضور انور کی خدمت اقدس میں روانہ

گیں۔ ان کے ساتھ نواب حسینی بیگم صاحبہ کا خط بھی تھا۔ جس میں لکھا تھا کہ حضور انور نے سو روپیہ ماہوار پرورش کے طور پر میرے مقرر فرمائے تھے مگر کچھ عرصہ سے یہ روپے عطا نہیں ہوئے اُمید وار ہوں کہ مرحمت ہوا کریں۔ ارشاد ہوا بیگم صاحبہ نے مرزا محمد سلیم بہادر مرحوم کی متروکہ املاک میں بہت خُرد بُرد کیا۔ اور پھر ہمارے مقابلہ میں خواہ مخواہ کا دعویٰ لیکر بھی کھڑی ہوگئیں۔ اس لیے ہم ان کو بخوشی خاطر کچھ نہیں دے سکتے۔ اور نہ باغ سرہندی وغیرہ کی آمدنی میں سے کچھ دیا جاسکتا ہے۔ البتہ شاہی وظیفہ جس طرح ان کی اور بہنوں کو دیا جاتا ہے ان کو بھی ملا کرے گا +

شہزادہ آفاق مرزا ولی عہد بہادر کے حسب خواہش اہلکاران دفتر کو حکم ہوا کہ جن ملازمان شاہی سے نذریں لیگئیں ہیں۔ اور اب وہ فوت ہوگئے ہیں۔ اونکے ناموں کے بجائے اون کے وارثوں کے نام زمرۂ ملازمین میں شامل کر لیے جائیں۔ اور نذروں کا روپیہ اون کے نام مندرج کر لیا جائے +

املاک حضرت شاہ اودھ کے ٹھیکیدار وکیل کے نام صاحبکلاں بہادر نے چھٹی ارسال کی۔ کہ جو لوگ (خواہ ہندوستانی ہوں۔ یا غیر ہندوستانی) نواب منصور علی خاں بہادر مرحوم کے مقبرہ میں سیر کے لیے آتے ہیں۔ اون کو یہ حکم سُنا دیا جائے کہ وہ اپنی سواری مقبرہ کے باہر چھوڑ کے اندر جایا کریں اور مقبرہ کے اندر کھانا وغیرہ بھی نہ پکایا کریں۔ اس قسم کی بے احتیاطی کی وجہ سے بہت سے شیشہ آلات ٹوٹ گئے ہیں۔ آیندہ اگر ایسا ہوگا تو نقصان کرنے والے سے جرمانہ وصول کیا جائے گا۔ وکیل کو یہ بھی لکھا گیا۔ کہ جو لوگ اس عرصہ میں مقبرہ میں آنا چاہیں اُنھیں ہماری چھٹی کے مضمون سے آگاہ کردینا۔ تاکہ کوئی عذر باقی نہ رہے +

(بے تمیز تماشائی عمارات کو خراب کرتے تھے۔ درگاہ حضرت محبوب الٰہیؒ میں قلعہ کی شہزادیاں زیارت کو آتیں تو سنگ مرمر کے فرش کو پان کی پیکوں سے لال کر جاتیں تھیں۔ ایک دفعہ میرزا بابر بہادر شاہ کے بھائی مزار کے سرہانے حقہ پی رہے تھے۔ میرے نانا نے لات مار کر میرزا بابر اور ان کے حقہ کو پھینک دیا۔ انہوں نے بادشاہ کے ہاں دعوےٰ کیا۔ بادشاہ نے بھائی کے خلاف فیصلہ کیا کہ تم کو درگاہ میں حقہ پینا مناسب نہ تھا انہوں نے مارا اچھا کیا۔

میرزا بابر اس فیصلہ سے بہت ناراض ہوئے مگر بادشاہ نے ادب کو نہ چھوڑا۔ خود بادشاہ تو بڑے ادب والے تمیز دار تھے مگر ان کے متعلقین خراب صحبتوں کے سبب بے تمیز ہو گئے تھے۔ حسن نظامی)

جلد ۳۔ نمبر ۴۰۔ مؤرخہ ۳۰ ماہ ستمبر ۱۸۴۶ء

حضرت جہاں پناہ مرزا زمان شاہ و میرزا فیروز شاہ کے مکان واقع درگاہ حضور قطب صاحب کو ملاحظہ فرمانے اور اوس کی قیمت کا اندازہ لگانے کے لیے تشریف لے گئے۔ مکان ملاحظہ فرمانے کے بعد اوس کی خریداری کے ابتدائی معاملات طے کرنے کے لیے مرزا قیصر شکوہ بہادر کو اجازت دیکر واپس تشریف لے آئے۔

موضع شمع پور بادلی کی آمدنی میں سے مبلغ پانچسو روپیہ حضرت شاہ غلام نصیر الدین صاحب عرف کالے صاحب کو مرحمت فرمائے اور ارشاد کیا۔ کہ اس آمدنی میں سے ہمیشہ پانچسو روپیہ انشاء اللہ قبل از طلب حاضر خدمت ہو جایا کریںگے۔

عرض کیا گیا۔ کہ حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں ایک ہزار پانچسو روپیہ

منجملہ چار ہزار روپیہ سالانہ کے بھیجے گئے تھے۔ حضرت شاہ صاحب نے یہ روپیہ واپس کرکے فرمایا کہ تمام روپیہ یکمشت آنا چاہیئے۔ اس طرح ٹکڑے ٹکڑے کرکے نہ آنا چاہیئے ؞

(حضرت میاں کالے صاحب حضرت مولانا محمد فخرالدین چشتی نظامی کے پوتے تھے قاسم جان کی گلی میں کالے صاحب کی حویلی ابتک موجود ہے۔ جس میں اب غیر لوگ رہتے ہیں۔ اور میاں صاحب کے جانشین میاں عبدالصمد صاحب کوچہ پنڈت میں مقیم ہیں۔ اور دہلی کے مشائخ میں مانے جاتے ہیں۔ حسن نظامی)

زمرۂ سلاطین کی درخواست کو منظور فرماکر بادشاہ سلامت بٹیربازی کے تماشہ میں تشریف لے گئے۔ خوب سیر و تفریح فرمائی جو اراکین سلطنت آپ کے ساتھ تھے وہ بھی بہت محظوظ ہوئے ؞

(کیونکر مسرور نہوتے بٹیربازی سے زیادہ اور کون کام خوشی کا اسوقت بادشاہ اور ان کے خاندان کے لیے باقی رہ گیا تھا۔ حسن نظامی)

جب بادشاہ سلامت کو یہ خبر پہونچی۔ کہ باورچی خانہ سے چینی کے برتن چوری ہوگئے ہیں تو آپ نے داروغۂ خاصہ کو بلاکر حکم دیا۔ کہ پہرہ داروں سے اس چوری کا سبب دریافت کیا جائے۔ اور اون سے تاکید کردی جائے کہ آیندہ اس قسم کا واقعہ سرزد نہو۔ اور اگر ہوا تو تم سب نوکری سے برطرف کردیے جاؤگے۔ ساتھ ہی اس کے یہ برتن جو اسوقت چوری ہوگئے ہیں۔ اون کی فہرست مرتب کرو۔ اور کہیں سے پیدا کرکے باورچیخانہ میں داخل کردو یہ کیونکر ممکن ہے کہ اس چوری کی ملازمین خاصہ باورچی خانہ کو خبر نہ ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس میں ملازمین کی ملی بھگت ہے ؞

محکمۂ ایجنسی

رام رتن وغیرہ زمیندارانِ موضع نے عریضہ لکھا کہ نواب عبدالرحمٰن خاں بہادر

رئیس جھجر کے کارپردازوں نے ہم پر ظلم و تعدی کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ اور ہمارے گاؤں کے جو لوگ گذشتہ جنگ سرسہ میں قتل ہو گئے تھے۔ اون کے متعلقین کو دق کرتے ہیں۔ اور زبردستی فوج میں بھرتی کرنے کا ڈراوا دیتے ہیں اور اس طریقہ سے روپیہ ٹھگ رہے ہیں۔ اسکا کوئی معقول انتظام کیا جائے۔ اس پر نواب صاحب کے نام خط لکھا گیا۔ کہ غریب مجبور رعایا پر اس قسم کے ظلم و ستم نہ کرنے چاہئیں۔ کارپردازوں کو منع کر دیا جائے۔ کہ وہ آیندہ احتیاط سے کام لینے کی کوشش کریں +

رام سہائے زمیندار نے عریضہ لکھا۔ کہ راجہ بلب گڈھ کے اہلکاروں نے ہمپر بڑا ستم توڑ رکھا ہے۔ ہماری پندرہ بیگہ زمین کو دبا لیا ہے۔ ایک بیل۔ ایک گائے ایک بھینس کو زبردستی ہم سے چھین لیا ہے۔ ہمارے مال و متاع پر قبضہ کر لیا ہے ہمارے بال بچوں کو قید کر دیا ہے۔ ہمیں اس بلائے عظیم سے بچائیے۔ اور راجہ صاحب سے کہیئے۔ کہ خدارا ہمپر رحم کریں۔ اس کے جواب میں راجہ صاحب کو لکھا گیا۔ کہ حالات کی رپورٹ بھیجو۔ اور انتظام درست رکھو +

(نواب عبدالرحمن خاں رئیس جھجر اور راجہ بلب گڈھ کو غدر ۱۸۵۷ء میں پھانسی کی سزائیں دی گئیں۔ حسن نظامی)

جلد ۳۔ نمبر ۴۰۔ مؤرخہ ۲ ماہ اکتوبر ۱۸۴۶ء

بادشاہ سلامت کی خدمت بابرکت میں درگاہ حضرت بو علی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے خدام نے تبرک پیش کیا۔ مبلغ ۱۰ روپیہ بطور نذران کو دیے گئے۔

میرزا الف بیگ خاں کو ان کی والدہ مرحومہ کی تعزیت کے طور پر خلعت شش پارچہ مرحمت ہوا +

عرض کیا گیا۔ کہ مرشدزادہ آفاق مرزا ولی عہد بہادر نے اپنے ملازم سرفراز علی کو ادنگی

شادی کی تقریب میں خلعت سہ پارچہ اور سہرہ مقیشی مرحمت فرمایا۔

مرزا شاہرخ بہادر نے بہادر بیگ کی دختر نیک اختر سے نکاح فرمایا۔ ایک پیش قبض اور پنکھا بہادر بیگ کو عطا کیا گیا۔ اور بہت قیمتی اور بے بہا زیورات دلہن کو مرحمت فرمائے۔

لالہ متھرداس نے جو دہلی کے قدیم اخبار نویس ہیں۔ اپنے اخبار میں لکھا ہے۔ کہ گورنمنٹ بہادر آگرہ کی ایک چٹھی آگرہ سے موصول ہوئی ہے۔ کہ باغ روشن آرا و باغ سرہندی پر جو شاہی عملہ دخلہ ہے۔ اُسے اٹھالیا جائے۔ کیونکہ اس پر شاہی حقوق ثابت نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ باغ نواب حسینی بیگم کو اونکے خاوند نے اُنکے مہر کے بدلہ میں دیے تھے۔

بادشاہ سلامت نے ایک چٹھی نواب معظم الدولہ بہادر کو تحریر فرمائی۔ کہ شمع پور بادلی کی آمدنی میں مبلغ تین ہزار روپیہ لالہ زورآور چند کو اور دو ہزار روپیہ حافظ محمد داؤد خاں کو دیدیے جائیں۔ کیونکہ یہ روپے اِن سے بطور قرض کے لیے گئے تھے۔

لالہ شوقیرام مختار ریاست جھجر کی عرضی پر تحریر فرمایا۔ کہ بقایا ایک سو پچیس روپیہ ان کی تنخواہ کے دفتر شاہی سے اَدا کر دیے جائیں۔ لالہ شوقیرام اس سے پہلے شاہی دربار میں وکیل تھے۔

حضرت مرشد زادہ آفاق مرزا ولی بہادر نے عرض کیا۔ کہ شہزادہ مرزا غلام فخرالدین بہادر نے گنج میرخاں کو اپنے خسر حسین بخش کے حوالہ کر دیا ہے۔ وہ وہاں کے سامان کو نکال نکال کے بیچ رہے ہیں۔ اس سے آنحضرت کے مال و اسباب کا سخت نقصان ہوتا ہے۔ ارشاد ہوا۔ کہ اون کو منع کر دینگے۔

صاحب جج بہادر نے فرمان جاری کیا تھا۔ کہ جتنے مکانات شاہی تولیت میں ہیں۔ اون کی فہرست مرتب ہونی چاہیئے۔ صاحبکلاں بہادر نے ایک عرضی

کے ذریعہ سے بادشاہ سلامت کو اس امر کی اطلاع دی۔ اہلکاروں سے ارشاد عالی ہوا۔ کہ تمام مکانات کی فہرست بہت جلد تیار کرکے روانہ کردو۔ اس حکم کی تعمیل میں تاخیر نہ ہونی چاہئے۔

قلعہ کے رہنے والے مہاجنوں میں سے ایک ہندو نے قلعہ معلی میں سے اپنے باپ کی لاش نہایت دھوم دھام اور گانے بجانے کے ساتھ نکالی۔ مرگھٹ میں جلانے کے لیے لیگیا۔ جب یہ خبر حضور کو پہونچی تو حکم دیا کہ کوتوال شہر کو چاہئے کہ فوراً اسکو قید کردیں۔ کیونکہ اس نے یہ امر بادشاہ سلامت کے مقررہ قاعدہ کے خلاف کیا۔ ہندو نے بہت ہاتھ پیر جوڑے اور عفو تقصیر کا طالب ہوا حکم ہوا۔ جب تک یہ زر جرمانہ ادا نہ کرے۔ اسکو گرفتار رکھو۔

(بادشاہ سلامت اور تمام شاہی خاندان موت سے بہت ڈرتے تھے لہٰذا مردہ کا اس طرح دھوم دھام سے اُٹھایا جانا موت کی تشہیر تھی اور ممکن ہے کہ قلعہ کے اندر رہنے والوں کے لیے یہ پابندی بھی ہو کہ وہ ایسے جلوس نہ نکالیں۔ حسن نظامی)

پھر بادشاہ سلامت نے اُن سپاہیوں کی پلٹن کو ملاحظہ فرمایا۔ جو اسوقت حاضر دربار تھی۔

جامع مسجد کے دربان فیض اللہ خاں نے مرزا محمد شاہرخ بہادر کے خواص کے ساتھ گالم گلوج کی۔ اور مار پیٹ پر آمادہ ہوگیا۔ یہ خبر سُنکر بادشاہ سلامت نے حکم دیا۔ کہ ایسے نالائق کو قلعہ کے گارد کے کپتان کی حفاظت میں قید کردو۔

شرافت محل بیگم کے نام ایک شقہ جاری کیا گیا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ۔ موضع علی پور دیگلی تمہیں عطا کیا جاتا ہے۔ تمہیں اس گاؤں کی آمدنی کے خرچ کرنے کا اختیار ہے جس طرح چاہو اپنے مصرف میں لاؤ۔

اس کے علاوہ کئی شقے نواب صاحب کلاں بہادر کے نام بھی تحریر فرمائے انمیں

تحریر تھا۔ کہ انگریزی اور فارسی کے وثیقے گورنمنٹ بہادر کے نام روانہ کردو۔ اور انکے ساتھ جو شاہی اضافہ مقرر ہوا ہے۔ اونکا نقشہ بھی بھیجنا۔ اور اس کے علاوہ اپنے مشاہروں کی نسبت قلعہ معلی کے سلاطین نے جو محضر نامہ بھیجا ہے اوسکی تردید بھی لکھدینا۔ ایک شقہ میں یہ بھی تھا۔ کہ محبوب علی خاں خواجہ سرا کو اوس کے زر قرض اور سود کے بدلے نہرولہ اور بارنکپور کے دیہات دیدیے جائیں۔ اور کنور سالگرام کی نسبت بھی یہ ارشاد ہوا۔ کہ کاٹھ منڈو کے علاقہ کی آمدنی ان کے زر قرض کے عوض اون کے حوالہ کردی جائے ۔

بیگم مرزا اقتدار بخت کی لونڈی کو قلندر بخش اور اوس کے بدمعاش قیدی بھگا لے گئے ہیں اور اوس کے پاس تین ہزار کا زیور بھی ہے۔ اس کی نسبت صاحبکلاں بہادر کو لکھا کہ عدالت فوجداری میں اس کی تحقیقات عمل میں لائی جائے۔ اور چونکہ یہ واقعہ ایسی سرزمین پر واقع ہوا ہے جہاں بادشاہی عمل دخل ہے۔ اس لیے سزا دینے کے لیے مجرم کو اراکین سلطنت کے حوالہ کردیا جائے۔ اُمید ہے کہ ان تمام اُمور کا انتظام نہایت معقول اور بہترین صورت میں کیا جائے گا ۔

اِن تمام کارروائیوں کے بعد بادشاہ سلامت محل معلی میں تشریف لے گئے اور دربار برخاست ہوا ۔

جلد ۳۔ نمبر ۱۴۔ مورخہ ۹ اکتوبر ۱۸۴۶ء

بادشاہ سلامت کی طبیعت کسی قدر ناساز ہے۔ اس وجہ سے جمعہ کے دن الوداع کی نماز کے لئے جامع مسجد میں رونق افروز نہیں ہوئے۔ جامع مسجد سے آثار شریف کو قلعہ کی مسجد میں طلب فرما کر زیارت و برکت حاصل کی۔ ایک اشرفی۔ ایک شیشہ گلاب اور بہت سے پھول نذر و نیاز میں پیش کیے۔ جہاندار شاہ بہادر متولی درگاہ شریف کو خلعت مرحمت فرمایا ۔ یہ آثار شریف یعنے تبرکات تیمور کے

جمع کردہ ابتک دہلی کی جامع مسجد میں موجود ہیں۔

بادشاہ سلامت کی طرف سے نواب لفٹننٹ بہادر کو چٹھی لکھی گئی۔ کہ اگر باغ روشن آرا اور باغ سرہندی نواب حسینی بیگم کے قبضہ میں دیدیئے گئے اور شاہی عملہ دخلہ اٹھالیا گیا تو اس سے بارگاہ سلطانی کی بہت ہتک ہوگی۔ اس لیے ان دونوں باغوں پر شاہی قبضہ برقرار رہنا چاہیئے۔ البتہ ہماری طرف سے ایک سو روپے ماہوار خرچ اخراجات کے لیے بیگم صاحبہ کے پاس ہمیشہ پہونچ جایا کرینگے۔

نواب معظم الدولہ بہادر کو خط لکھا گیا۔ کہ جو کھنڈرات میر احمد علی خاں کی ٹھیکیداری میں تھے۔ وہ اپنے قبضہ میں کرلیجے۔ اور ٹھیکہ توڑ دیجے۔ کیونکہ میر احمد علی خاں نے اون تمام شرطوں کو پورا نہیں کیا۔ جن کے پورا کرنے کے لیے اون سے وعدہ لیا گیا تھا۔

رام سنگھ (زمیندار نارنگ پور) اور چند دوسرے متعلقہ آدمیوں کے نام حکم جاری کیا گیا کہ مواضع نہرالہ وغیرہ محبوب علی خاں خواجہ سرا کے سپرد کردیے گئے ہیں مطلوبہ روپیہ اس کی آمدنی میں سے قسط وار ادا کردیا جائے گا۔ فضل حسین خاں انگریزی خواں نے عرض کیا۔ کہ اخبار دہلی گزٹ کے دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ سفیرالدولہ مسٹر طامسن بہادر نے تنخواہ وصول ہونے کے سبب سے مقدمات میں کچھ پیروی نہیں کی۔ بادشاہ سلامت نے محبوب علی خاں خواجہ سرا سے کہا کہ واقعی تنخواہ کو دیر ہوگئی۔ روپیہ کا انتظام کرکے سفیر صاحب کی تنخواہ روانہ کردینی چاہیئے۔

بادشاہ سلامت کی خدمت میں نظارت خاں مرحوم کے قرضخواہ مہاجن نے عرضی پیش کی کہ چونکہ نظارت خاں مرحوم نے مجھ سے تین ہزار روپیہ قرض لیے تھے۔ اور ادا کیے بغیر اون کا انتقال ہوگیا۔ اب انکی جگہ انکے داماد معین الدولہ سرفراز ہوئے ہیں۔ لہٰذا یہ روپیہ اون سے دلایا جائے۔ بادشاہ سلامت نے یہ

عرضی معین الدولہ کے پاس بھیجدی کہ اس کے متعلق جو کچھ تمھیں معلوم ہو۔ ہمارے حضور میں اس کی رپورٹ پیش کرو۔

داروغہ محمد ارتضیٰ خاں کی عرضی نظر فیض انور سے گذری۔ کہ مرزا فتح الملک بہادر کے لیے مُہر کی ضرورت ہے۔ جس میں نام اور خطاب دونوں کندہ ہوں۔ حضور نے عرضی پر تحریر فرمایا کہ اس کی فوراً تعمیل کی جائے۔

مینڈھی کے قرآن خواں حافظ مرزا محمود شاہ نے کلام اللہ شریف ختم کیا تھا۔ بادشاہ سلامت نے خلعت سہ پارچہ عطا فرمایا۔

نواب حامد علی خاں سے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر دس ہزار روپے نذرانہ پیش کرو تو تمھیں مختاری کے عہدہ پر سرفراز کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ کہ اگر اس عہدہ پر کسی دوسرے کو مقرر کیا جائے یا نذرانہ معاف کر دیا جائے تو اچھا ہے۔ ورنہ حکم عالی کی تعمیل میں نذرانہ پیش کرنے اور اس منصب پر سرافراز ہونے کا افتخار حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

بادشاہ سلامت کو خبر دی گئی کہ گولہ بارود کے سو چھکڑے دہلی کی میگزین سے فیروزپور روانہ کیے گئے ہیں۔

بادشاہ سلامت عیدالفطر کی نماز کے لیے مرشد زادۂ آفاق مرزا ولی عہد بہادر کے ساتھ عید گاہ تشریف لے گئے اور نماز پڑھنے کے بعد شاہانہ جاہ و حشم اور ملوکانہ شان و شوکت کے ساتھ ملازمین اور سرداروں کے جھرمٹ میں عید گاہ سے واپس تشریف لائے جو شان و شوکت بادشاہوں کے شایان شان ہوتی ہے اس کا اہتمام و انتظام کیا گیا تھا لوگ رستہ میں ہر جگہ بادشاہ سلامت کی خدمت میں تحفۂ دُعا اور ہدیۂ مبارکباد پیش کرتے تھے آمد و رفت کے وقت سلامی کی توپیں اسقدر بلند آواز کے ساتھ چھوڑی گئیں کہ ان کی آواز فلک الافلاک تک پہونچی۔ ہر غریب۔ امیر کو انعامات۔ خلعتہائے فاخرہ

اور زر نقد تقسیم فرمایا گیا۔ بادشاہ کے اس انعام و اکرام سے ارکین سلطنت بھی بہرہ اندوز ہوئے اور غریب غربا بھی شاہی داد و دہش اور بذل و سخا سے مالا مال ہو گئے +

جلد ۳ نمبر ۴۲۔ مورخہ ۱۶ ماہ اکتوبر ۱۸۴۶ء

بادشاہ سلامت نے وکیل شاہی کے نام شقہ جاری فرمایا۔ کہ علاقہ ربوپورہ کے متعلق تمام حالات اور اس کی سند استمراری کی کیفیات راجہ سوہن لال سے معلوم کرکے ہماری آگاہی کے لیے تحریر کرو۔ جواب آیا کہ یہ علاقہ کرنل جیمس کے پاس تھا اور انکی وفات کے بعد آجکل اسپر اونکے وارثین قابض ہیں۔ حالات یہ ہیں کہ کرنل جیمس زر استمراری کے علاوہ تین ہزار سالانہ بھی سال بسال اور فصل بہ فصل ادا کیا کرتے تھے۔ حضرت عرش آرامگاہ کے زمانہ سے اب تک یہ روپیہ اونکے ذمہ باقی چلا آتا ہے جس کی مجموعی رقم تیس ہزار روپے ہوتے ہیں۔ کرنل کے اون وارثوں کو جو ربوپورہ پر قابض ہیں یہ روپیہ فوراً ادا کرنا چاہیے +

تفضل حسین خاں نے میرزا شاہ رخ بیگ صاحب بہادر پر عدالت دیوانی میں جو دعویٰ دایر کیا تھا اوسکا نوٹس صاحبکلاں بہادر نے حضرت بادشاہ سلامت کی خدمت میں پیش کیا۔ حکم ہوا پشت پر وصولیابی کے دستخط کرکے اس نوٹس کو واپس کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ سر دست اور کیا ہو سکتا ہے +

عید سعید کے دن موازی بارہ اشرفیاں اور تین سو روپے جو بطور نذر وصول ہوئے تھے خزانہ شاہی میں داخل کیے گئے +

حافظ نعمت اللہ پیش امام دیوان خاص کو کلام اللہ کے ختم کی تقریب میں بادشاہ سلامت نے ایک دوشالہ مرحمت فرمایا۔ حفاظ اور اصفیا کی اسقدر تعظیم و تکریم کرنے سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بادشاہ سلامت فطرتاً نیک خیال اور نیکی پسند ہیں۔ اللہ تعالیٰ مدد

افزوں جاہ وحشم کے ساتھ حضور انور خلد اللہ ملکہ کے سایۂ عاطفت رعایا وبرایا کے سر پر قایم وقایم رکھے +

حضور انور نے کنور دیبی سنگھ سے ارشاد فرمایا۔ کہ کپڑوں کا ایک جوڑا ایک سہرہ۔ ایک توڑا۔ میرزا کیقباد بہادر کے گھر بھجوا دیا جائے۔ اونکے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے +

سید الاخبار میں لکھا ہے کہ دہلی میں رمضان شریف کے پورے تیس روزے رکھے گئے۔ رمضان کی تیس تاریخ کو جو چاند نظر آیا وہ اسقدر باریک اور پست تھا کہ یہ نہیں کہا جاسکتا کہ یہ چاند ۲۹ کو ہوا۔ حالانکہ اسطرلاب وغیرہ سے جو حساب کیا گیا اوس سے یہی معلوم ہوتا تھا کہ یہ چاند ۲۹ کو ہوگا + سلطان الاخبار کے ایڈیٹر نے یہ بالکل صحیح لکھا ہے کہ تقویم ہنود کی پیروی کرنا شان اسلام کے خلاف ہے۔ یہ علوم ظنیہ ہیں۔ اور ظنیات کا اعتبار کیا۔ کلکتہ کے علما نے اس بارے میں سخت غلطی کھائی ہے اون کے لیے یہ بالکل نامناسب ہے کہ وہ ایسے علوم کی پیروی کریں جو نہ ہی اعتبار سے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ علاوہ ازیں ہر مقام پر طلوع وغروب شمس کا ایک ہی وقت نہیں۔ کہیں طلوع وغروب کسی وقت پر ہوتا ہے کہیں کسی وقت پر۔ اسلیے اس بارے میں ہمیں تو صرف احکام شرع پر عمل کرنا چاہیے اور اس کے ماسوا جتنی باتیں ہیں۔ سب فضول اور لغو ہیں۔ اہل علم اور پابند شرع آدمی کو بھول کر بھی ان کی طرف توجہ نہ کرنی چاہیے +

جلد ۳ نمبر ۴۴۔ مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۸۴۶ء

بادشاہ سلامت نے دو شقے نواب معظم الدولہ صاحبکلاں بہادر کے نام جاری فرمائے ایک کا مضمون یہ تھا کہ علاقۂ کاٹھ منو وغیرہ کے دیہات جو شاہی تولیت میں ہیں۔ نو ہزار روپے سالانہ پر کسی کو ٹھیکہ میں دیدیے جائیں +

دوسرے میں تحریر فرمایا تھا کہ شمع پور سبادلی وغیرہ کے دیہات بھی گیارہ ہزار روپے

سالانہ پر ٹھیکہ میں دیدیے جائیں۔ لیکن ٹھیکہ ایسے شخص کو دیا جائے جو قابل اعتبار اور دیانتدار ہو۔ اس کے علاوہ چند اور خطوط بھی لکھے گئے۔ منجملہ اونکے مرشد زادۂ آفاق کو ایک شخص کی سفارش اور عذر تقصیرات کے بارے میں تحریر فرمایا۔ جس کے جواب میں مرشد زادہ آفاق نے تحریر کیا۔ کہ حکم عالی سر آنکھوں پر۔ تعمیل ارشاد میں کوتاہی نہ کی جائے گی +

پادشاہ سلامت سیر و تفریح اور شکار کی غرض سے دریائے جمنا کی طرف تشریف لے گئے تھے۔ آتے جاتے وقت ملازمان شاہی کے ساتھ پل کے پہرے داروں نے روک ٹوک کی۔ اس لیے بادشاہ سلامت نے قلعہ کے پہرہ دار کے نام یہ حکم جاری کیا کہ ملازمان شاہی کے ساتھ یہ طرز عمل بالکل نامناسب ہے۔ متعلقہ افسر کو لکھدیا جائے کہ وہ عملہ کے ماتحت لوگوں کو ہدایت کردے۔ کہ آیندہ بادشاہ سلامت کے آدمیوں سے ساتھ پل پر آتے جاتے وقت مزاحمت نہ کی جائے +

خلیفہ جلال الدین کی ملازمت کی درخواست خلیفہ محمد اسماعیل کی وساطت سے حضور اقدس کی نظر فیض انور سے گذری۔ ازراہ مرحمت خسروانہ درخواست پر منظوری کا حکم لکھکر درخواست دہندہ کو صف بندگان میں شامل کرلیا +

قاضی عظمت علی نے اس زمین کی نسبت جو پہلے اونکے ٹھیکہ میں تھی میعاد ختم ہونے کے بعد دوبارہ ٹھیکیداری کے درخواست دی منظور ہوگئی۔ اور اسکے نام پٹہ لکھدیا گیا +

حضور انور نے مرزا قیصر شکوہ بہادر کو ایک طاقہ شملہ اور مرزا ضیا بخش بہادر کو ایک مقیشی سہرہ عطا فرمایا +

نواب غلام محی الدین خاں خلف شاہ حاجی مرحوم کا انتقال ہوگیا۔ حکم دیا گیا کہ جنازہ کی تیاری کے لیے حسب حاجت روپیہ اور دیگر ضروری سامان اونکے گھر

بھیجدیا جائے +

مرزا محمد قادر بخش سلاطین نے تفنگ بازی میں بادشاہ سلامت کی شاگردی اختیار کی تین قطعے شقے صاحبکلاں بہادر کے نام جاری کیے گئے۔ ایک میں لکھا تھا کہ فرخندہ زمانی بیگم صاحبہ کو ایک سوپچاس بیگھے زمین دیدی جائے۔ دوسرے میں تھا کہ باغ صاحبہ آباد کی آمدنی میں سے مولوی عبدالخالق کے نو آنے ماہوار مقرر کر دیے جائیں +

نواب حامد علی خاں بہادر نے پندرہ ہزار روپے نذر امور سلطنت کی مختاری کے لیے اور پانچ اشرفی بطور شکرانہ کے بادشاہ سلامت کی خدمت میں اور ایک اشرفی مرزا محمد شاہرخ بہادر کی خدمت میں اور ایک اشرفی نواب ملکہ دوران کی خدمت میں پیش کر کے بادشاہ کی نظر میں امتیاز و اختصاص کا درجہ حاصل کیا۔ بادشاہی اہلکاروں نے بھی نواب صاحب کے اس اعزاز و اکرام پر مبارکبادی کی نذریں پیش کیں +

کنور روپی سنگھ کو ارشاد ہوا۔ کہ مرشدزادوں کی شادی کے لیے دس ہزار روپے کی ضرورت ہے تمہیں چاہیئے کہ بہت جلد مہیا کر کے حضور میں پیش کرو +

عرض کیا گیا کہ نواب حسام الدین حیدر خاں بہادر مرض فالج میں مبتلا رہکر راہی ملک جناں ہوئے۔ شہر کے نامی گرامی امیروں میں سے تھے۔ ایسے نیک خصال۔ دریادل بامروت۔ اور وضعدار امیر اب کہاں پیدا ہوتے ہیں۔ آپ کی رحلت کے سبب اہل دہلی کی مجلس سے ایک قابل قدر اور مشہور رئیس اٹھ گیا۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت اعلیٰ مرحمت فرمائے۔ اور پسماندگاں کو صبر جمیل عطا فرمائے +

(انکی حویلی بلی ماروں کے محلہ میں واقع ہے۔ اور پھاٹک پر انکا نام لکھا ہے مگر اب اس میں سینکڑوں گھر جداگانہ آباد ہیں اور سب دہلی کے پنجابی صاحبان ہیں۔

نواب صاحب کی اولاد خستہ حال ہے۔ حسن نظامی)

جلد ۳۔ نمبر ۴۵۔ مورخہ ۶ ماہ نومبر ۱۸۴۶ء

حضرت پادشاہ سلامت نے نواب معظم الدولہ بہادر کے عریضہ کو ملاحظہ کرکے اوسی وقت جواب تحریر فرمایا۔ کہ کاٹھ۔ منو۔ نند پوران تینوں دیہاتوں کی درخواست علیحدہ علیحدہ آنی چاہیے۔ اور اپنے مختار کو ضمانت کے ساتھ ضلع میرٹھ میں روانہ کرنا چاہیے +

کنور دیبی سنگھ نے عرض کیا کہ باغ صاحبہ آباد کی آمدنی میں سے جو خزانہ عامرہ میں داخل ہوئی تھی ایک حبہ روزمرہ کے اخراجات کے لیے اس غلام کو مرحمت نہیں کیا گیا۔ حالانکہ روزمرہ کے خرچ کے لیے نصف آمدنی کی منظوری اس سے پہلے ہوچکی ہے۔ زبان گوہر افشاں سے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ ضروریات کی زیادتی کی وجہ سے ایسا ہوگیا ہوگا۔ آیندہ ہمیشہ اسکا انتظام کردیا جائے گا مطمئن رہو اور اپنے روزمرہ کے کام میں کسی قسم کا خلل واقع نہ ہونے دو +

مہرولی میں جو مکان واقع تھے سو روپیہ سالانہ پر اونکا پٹہ محبوب علی خاں خواجہ سرا کے نام لکھدیا گیا +

نیمہ آستین خلعت ہفت پارچہ۔ اور سہ رقم جواہر اعتماد الدولہ خاں بہادر حامد علیخاں کو بارگاہ خسروی کی مختارکاری کے صلے میں حضور انور کی طرف سے مرحمت کیے گئے میر ظہور حسین خاں کو راقم الدولہ کے خطاب سے معزز و ممتاز فرمایا گیا +

احمد علی چوبدار کو شادی کی تقریب میں خلعت اور سہرہ مقیشی مرحمت کیا گیا۔ اور احمد علی نے بھی نذرانہ پیش کرنے کا افتخار حاصل کیا +

نواب غلام محی الدین خاں بہادر کی تقریب ماتم میں اونکے صاحبزادے مفخر الاسلام نواب محمد قطب الدین خاں بہادر کو خلعت شش پارچہ اور اونکے چھوٹے بھائی کو

خلعت سہ پارچہ پادشاہ سلامت کی طرف سے عطا کیا گیا۔ علماء دین کے ساتھ عزت وافتخار سے پیش آنا آپکا خاص دستور العمل ہے ⁂

(نواب قطب الدین خاں زبردست عالم تھے۔ مظاہر الحق کے نام سے مشکوٰۃ شریف کا اُردو ترجمہ انہی کا ہے۔ چتلی قبر کے قریب بھوجلا پہاڑی پر ان کا مکان تھا اب انکی اولاد میں علم کا چرچہ نہیں ہے۔ حسن نظامی)

پادشاہ سلامت حضور قطب الاقطاب کے مزار پرانوار پر حاضر ہونے کی غرض سے قلعۂ معلی سے باہر تشریف لائے۔ ایک ہزار ایک روپیہ بعض ضروری اخراجات اور مزارات کی کے لیے حافظ محمد داؤد خاں کو مرحمت فرمایا۔ اثنائے راہ میں حضرت سلطان المشایخ نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ کی درگاہ میں حاضر ہو کر کلام اللہ شریف کے ختم میں شریک ہوئے۔ اور معمول کے موافق نیاز و فاتحہ میں بھی شرکت فرمائی۔ ہمرکاب میں سردار اور خدام حاضر تھے۔ سب کو تبرک تقسیم فرمایا۔ اور پھر ہاتھی پر سوار ہوئے اور اپنے برابر نواب حامد علی خاں کو بٹھایا۔ اونہوں نے اس افتخار و اعزاز کے شکریہ میں نذر پیش کی۔ اس کے بعد مہرولی حضور خواجہ قطب صاحب کے مزار پر تشریف لے گئے۔ فاتحہ خوانی کی اور درگاہ سے تبرک دستار اور حلقۂ کمان دیا گیا۔ پھر اپنے دولتخانہ (واقع مہرولی) میں تشریف لے گئے ⁂

مرزا شاہ رخ بہادر نے ایک تفنگ ولایتی اور مرزا قیصر شکوہ نے ایک کنٹر شیشۂ گلاب نذر کے طور پر پیش کیا۔ بادشاہ سلامت نے قبول فرمایا ⁂

مطبع سلطانی کے مہتمموں نے عرض کیا کہ کوتوال شہر نے جالندھر کی محکمہ کمشنری کی طرف سے اشتہار طبع کرنے کے لیے بھیجے ہیں۔ ارشاد ہوا کہ طبع کر دیے جائیں۔ اشتہار کے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ دسمبر کی پہلی تاریخ سے ساتویں تاریخ تک ہوشیار پور میں ایک بڑا میلہ ہوگا۔ جو سوداگر اپنا مال و اسباب فروخت کرنے کے

لیئے اوس جگہہ لے جائیں گے اون سے محصول وغیرہ کچھہ نہیں لیا جائے گا۔ اُمید ہے کہ سوداگران عالیشان اور امرائے ذی وقار اس میں شرکت کر کے میلہ کی رونق اور ترقی کا باعث ہوں گے +

جلد ۳۔ نمبر ۴۶۔ مورخہ ۱۳ ماہ نومبر ۱۸۴۶ء

کنور دیبی سنگہہ نے عرض کیا کہ حضور والا کے دو تمسک میرے نام ہیں۔ ایک بیس ہزار روپے کے قرض کا ہے دوسرا تین ہزار روپے کا۔ لیکن ان میں سے ابھی تک ایک کوڑی بھی وصول نہیں ہوئی۔ مع سود کے کل روپیہ کا میں نے حساب لگایا۔ تو کچھہ اوپر چوبیس ہزار چھہ سو روپیہ حضور کے ذمے نکلتے ہیں اگران دونوں تمسکوں کو ایک نئے تمسک میں تبدیل کر دیا جائے اور حضور اوس پر دستخط بھی فرما دیں تو غلام کے ساتھ عین عنایت و بخشش ہو۔ حکم ہوا کہ تمہارے حسب مرضی ایک ہی کاغذ پر قرضہ کے کل روپے کی تفصیل لکھدی جائے گی اور انشاءاللہ یہ تمام روپیہ قسط وار کاٹھ۔ مئو۔ نندپور کی آمدنی سے اَدا کر دیا جائے گا پھر حضور انور نے قسط وار روپوں کی ادائگی کے متعلق نواب معظم الدولہ بہادر کو ایک والانامہ تحریر فرمایا اور جدید تمسک کے لیے حکم دے کر پرانے دونوں کاغذوں میں سے اپنے نام کی مہر کا حصہ نکال کر اوسے پارہ پارہ کر دیا۔ اِس طرز عمل سے کنور دیبی سنگہہ بہت ممنون ہوئے۔ اور بادشاہ سلامت کی عنایت بے نہایت کا شکریہ اَدا کیا +

مرزا عبداللہ بہادر کو ایک کمخواب کا چوغہ مرحمت فرمایا +

سواری دولت سرائے واقع مہرولی میں حاضر ہوئی۔ بادشاہ سلامت اوس پر سوار ہو کر قلعۂ معلی کی طرف روانہ ہوئے۔ پہلے اوس نئے باغ کے خیموں میں نزول اجلال فرمایا جو نواب ملکۂ دوراں زینت محل بیگم صاحبہ نے حال میں خریدا ہے بیگم صاحبہ کے صاحبزادے شہزادہ جواں بخت بہادر نے کپڑوں کی سترہ کشتیاں

دوشالہ۔ شالی رومال۔ کم خواب کا تھان۔ زریں کمربند۔ یہ تمام چیزیں تحفۂ و نذر کے طور پر پیش کیں۔ تھوڑی دیر یہاں قیام فرمایا۔ پھر بلند و بالا ہاتھی پر سوار ہوکر اور مرزا فتح الملک بہادر کو اپنے ساتھ بٹھا کر شاہانہ شان و شوکت کے ساتھ قلعہ معلی میں رونق افروز ہوئے۔ انگریزی اور شاہی توپ خانہ سے بلند آواز توپیں چھوڑی گئیں۔ اور قلعہ میں چاروں طرف شادمانی کا غلغلہ بلند ہوا۔

غلام علی ٹھیکیدار کو اون کی درخواست کے مطابق حضور انور کے حکم سے دیوان مکند پورہ کے دیہات حدود اربعہ کی تعیین کے بعد چھ سو چھپتر روپے سالانہ پر ٹھیکے میں دیدیے گئے۔ اور بادشاہ سلامت نے اپنے دستخط خاص سے مزین فرماکر اون کے نام کا پٹہ جاری کر دیا۔ ملکۂ دوراں کے باغ کے انتظام و اہتمام میں محبوب علی خواجہ سرا نے کوشش بلیغ کی۔ بادشاہ سلامت نے مسرور ہوکر ایک دوشالہ عنایت فرمایا۔ اور چند کلمات تحسین و آفرین حضور کی زبان اقدس پر جاری ہوئے۔

نواب حسام الدین حیدر خاں مرحوم کے بڑے صاحبزادے معین الدولہ نظارت خاں وغیرہ حاضر دربار ہوئے۔ بادشاہ سلامت نے مرحوم کی خدمات جلیلہ کا ذکر فرماکر اون کی وفات حسرت آیات پر بہت رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور صبر کی تلقین فرمائی۔ اور پھر خلعت شش پارچہ اور نیمہ آستین طلائی معین الدولہ بہادر کے بڑے صاحبزادے کو۔ اور خلعت شش پارچہ اور نیمہ آستین نقرئی خلف ثانی مظفر الدولہ بہادر کو خلعت پنج پارچہ آغا مرزا کو اور ایک ایک دوشالہ اون کی صاحبزادی اور زوجہ کو مرحمت فرماکر رخصت کیا۔ مرحوم کے پسماندگان نے نجومیوں کی رائے کے موافق زر و جواہر اور دوسری چیزیں مرحوم کے نام فقیروں اور غریبوں کو بطور خیر خیرات تقسیم کیں۔

(اللہ اللہ۔ اب نہ خیرات تقسیم کرنے والے رہے نہ وہ بادشاہ رہے جو باپ کے مرنے پر اولاد کی تعزیت کرتے تھے۔ نواب حسام الدین حیدر کیا خبر نہیں کتنے نواب اور امرا غدر ۵۷ء کے بعد بے نام و نشان ہوگئے۔ دہلی میں اب ایک امیر بھی باقی نہیں ہے۔ البتہ انکے نام لکھے ہوئے مکان موجود ہیں جن میں اغیار رہتے ہیں۔ اور اُمرا کی اولاد کرایہ کے جھونپڑوں میں زندگی کے دن کاٹ رہی ہے۔ حسن نظامی)

میرزا محمد شاہ رخ بہادر نے ایک قطعہ ماہی شکار صاحبکلاں بہادر کی خدمت میں بھیجا۔ نواب صاحب نے اُسے واپس کر دیا۔ اور کہلا بھیجا کہ حضور انور یا حضرت میرزا ولی عہد بہادر کے عطیہ کے سوا کسی اور کا عطیہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

(اب تک جس قدر واقعات احسن الاخبار سے لیے گئے ان میں میرزا شاہ رخ کی ولی عہدی کا ذکر ہوتا تھا اس کے بعد مرزا فتح الملک کا امتیازیہ ذکر ہونے لگا۔ مگر یہ معلوم نہ ہوا کہ میرزا شاہ رخ کی ولی عہدی میں انقلاب کس وجہ سے ہوا۔ اور میرزا فتح الملک کیوں انکی بجائے ولی عہد ہوگئے۔

دہلی کی جانکنی کتاب میں ولی عہدی کے جھگڑے درج ہیں ان پر غور کرنے سے کچھ اندازہ اس انقلاب کا ہوجائے گا۔ اس کی تہ میں برٹش گورنمنٹ کی پالیسی کام کرتی تھی۔ حسن نظامی)

حکیم احسن اللہ خاں بہادر نے عرض کیا۔ کہ جناب صاحبکلاں بہادر مجھ سے بہت ناراض ہیں۔ کیا تدبیر کرنی چاہیے۔ جس سے اون کا ملال خاطر رفع ہو حضور نے صاحبکلاں بہادر کے نام ایک رقعہ تحریر فرمایا۔ کہ حکیم احسن اللہ خاں بہادر خیر خواہ آدمی ہیں۔ ان سے کبیدہ خاطر ہونا مناسب نہیں ہے۔ لہٰذا ان کی طرف سے آپ اپنا دل صاف کریں۔ اور ان سے جو کچھ رنجش ہو اوسے دل سے نکال دیں۔ صاحبکلاں بہادر نے بادشاہ عالی جاہ کے ارشاد فیض بنیاد کی تعمیل کی۔ اور اپنے

سینۂ بے کینہ کو حکیم صاحب کی طرف سے جو رنج و غبار تھا اوس سے پاک کر لیا۔ اور حکیم صاحب اُن کے اس لطف و کرم سے بہت مسرور ہوئے۔ اور بادشاہ جہاں پناہ کی بھی اس ذرہ نوازی کا بہت بہت شکریہ ادا کیا۔ اور نیز ترقی عز و جاہ و توسیع مملکت کی دُعا کر کے اپنی فرمانبرداری و خیر خواہی و وفاشعاری کا ثبوت دیا۔

بادشاہ سلامت نے مرزا محمد شاہرخ بہادر سے فرمایا۔ کیا بات ہے نواب حامد علی خاں کے خلاف بہت سی عرضیاں آرہی ہیں کیا ملازمین کی تنخواہ ٹھیک تقسیم نہیں ہوتی۔ ان سے کہنا تنخواہوں کی رسید کے کاغذات ہمارے ملاحظہ کے لیے پیش کریں ۔

جلد ۳۔ نمبر ۴۹۔ مؤرخہ ۴ دسمبر ۱۸۴۶ء

دو شقے نواب معظم الدولہ بہادر کے نام صادر کیے گئے۔ ایک اس بارے میں کہ حویلی امیر خاں و امیر گنج نواب ممتاز محل بیگم کی زرخرید ہے۔ اونھوں نے رقیہ سلطان بیگم زوجہ مرزا محمد سلطان فتح الملک بہادر شہزادہ کے جہیز میں دینے کے لیے خرید فرمائی تھی سلطانی تولیت سے ان کا کوئی علاقہ نہیں ہے۔ اس لیے بیگم صاحبہ سے ان کے بارہ میں تعارض نہ کیا جائے۔ دوسرا اس بارے میں کہ نواب حامد علی خاں کا قرضہ شاہپور وغیرہ کے دیہات سے ادا کر دیا جائے۔

نواب حامد علی خاں کی درخواست کے مطابق جواہر لعل خزانچی کو معزول کر دیا گیا اور اونکی جگہ کنور دیبی سنگھ کے خویش لالہ بھگوانداس کا تقرر عمل میں آیا۔ بادشاہ سلامت کی طرف سے اس جدید تقرر کی تقریب میں بھگوانداس کو خلعت پنج پارچہ و دو رقم جواہر اور خلعت سہ پارچہ و یک رقم جواہر اون کے گماشتہ کو مرحمت کیا گیا ۔

نواب منتظم الدولہ بہادر کی وفات کی خبر سُنکر بادشاہ سلامت کو بہت رنج و افسوس ہوا۔ اور دیر تک اون کی رعیت نوازی غریب پروری اور اوصاف حمیدہ

کا ذکر زبان فیض ترجمان پر جاری رہا +

حکیم احسن اللہ خاں بہادر سے ارشاد ہوا کہ پیرزادہ حضرت شاہ غلام نصیر الدین صاحب عرف کالے صاحب کو نواب زینت محل بیگم صاحبہ کی معرفت چار ہزار روپیہ بھیجدیا جائے +

نواب حامد علی خاں کے تین ہزار روپیہ کا تمسک بادشاہ سلامت نے تحریر فرماکر اونکے حوالہ کردیا اور ارشاد ہوا کہ یہ روپیہ متعینہ مواضع کی آمدنی میں سے ادا کردیا جائیگا۔

بندی بائی صاحبہ سے بادشاہ سلامت کا نکاح ہوگیا۔ اور بیگم صاحبہ کو نواب شاہ آبادی کے خطاب سے معزز و ممتاز فرمایا گیا۔ اراکین سلطنت نے تہنیت کی نذریں بیگم صاحبہ کی خدمت میں پیش کیں +

(ستر برس سے زیادہ عمر تھی مگر شادیوں کا شوق جوان تھا۔ اسی شوق نے سلطنت برباد کردی۔ پہلے ہی کئی بیویاں موجود تھیں۔ حسن نظامی)

بادشاہ سلامت نے سونے کی پہونچیوں کا ایک جوڑہ۔ مرصع بازوبند کا ایک جوڑہ ایک انگوٹھی سواری کے لیے ایک خوبصورت پالکی رہنے کے لیے ایک عالیشان مکان بیگم صاحبہ کو عنایت فرمایا +

نواب زینت محل بیگم صاحب نے فرمایا۔ مجھے گھر کے روزمرہ کے خرچ کے لیے کچھہ روپیہ ملنا چاہیے۔ محبوب علی خواجہ سرا کو ارشاد ہوا۔ کہ ایک ہزار روپیہ کا بندوبست کرکے بیگم صاحبہ کی خدمت میں بھیجدو +

جلد ۳۔ نمبر ۵۰ مورخہ ۱۱ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء

اعلیٰحضرت بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے نواب لفٹنٹ گورنر آگرہ کے خط کے ملاحظہ فرمانے کے بعد جناب صاحب کلاں بہادر کے نام ایک گرامی نامہ تحریر فرمایا۔ کہ چونکہ باغ سرہندی اور باغ روشن آرا وغیرہ سلطنت کے ناظم اعظم صاحب کو عطا کیا

گیا تھا۔ لہذا اس کی آمدنی نواب حسینی بیگم صاحبہ زوجہ میرزا محمد سلیم شاہ بہادر کو پہنچا کرے یہ تاکیدی حکم ہے۔ ہمیشہ پابندی کے ساتھ اس کی تعمیل کی جائے +

مرزا بلند بخت بہادر مرحوم کے بیٹے میرزا بخش بہادر نے نہایت عاجزی و خلوص کے ساتھ درخواست کی کہ حضور والا میری شادی کی تقریب میں قدم رنجہ فرمائیں بادشاہ سلامت نے درخواست منظور فرمائی اور بزم نکاح میں تشریف لے گئے۔ پانچ لاکھ روپیہ مہر پر نکاح منعقد ہوا۔ بادشاہ سلامت نے فرخ سیری سہرہ نوشہ کو از راہ مراحم خسروی مرحمت فرمایا۔ نہایت دھوم دھام سے شادی کی مجلس ختم ہوئی بعد فراغت بادشاہ سلامت قلعہ میں تشریف لائے +

میر صابر علی شاہ مرحوم کی تعزیت کے طور پر خلعت سہ پارچہ اونکے دونوں صاحبزادوں کو پیشگاہ خسروی سے مرحمت کیا گیا +

نواب حامد علی خاں بہادر کے نام حکم جاری ہوا۔ کہ پانچسو روپیہ ماہوار تنخواہ کے طور پر نواب شاہ آبادی بیگم صاحبہ کے لیے ہم نے تجویز کیے ہیں۔ تم ہر مہینہ یہ رقم اون کو ادا کرتے رہنا +

خزانہ داران شاہی کے نام حکم ہوا۔ کہ چار ہزار روپیہ قرض مہیا کیا جائے یہ روپیہ بائیس روپیہ ماہوار قسط کے حساب سے ادا کیا جائے گا +

سنت لعل پیشکار بخشیگری کو رسم تعزیت کے طور پر بادشاہ سلامت نے خلعت چارپارچہ مرحمت فرمایا +

نظارت خاں ناظر نے اپنے قرضہ کے تمسکات کا ربابت دیہات مٹور و کورالی بادشاہ سلامت سے چار ہزار پانچسو روپیہ سالانہ پر فیصلہ کر لیا۔ اور یہ اقرار پایا کہ زر قسط پر صرف پانچسو روپے سال بسال اور فصل بہ فصل ادا کیے جائیں گے۔ اس کی ادائگی میں کسی قسم کی کوتاہی کارپردازان شاہی کی طرف سے نہیں ہوگی +

بری خبر کی سنائی گئی حضور میں پیش ہوئی کہ غنچہ ناشگفتہ و گوہر ناسفتہ یعنی نواب فرخندہ بخت کی صاحبزادی عالم فانی سے عالم باقی کی طرف سدھار گئیں بادشاہ سلامت نے ایک سو پچاس روپیہ جنازہ کے خرچ کے مرحومہ کے والدہ ماجدہ کے گھر بھجوا دیے +

انگریزوں کا اس ملک میں یہ دستور ہے کہ قدم پھونک کے رکھتے ہیں اور نہایت دوراندیشی اور احتیاط کے طریقوں سے کام کرتے ہیں۔ انھیں ہر وقت کھٹکا لگا رہتا ہے۔ کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم سے کوئی ایسی سیاسی غلطی ہو جائے۔ جس سے سلطنت کے کاروبار میں خلل واقع ہو۔ اور مملکت کے انتظام میں ابتری پھیل جائے۔ اس لیے اِنہوں نے جب یہ محسوس کیا کہ ہندوستان کے شمالی حصہ میں کچھ خطرہ ہے تو فوراً فوجیں اوس طرف روانہ کر دیں۔ اور جنگلوں میں انکی فوجوں نے ڈیرے خیمے جما دیے۔ تاکہ اگر کوئی دشمن مخالفت کیلیے سر اُٹھائے تو فوراً اسکی سرکوبی کر دی جائے۔ جدھر اپنا پہلو کمزور دیکھتے ہیں۔ فوراً اس کی درستی کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں + انگریزوں میں یہ بڑی صفت ہے کہ اپنا ہر کام وقت پر کرتے ہیں +

جلد ۳ نمبر ۵۱۔ مورخہ ۱۸ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء

بادشاہ دہلی خلد اللہ ملکہ نے نواب حامد علی خاں کے نام حکم جاری فرمایا۔ کہ تم نے جو تین ہزار روپیہ نقد اور تین ہزار روپیہ کے اجناس و اموال کا پیشگاہ خسروی کے لیے انتظام فرمایا تھا۔ وہ دیہات ہرہ دربہ اور ہر چند کی آمدنی میں سے وصول کر کے اپنے قبضہ و تصرف میں لے آؤ۔ ہماری طرف سے بخوشی تمام اجازت ہے +

قلعہ دار بہادر کی استدعا پر آموں کے چند درختوں کے لگانے کے لیے حکم شاہی نافذ ہوا۔ اوس کی تعمیل کے لیے کوشش جاری ہے +

اطلاع دی گئی کہ شاہزادہ مرزا شاہرخ بہادر کے ہاں صاحبزادی تولد ہوئی ہے شاہی حکم ہوا۔ کہ اس خوشی میں جوڑہ۔ توڑہ۔ سہرہ ارسال کیا جائے۔ فوراً اس حکم کی تعمیل کی گئی۔

حضور کے دسترخوان چننے پر جو شخص ملازم ہے۔ اوسکا نام نتھو ہے۔ آج بادشاہ سلامت نے خوش ہوکر اس کو جواہر اور خلعت مرحمت فرمایا۔ سعادت افزوں خواجہ سرا کو جو بادشاہ سلامت کی نئی بیگم کی ڈیوڑھی پر نائب ناظر ہے۔ ایک دوشالہ مرحمت فرمایا۔ اور خوشنودی خاطر کا اظہار کیا۔

محبوب علی خاں خواجہ سرا کو حکم ہوا کہ تمام پالکیوں کے لیے سقرلاطی پردے تیار کیے جائیں۔ پردے عمدہ اور سلائی اچھی ہو۔

شہر میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ جو لوگ دربار شاہی سے بڑی بڑی تنخواہیں پاتے ہیں۔ اون کی تنخواہ میں سے سو روپیہ وضع کرلیے جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ مشاہرہ میں سے کسی کا ایک پائی بھی کم نہیں دی جاتی جو لوگ ہزارہا روپیہ کا تغلب اور تصرف کرکے اپنے اپنے عہدوں سے معزول ہوگئے ہیں۔ یہ اون ہی لوگوں کی کارستانی ہے۔ کہ خواہ مخواہ ایسے لوگوں کو جو سلطنت کے بہی خواہ ہیں اور رات دن سلطنت کی بہبودی اور فلاح کی کوشش میں لگے رہتے ہیں بدنام کیا جائے۔ خیر کسی کے بدنام کرنے سے ہوتا کیا ہے۔ مگر ان لوگوں کو کذب وافترا کرتے وقت خدا سے بھی تو ڈر نہیں لگتا۔

معزز ہمعصر صادق الاخبار کے لایق ایڈیٹر لکھتے ہیں کہ میرے خیال میں جب سے بادشاہ سلامت نے اون علاقوں کو جو شاہی تولیت میں ہیں۔ جناب صاحبکلاں بہادر کے انتظام میں دیا ہے۔ یہ نمک حرام جلنے لگتے ہیں۔ کیونکہ پہلے یہ کیفیت تھی کہ منتظمین اپنی جیبیں خوب گرم کرتے تھے۔ اور شاہی خزانہ میں ایک پیسہ بھی داخل

نہ ہوتا تھا۔ اب یہ حالت ہے کہ شاہی آمدنی میں اضافہ ہو رہا ہے اور نمک حرام اور شکم پرور ملازمین بغلیں جھانک رہے ہیں۔ اب انھیں پھوٹی کوڑی بھی میسر نہیں آتی۔ یہ سب صاحبکلاں بہادر کے حسن انتظام اور خوبی تدبیر کا نتیجہ ہے۔ کہ کسی حقدار کا حق باقی نہیں رہتا۔ بلکہ بعض موقعوں پر محصول بھی معاف کر دیا جاتا ہے۔ باغات اور کھیتیاں سرسبز و شاداب ہیں۔ درخت ہرے بھرے ہیں۔ ایسا معقول اور عمدہ انتظام ہے کہ اس سے پہلے کبھی نہیں تھا۔ صرف بات اتنی ہے کہ جن کے مونہ کو ناجایز اور حرام کمائی کا خون لگا ہوا تھا۔ اب اونھیں اپنے ارادوں میں کامیاب ہونے کا موقعہ نہیں ملتا۔ اسی وجہ سے وہ غیر ذمہ دارانہ بیانات شائع کرکے پبلک کو مشتعل کرنے کی سعی کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ سب افترا پردازیاں اور دروغ بیانیاں ہیں۔ عوام الناس کو ان سے ہرگز متاثر نہ ہونا چاہئے +

مرزا محمد بخش سلاطین کو شاہی حکم ہوا۔ کہ سال حال کی خاندان تیموریہ کے پیدائش و اموات کا نقشہ تیار کرکے شاہی ملاحظہ کے لیے پیش کرو۔ اس کام میں تاخیر نہ ہونی چاہیئے +

عرض کیا گیا۔ کہ مرشدزادۂ آفاق مرزا ولی عہد بہادر کے دربار میں لوگوں نے شکایت کی کہ آپ کے مختار محمد حفیظ خاں مرحوم نے پانچہزار روپیہ آپ کے مال میں سے سرقہ کرکے اپنے گھر رکھ لیے شہزادہ بہادر نے مرحوم مختار کی خانہ تلاشی کا حکم جاری فرمایا۔ اور نئے مختار فتح محمد خاں کو موقوف کر دیا گیا +

نواب حسینی بیگم صاحبہ نے ایک خط کے ذریعہ سے استدعا کی۔ کہ باغ روشن آرا اور باغ سرہندی پر مجھے قبضہ دلا دیا جائے۔ صاحبکلاں بہادر نے جواب میں تحریر فرمایا۔ کہ ان باغوں پر تمہیں قبضہ نہیں دیا جا سکتا۔ البتہ ان کی آمدنی ہمیشہ تمہارے پاس بھیجدی جائے گی کیونکہ صدر دفتر سے اسی قسم کا حکم صادر ہوا ہے +

جلد ۳ نمبر ۵۲ مورخہ ۲۵ ماہ دسمبر ۱۸۴۶ء

بروز عید الضحیٰ بادشاہ سلامت زرق برق لباس زیب تن فرما کر۔ بہت عمدہ گھوڑے پر سوار ہو کر عیدگاہ تشریف لے گئے۔ نماز سے فراغت حاصل کرنے کے بعد خلعت شش پارچہ دو رقم جواہر۔ ایک قبضۂ شمشیر مع پرتلہ خطیب صاحب کو اور کمخواب کی قبا۔ سہ رقم جواہر ایک ستار سربستہ اور گوشوارۂ مقیش ایک دوشالہ مرزا حضرت سلطان بہادر متولی مصلی کو اور خلعت شش پارچہ۔ سہ رقم جواہر۔ اور قبضۂ شمشیر وقار الدولہ ناظم امور خانسامانی کو مرحمت فرمائے۔ اس کے بعد اونٹ کی قربانی کی گئی اور حاضرین مجلس نے نان وکباب کا شغل فرمایا۔ اسوقت نہایت شادمانی اور فرحت کا ساز وسامان تھا۔ ایک دوسرے کو مبارکباد دینے میں مصروف نظر آتا تھا۔ چاروں طرف سے مبارکباد مبارکباد کی صدائیں آ رہی تھیں۔ جس راستہ سے بادشاہ سلامت کی سواری گذری۔ امرار ورؤسار اور ارا کین سلطنت نے عید کی مبارکبادیں پیش کیں اور نذریں بھی گزرانیں۔ جب بادشاہ سلامت محل معلیٰ میں تشریف لے گئے تو تمام خاندان کی بیگمات جن میں خاندان تیموریہ کی خواتین بھی شامل ہیں۔ مبارکباد عرض کرنے کے لیے بادشاہ سلامت کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور حسب حیثیت نذریں پیش کرنے کی عزت حاصل کی +

آتے جاتے وقت شاہی اور انگریزی توپ خانہ سے نہایت بلند آواز کے ساتھ سلامی کی توپیں چھوڑی گئیں بقر عید کے دن حضرت میر محمدی صاحب مرحوم کا عرس منعقد ہوتا ہے۔ بادشاہ سلامت عرس میں شرکت کی غرض سے تشریف لے گئے۔ ختم میں شریک ہوئے۔ اور تبرک لیکر واپس تشریف لائے +

عرض کیا گیا کہ مرشد زادۂ آفاق مرزا ولی عہد بہادر اپنے مختار کار فتح محمد سے ناراض ہو گئے ہیں۔ اور اُسے معزول کر دیا گیا اور اس کی جگہ حافظ محمد داؤد کے

بھائی حافظ محمد قطب الدین کو مقرر کیا گیا ہے +

عرض کیا گیا کہ ایک عورت نے فوجداری میں دعویٰ دائر کیا۔ کہ ایک سوار میری لڑکی کو میری مرضی کے خلاف زبردستی اپنے ساتھ لیجاتا ہے۔ اور مجھ سے جدا کرتا ہے مقدمہ پیش ہوا۔ منصف نے عورت کے بیان لیکر اوس کی لڑکی سے سوال کیا۔ کہ کیا تمہارے ساتھ زبردستی کی جارہی ہے۔ لڑکی نے کہا نہیں۔ میں برضا و رغبت اس سوار کے ساتھ جارہی ہوں۔ اوس نے میرے اوپر کوئی زبردستی نہیں کی۔ عدالت نے حکم دیا۔ کہ لڑکی اپنے کام کی مختار ہے۔ مقدمہ خارج ہوگیا۔ اور بیچاری ماں اپنی لڑکی کی جسارت پر ماتم کرتی ہوئی ناکام واپس آئی۔ اور لڑکی سوار کے ساتھ چلی گئی +

بادشاہ سلامت کو جب یہ خبر معلوم ہوئی کہ نواب معظم الدولہ بہادر وکیل شاہی کو اپنے ہمراہ لیکر اضلاع کے دورہ کے لیے تشریف لیجانے والے ہیں تو ایک دوشالہ بتقریب رخصت اون کو مرحمت فرمایا +

لوگوں کی خورد برد کی وجہ سے شاہی خزانہ کی یہ کیفیت ہے کہ آمدنی کم ہے اور خرچ زیادہ۔ ظالموں کے ظلم سے تنگ آکر رعیت پریشان ہوتی ہے تو افسران سے شکایت کرتی ہے۔ مگر بادشاہ سلامت تک کوئی خبر نہیں پہونچاتا۔ تنخواہ داروں کو نہ تو پوری تنخواہ ملتی ہے۔ اور نہ تنخواہ دینے میں وقت کی پابندی کا خیال رکھا جاتا ہے۔ تنخواہ دار لوگ اس بے انتظامی سے بہت پریشان و نالاں ہیں۔ اَب تو خلقت کی زبان پر یہ دعا ہے کہ یا اللہ یہ تمام دکمال انتظام صاحبکلاں بہادر کے تحت میں آجائے۔ تاکہ ہمیں ان مصیبتوں سے نجات ملے۔ اور روز روز کا یہ جھگڑا مٹجائے۔ صاحبکلاں بہادر کا انتظام اتنا معقول ہوتا ہے کہ ایک تو آمدنی میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ دوسرے رعایا کو بھی کسی قسم کی تکلیف نہیں پہونچتی۔ دیکھیے

خلقت کی فریاد و زاری کب قبول ہوتی ہے اور کب صاحبکلاں بہادر کا تقرر عمل میں آتا ہے ؛

دیکھو تو بات بھی سچی تھی کہ شاہی اہلکار شرارت کرتے تھے اور کچھ اخبار والے انگریزی سرپرستی و درپردہ اشارہ سے ایسے مضامین لکھتے تھے تاکہ رعایا انگریزی انتظام اور طریق حکومت کی دلدادہ ہو جائے۔ (حسن نظامی)

جلد ۴ نمبر اول مورخہ یکم جنوری ۱۸۴۳ء

حضور انور خلد اللہ ملکہ شہزادہ مرزا فتح الملک بہادر کی صاحبزادی کی شادی کی تقریب میں شاہانہ شان و شوکت کے ساتھ باغ صاحبہ آباد میں تشریف لے گئے اور وہ بزم ارم آپ کے انوار تجلی سے رشک چمن بن گئی۔ رقص و سرود کی محفل سے فراغت کے بعد بادشاہ سلامت نے اہل بزم میں سے ہر ایک کو حسب مرتبہ خلعت فاخرہ عطا فرمائے۔ مرزا ہمایوں بخت بہادر نے ایک عمدہ بندوق اور کچھ نقد روپیہ نذر کے طور پیش کیے۔ یہ تحفے شرف قبولیت سے مشرف ہوئے نجیب الدولہ بہادر کے چھوٹے بھائی کو ان کی تقریب شادی میں خلعت فرخ سیری مرحمت کیا گیا۔ مرشدزادہ آفاق مرزا ولی عہد بہادر نے سموری کمخواب کا ایک جوڑا چوغہ حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔

حافظ محمد قطب الدین خاں کو سرکار ولی عہد بہادر کی مختاری کا خلعت اور انتظام الدولہ کا خطاب حضور انور کی طرف سے عطا کیا گیا اور نائب مختار کا عہدہ اور رفیق جاں نثار کا خطاب شرافت یار خاں کو مرحمت ہوا ؛

جلد ۴۔ نمبر ۲۔ مورخہ ۸۔ ماہ جنوری ۱۸۴۳ء

حضرت بادشاہ سلامت اپنے بڑے صاحبزادے مرزا فتح الملک بہادر کی بزم نکاح میں شاہانہ اہتمام و انصرام کے ساتھ تشریف لے گئے۔ آپ کے راستہ میں

کمخواب اور اطلس کا فرش بچھایا گیا۔ میوہ وغیرہ کی تین کشتیاں جواہرات کی ایک کشتی اور متفرق بیش بہا چیزوں کی ایک کشتی یہ سب سامان بادشاہ سلامت کی خدمت میں بطور نذر پیش کیا گیا۔ بادشاہ سلامت نے قبول فرمایا۔ اور غربا اور مساکین میں خیرات تقسیم فرمائی۔ حضور کی سواری کے آنے جانے کے موقعہ پر انگریزی و شاہی توپخانوں سے سلامی کی توپیں چھوڑی گئیں۔ تقریب نکاح کی وجہ سے تمام محلات میں بڑی چہل پہل تھی۔ اور ہر طرف شادمانی اور مبارکبادی کا غلغلہ بلند تھا۔

۱ بادشاہ سلامت نے حکم جاری کیا کہ ایام عاشورہ میں کوئی شخص اسلحہ سے آراستہ ہو کر قلعہ مبارک سے شہر میں نہ جائے۔

سعادت علی کے لڑکے کو اس کی شادی کی تقریب میں بادشاہ سلامت نے خلعت مرحمت فرمایا۔ اور اپنی زبان مبارک سے مبارکباد دی۔ سعادت علی حضور انور کے اس انعام و اکرام سے بہت مسرور اور سرخرو ہوئے۔

جلد ۴۔ نمبر ۳۔ مورخہ ۱۵ر جنوری ۱۸۴۷ء

حضور انور سے عرض کیا گیا کہ نواب عزیز النساء بیگم صاحبہ کے ملازم کریم بیگ نے اپنی بیوی کو طلاق دیکر گھر سے باہر نکال دیا تھا پھر کچھ عرصہ کے بعد اوسکو پکڑ کے اپنے گھر لیجانے لگا۔ بیگم صاحبہ کے ملازموں نے روکا۔ بہت واویلا مچی اور چاروں طرف بھیڑ جمع ہو گئی کریم بیگ۔ نے ہر چند لیجانا چاہا مگر اوس کی ایک نہ چلی۔ آخر جہالت کے غصہ سے کریم بیگ نے خود اپنے گلے پر چھری پھیری۔ وہ تو اتفاق سے نواب یار خاں کوتوال قلعہ جو ایک قوی ہیکل اور طاقتور آدمی ہیں موقعہ واردات پر پہونچ گئے اور اونھوں نے اوسکو زندہ گرفتار کر لیا۔ ارشاد ہوا کہ کچہری نظارت میں جو کچھ کیفیت اس مقدمہ کی پیش ہو اسکا پورا حال ہمارے سامنے بھی پیش

کیا جائے +

نواب معظم الدولہ بہادر کے نام ایک شقہ جاری کیا گیا۔ مضمون تقریباً وہی تھا جو پہلے خط میں لکھا گیا تھا کہ حسب تحریر سابق نواب حامد علی خاں کے قرضہ کی ادائگی کا انتظام ہونا چاہیئے +

نواب معظم الدولہ بہادر کے نام ایک دوسرا شقہ بھی جاری ہوا۔ کہ آغا حیدر ناظر مرحوم کے قرضخواہوں نے اون کے دیہات کو رالی وغیرہ کو قرق کرالیا ہے۔ اِس معاملہ کے لیے صدرالصدور کی عدالت میں رجوع کرنا چاہیئے۔ تاکہ کسی تدبیر سے یہ دیہات قرق ہونے سے بچ جائیں +

اطلاع دی گئی کہ افضل النسا بیگم صاحبہ کا انتقال ہوگیا۔ نواب حامد علی خاں کے نام فرمان جاری ہوا کہ ساٹھ روپے اون کی تجہیز وتکفین کے واسطے روانہ کر دیے جائیں +

حضور انور نے نواب حامد علی خاں کی معرفت اسّی ہزار روپیہ ساہوکاروں سے فی صدی ایک روپیہ سود پر قرض لیا اور ساہوکاروں کے اطمینان کے لیے تمسک تحریر فرما کر نواب حامد علی خاں کے حوالہ کر دیا +

ایک دن بادشاہ سلامت حضرت خواجہ قطب صاحب نوراللہ مرقدہ کی درگاہ سے واپس ہوتے وقت اولیا مسجد میں تشریف لے گئے۔ ایک درویش اوس جگہ یاد الٰہی میں مشغول تھے۔ بادشاہ سلامت نے اونھیں کچھ روپیہ مرحمت فرمایا +

عرض کیا گیا۔ کہ نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے آگرہ سے ایک حکم بھیجا ہے کہ نواب حسینی بیگم صاحبہ باغ روشن آرا وغیرہ کی آمدنی لینے پر آمادہ نہیں ہوئیں بلکہ وہ یہ کہتی ہیں کہ باغ وغیرہ میری ملکیت ہیں۔ اس لیے ان پر میرا پورا دخل ہونا چاہیئے۔ بادشاہ سلامت نے یہ سُنکر حکم دیا کہ ایک خط نواب گورنر جنرل بہادر کو اور ایک اطلاع نامہ کورٹ آف ڈائرکٹرس کے ممبران کے نام اور ایک خط سفر شاہی

مقیم لندن کے نام بھیجا جائے۔ اور استحقاق سلطانی ثابت کیا جائے۔ اور ان لوگوں کو لکھا جائے کہ وہ شاہی حقوق پر غور کریں۔ اور ہمارے کارپردازوں کو یہ بھی چاہیئے کہ عدالت دیوانی میں نالش دائر کر دیں۔ اس مقدمہ کا پورے طریقہ سے فیصلہ ہو جائے بیگم صاحبہ کا عمل دخل نہیں ہو سکتا ۔

جلد ۴۔ نمبر ۴۔ مؤرخہ ۲۳ جنوری ۱۸۴۷ء

حضور انور عاشورے کے دن درگاہ شریف کے آثار کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے۔ مرزا جہاندار شاہ متولی کو خلعت قبائے خاص سہ رقم جواہر۔ دستار سربستہ گوشوارہ مرصع اور حافظ محمد قطب الدین کو خلعت ششش پارچہ سہ رقم جواہر اور اون کے لڑکے کو خلعت سہ پارچہ اور دو رقم جواہر۔ اور سادات عالی درجات کو پہننے کے کپڑے اور زر نقد اور فقراؤ مساکین کو نیاز کا کھانا مرحمت فرمایا۔ اور اللہ بندہ نقیب الاولیاء کو اون کی ماں کے تعزیت کے طور پر خلعت سہ پارچہ عطا فرمایا۔ ایک شقہ معظم الدولہ بہادر کے نام روانہ کیا گیا۔ کہ کارپردازان سلطنت کو حکم دیدیا گیا ہے کہ وہ قرضخواہوں کی فہرست تیار کر کے ملاحظہ کے لیے پیش کریں قرض کی ادائگی کے بعد جو چیزیں ملکیت شاہی میں باقی رہیں گی۔ وہ انتظام و انصرام کے لیے تمہارے سپرد کر دی جائیں گی ۔

ایک اور شقہ صاحبکلاں بہادر کے نام روانہ کیا گیا۔ کہ نواب شاہ آبادی بیگم صاحبہ کے والد نے جیپور جاتے ہوئے اثنائے راہ میں وفات پائی۔ اون کے ساتھ جو کچھ مال و اسباب تھا۔ وہ ہمارے دربار میں ارسال کر دیا جائے۔ صاحبکلاں بہادر نے جواب میں تحریر فرمایا کہ صاحب ایجنٹ جیپور کو لکھدیا گیا ہے۔ کہ وہ مرحوم کا تمام مال و اسباب خدمت اقدس میں بھیجدیں گے ۔

جلد ۴ نمبر ۵ - مورخہ ۲۹ ماہ جنوری ۱۸۴۷ء

حضور بادشاہ سلامت نے عاشورے کے دن قرآن مجید کی ایک جلد اور زر نقد حافظوں میں تقسیم فرمایا۔ بھلا ایک قرآن مجید کئی حافظوں میں کیونکر تقسیم ہو سکتا ہے۔ اس سے سلطنت کے کارپردازوں کی غفلت کا اندازہ ہوتا ہے مناسب تو یہ تھا کہ بمبئی کے چھپے ہوئے بڑی تقطیع کے کلام مجید جو نہایت عمدہ اور خوشخط چھپے ہوئے ہیں۔ ایک سو کی تعداد میں منگا کر حافظوں اور ضرورتمند غریبوں میں تقسیم کر دیے جاتے۔ اگر کارپرداز دوراندیش اور معاملہ فہم ہوتے تو ضرور اس امر کو بادشاہ سلامت کے گوش گذار کرتے اور یہ یقینی امر ہے کہ جب بادشاہ سلامت کے حضور میں اس قسم کی استدعا کی جاتی۔ تو حضور ضرور منظور فرماتے۔ اور ایک کثیر جماعت قرآن شریف پڑھنے کے ثواب سے محروم نہ رہتی۔ کارپردازوں کو چاہئے اب بھی اس طریقہ سے ثواب میں شریک ہونے کے لیے سعی کریں۔

کنور دیبی سنگھ نے جو دس ہزار روپیہ بادشاہ سلامت کی خدمت میں بطور قرض پیش کیا تھا۔ نواب معظم الدولہ بہادر نے شاہی املاک کی آمدنی سے یہ روپیہ ادا فرما دیا۔ اور اپنے عریضہ کے ساتھ قرض کا تمسک بھی بادشاہ سلامت کی خدمت میں بھیج دیا۔ بادشاہ سلامت نے اپنے نام مبارک کی مہر تمسک سے علحدہ کر کے اوسکو ضائع کر دیا۔ اور اہلکاروں کو حکم دیا۔ کہ تمام کاغذات میں اس قرض کی ادائگی درج کر دی جائے۔

بادشاہ سلامت نے سید ابوالقاسم خاں کے بڑے صاحبزادے سید محمد رضا خاں کو خلعت شش پارچہ اور سہ رقم جواہر عطا سے سرفراز فرمایا امین الرحمن خاں کے لڑکے کریم الرحمن کو بادشاہ سلامت نے ایک جوڑا دوشالہ اور کرم الدولہ بہادر تہور جنگ خطاب سے معزز و مفتخر فرمایا۔

خبر آئی کہ علیم اللہ رکابدار جو حرمین شریفین کی زیارت کے لیے ہندوستان سے گیا ہوا تھا۔ راستہ میں فوت ہو گیا۔ مرحوم کے لڑکے کے پاس تعزیت کے طور پر خلعت سہ پارچہ روانہ کیا گیا۔ اور بادشاہ سلامت نے خود زبانِ مبارک سے کلمات تعزیت کے ادا فرمائے +

حسن رضا خاں ساکن بنارس بادشاہ سلامت کی ملاقات سے فیضیاب ہوئے کمخواب کے دو تھان ایک کشتی میں رکھکر نذر کے طور پر پیش کیے۔ بادشاہ سلامت نے از راہِ مراحم خسروانہ خلعت پنج پارچہ اور دو رقم جواہر مرحمت فرمایا +

۱۶ محرم الحرام کو حضور انور نہایت جاہ و حشم کے ساتھ حضرت خواجہ قطب صاحب کے مزار پر انوار پر حاضر ہوئے۔ فاتحہ پڑھی۔ تبرک لیا۔ دستار زیب سر فرمائی۔ اور پھر حضرت مولانا فخر الدین صاحب وغیرہ کے مزارات پر حاضر ہوئے۔ مولانا فخرؒ کا عرس تھا۔ اوس میں شرکت فرمائی۔ خدام کو نذریں دیں۔ تھوڑی رات گئے دوبارہ تشریف لائے۔ اور ختم میں شرکت فرمائی۔ ایک دستار اور ایک بنارسی دوپٹہ حضرت شاہ غلام نصیر الدین عرف کالے صاحب کو عنایت فرمایا مراسم عرس سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اپنے دولت خانہ میں تشریف لیگئے۔

چونکہ مرزا محمد بخش کی موجودگی میں سلاطین یعنے خاندان تیموریہ کے لیے اضافہ تنخواہ کا نقشہ مرتب ہوا تھا۔ اس لیے ان کو بادشاہ سلامت نے حکم دیا کہ ایک عرضی پر سب کے دستخط لے لو کہ ہمیں یہ اضافہ منظور ہے۔ بعد میں کوئی بات پیدا نہ ہو +

قلعہ دار بہادر کی طرف سے چوبدار نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا کہ صاحب قطب صاحب کے مکانات کی سیر کرنی چاہتے ہیں۔ انکے ایک دوست آئے ہوئے ہیں انکو سیر کرانی ہے۔ اگر انھیں سواری کے لیے ایک ہاتھی مرحمت کر دیا جائے

تو عین کرم ہے۔ حکم دیا گیا۔ کہ ایک ہاتھی قلعہ دار بہادر کی سواری کے لیے بھیجدیا جائے
اور ہر طرح ان کی آسایش مدِ نظر رہے ٭

جلد ۴۔ نمبر ۶ مورخہ ۶ ماہ فروری ۱۸۴۷ء

قلعہ دار بہادر اور اسسٹنٹ بہادر ایجنٹی حضور انور کی خدمت میں حاضر ہوئے
آپ نے دریافت فرمایا کہ نواب معظم الدولہ بہادر آجکل کس کام میں مصروف ہیں
مزاج تو اچھا ہے۔ آج کل کہاں ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ نواب صاحب
غالباً آج کل سرسہ میں رونق افروز ہیں۔ اور بخیر و عافیت اپنے فرائض منصبی میں
مشغول ہیں اور حضور کے جان و مال کو دُعا دیتے ہیں ٭

(شاید قلعہ دار نے انکو خواب میں دُعا دیتے دیکھا ہوگا۔ انگریز بھی اس زمانہ میں
خوشامد کی باتیں کرتے تھے۔ حسن نظامی)

مرزا محمد شاہرخ بہادر شاہزادہ ایک سو سپاہی اور بارہ ہاتھی۔ دس سوار اور
دو توپیں ساتھ لیکر رام پور بریلی کی طرف شکار کھیلنے کی غرض سے تشریف لے گئے
تھے۔ واپسی میں شاہدرہ کے قریب جمنا دریا کے سامنے قیام کیا اور بادشاہ سلامت
بطریق سیر و تفریح شہزادہ کے پاس شاہدرہ میں تشریف لے گئے۔ اور شہزادہ کے
خیمہ میں نزول اجلال فرمایا۔ بلند آواز کے ساتھ سلامی کی توپیں چھوڑی گئیں شہزادہ
نے ایک اشرفی نذر میں پیش کی۔ تھوڑی دیر بات چیت کرنے کے بعد حضور انور
قلعہ معلی میں واپس تشریف لے آئے ٭

محبوب علی خاں خواجہ سرا نے شاہی پلٹن کے ایک سپاہی کو کسی بات پر خوب مارا
محبوب علی خاں کا ارادہ ہے کہ قدیم پلٹن کو توڑ دیا جائے۔ اور نئی پلٹن کی بھرتی کیجائے
اس کام کے لیے بادشاہ سلامت کی خدمت میں بیس ہزار روپیہ نذرانہ پیش کرنے کا
ارادہ ہے۔ نواب حامد علی خاں کے پاس بادشاہ سلامت کا حکم پہونچا۔ کہ ایک

پالکی بہت عمدہ تیار کی جائے۔ پالکی بالکل نئی قسم کی ہو جس میں کوئی ایسی خصوصیت ہو جس کی وجہ سے وہ دوسری پالکیوں سے ممتاز ہو جائے۔

اطلاع دی گئی کہ قلعہ دار بہادر اور اسسٹنٹ بہادر ایجنٹی نے قلعہ مبارک کے سلاطین کے نام ایک خط لکھا ہے۔ جس میں شاہی اضافہ کے متعلق انکی رائیں طلب کی ہیں اور لکھا ہے۔ کہ اس اضافہ میں کسی کو کوئی عذر ہو۔ تو وہ تحریری پیش کرے۔ تاکہ صدر دفتر میں اوسپر غور کیا جا سکے۔

عرض کیا گیا کہ محکمۂ ایجنٹی کی طرف سے ٹھاکر ڈونگر سنگھ کی گرفتاری کے متعلق علاقۂ دہلی کے تمام رؤساکے نام خطوط روانہ کیے گئے ہیں۔ یہ شخص چند اور قیدیوں کو ساتھ لیکر آگرہ کے جیلخانہ سے فرار ہو گیا ہے۔

مہاراجہ لاہور کا معزول وزیر راجہ لال سنگھ جو انگریزی فوج کی حراست میں تھا لاہور سے دہلی میں لایا گیا تھا۔ یہاں سے آگرہ بھیجدیا گیا۔ اب چنار گڈھ یا الہ آباد کے قلعہ میں مستقل طور سے نظر بند رکھا جائے گا۔

فیض الحسن کوتوال شہر نے جو بہت ہوشیار اور مدبر آدمی ہے پانچ قماربازوں کو بڑی ترکیبوں سے گرفتار کیا۔ اگر دہلی کی پولیس کے دوسرے آدمی بھی اسی طرح دیانتداری کے ساتھ اپنے فرائض منصبی کی بجاآوری میں کوشش کریں تو بہت جلد شاہجہاں آباد سے بدمعاشوں کا نام و نشان مٹجائے۔

شہر میں یہ خبر گشت لگا رہی ہے کہ بعض شاہی ملازمین نے غبن و تغلب پر کمر باندھ لی ہے۔ یہاں تک کہ سلاطین کی تنخواہ بھی وقت پر دیانت داری کے ساتھ ادا نہیں کرتے۔ اور اس میں بھی بددیانتی کرتے ہیں۔ اسکا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ ایک طرف تو بادشاہ سلامت قرضدار ہو گئے۔ اور دوسری طرف لوگوں کو سخت شکایتیں پیدا ہو گئیں ان وجوہات کی بناپر صاحب قلعہ دار بہادر نے صدر دفتر کے احکام کی بموجب

سلاطین کے پاس اطلاع بھیجی ہے۔ کہ آپ حضرات تشریف لاکر اپنی اپنی تنخواہوں کی حقیقت بیان کریں۔ تاکہ جو شکایات ہوں۔ اونکا قرار واقعی انسداد کیا جائے +

جلد ۴ نمبر ۷ مؤرخہ ۱۳ ماہ فروری ۱۸۴۷ء

حضور انور خلد اللہ ملکہٗ نے نواب معظم الدولہ بہادر کے نام ایک شقہ جاری فرمایا۔ کہ چھ ہزار روپیہ پرگنہ کوٹ قاسم کی آمدنی میں سے کنور دیبی سنگھ کے قرضہ میں ادا کردیے جائیں۔ اس قرضہ کو بہت مدت ہوگئی ہے اور ابھی تک اس کی ادائگی کا کوئی انتظام نہ ہوا +

حضور انور کو یہ معلوم ہوا کہ خواجہ احسن اللہ خاں ناظر عدالت دیوانی کو زبردستی اون کے عہدہ سے علیحدہ کردیا گیا ہے۔ اور ایک معمولی پنشن اونکے لیے مقرر کی گئی ہے۔ تو آپ نے نواب حامد علی خاں کو طلب فرماکر حکم دیا۔ کہ ان کی معاش کے لیے شاہی خزانہ سے کچھ مقرر ہونا چاہیئے۔ پھر آپ نے اونہیں خلعت سہ پارچہ اور ایک رقم جواہر عطا فرمایا +

سید محمد امیر صاحب خوشنویس کے لڑکے کی شادی کے موقعہ پر بادشاہ سلامت نے ایک پورا جوڑہ اور سہرہ مقیشی مرحمت فرمایا +

(ان خوشنویس کا خطاب میر پنجہ کش تھا۔ اسوقت دہلی کے نہایت نامور خوشنویس تھے ایک روپیہ کو ان کا ایک حرف فروخت ہوتا تھا۔ انکے لڑکے میر قطب عالم میری یاد تک زندہ تھے۔ اور انکے لڑکے میر حمید عالم اب بھی زندہ ہیں میر پنجہ کش کو غدر میں کسی گورہ سپاہی نے قتل کر ڈالا۔ حسن نظامی)

مرشد زادۂ آفاق مرزا ولی عہد بہادر کی پچپنویں سالگرہ کی تقریب کے موقعہ پر بادشاہ سلامت نے انہیں دو اشرفیاں مرحمت فرمائیں +

حضرت شاہ بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے خدام حاضر ہوئے۔ تبرک پیش کیا

حضور انور نے پچیس روپیہ بطور نذر عطا فرمائے۔ مبلغ چھ ہزار روپیہ مرزا محمد شاہرخ بہادر کے خرچ کے لیے بادشاہ سلامت کے حسب الحکم روانہ کیے گئے۔

مرزا ولی عہد بہادر کی عرضی آئی۔ کہ میرے قرضہ کو شاہی قرضہ میں شامل کر کے اس کی ادائگی کی کوئی صورت کی جائے۔ ارشاد ہوا۔ کہ اپنے قرضہ کی فہرست روانہ کرو۔ تاکہ اوس کے مطابق ادائگی کی تجویز عمل میں آئے۔

صاحب کلاں بہادر کی عرضی ملاحظہ کے لیے پیش کی گئی۔ اس میں لکھا تھا کہ میرزا محمد فخر الدین بہادر شہزادہ شہر سے فریب دیکر ایک فاحشہ عورت کو قلعہ میں لے آئے ہیں۔ حکم دیا جائے تاکہ وہ اوس عورت کو عدالت فوجداری میں روانہ کر دیں۔

جس جگہ راجہ لال سنگھ کو رکھا گیا تھا یہاں آج کل راجہ اندر سنگھ والی ریاست نابھہ آئے ہوئے ہیں۔ عملداران انگریزی کو حکم ہے کہ ان کو دریائے جمنا کے جنوب یا مشرق میں لیجا کر رہا کر دیں۔ چار ہزار روپیہ ماہوار انکا مقرر کیا گیا ہے خیال ہے کہ یہ آزادی کے بعد بندرابن میں جا کر قیام کرینگے۔

دریائے جمنا پر جہاں راجگھاٹ ہے لوہے کا پل بنانے کا ارادہ ہے اس کے واسطے فیروزشاہ کے کوٹلہ سے پتھر آرہے ہیں۔ تاکہ راج گھاٹ کے پل کو مضبوطی کے ساتھ درست اور عمدہ بنایا جائے۔

جلد ۴۔ نمبر ۸۔ مورخہ ۲۰ رفروری ۱۸۴۷ء

نواب معظم الدولہ دام اقبالہ کا عریضہ جس میں اونہوں نے قرض خواہوں کی فہرست روانہ کی تھی حضور انور کی نظر فیض اثر سے گذرا۔ دفتر سلطانی کے اہلکاروں کو حکم ہوا کہ اسے پانچ دن میں ترتیب دیکر ہمارے ملاحظہ میں پیش کرو۔

راجہ سوہن لال کے نام رقعہ لکھا گیا۔ کہ حضرت عرش آرامگاہ کے عہد میں جو جواہرات نفیسہ تمہارے پاس رہن رکھے گئے تھے۔ اون کا تفصیلی حساب معہ تاریخ

کے لکھ کر ہمارے پاس بھیجو لیکن مرصع چھپا کلی کا حساب اس میں شامل نہ کرنا۔ کیونکہ اس کی ضرورت نہیں ہے +

حافظ محمد حسین صاحب پیرزادہ کو جو پیران گنگوہ کے مزارات کی دستار و تبرکات لیکر حاضر ہوئے تھے۔ بادشاہ سلامت نے ایک دوشالہ مرحمت فرمایا۔ اور نہایت اخلاص و عقیدت کے ساتھ انھیں رخصت کیا +

مرزا محمد شاہرخ بہادر نے ہاپوڑ سے ایک عریضہ اس مضمون کا بادشاہ سلامت کی خدمت میں ارسال کیا۔ کہ مجھے مرض بواسیر لاحق ہوگیا ہے۔ اور اس کی وجہ سے طرح طرح کی تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ بادشاہ سلامت نے اس کے جواب میں شقہ روانہ فرمایا۔ کہ میں دست بدعا ہوں کہ ایزد اکرم تمہیں شفائے عاجل و کامل مرحمت فرمائے +

میر یوسف علی خاں کو خلعت چہار پارچہ دو رقم جواہر اور منصب دو ہزاری مرحمت فرمایا گیا

مرزا ولی بخت بہادر کو جو میرزا قیصر شکوہ بہادر کے ہمراہ حاضر دربار ہوئے تھے۔ بادشاہ سلامت نے ایک دستار سربستہ مع گوشوارہ کے اور ایک کمخواب کی قبا سہ رقم جواہر ایک دوشالہ مرحمت فرمایا اور بیگمات کے لیے دو جوڑے دوشالہ کے ساتھ کر دیے قرضخواہوں کی عرضیاں حساب کے ساتھ پہنچیں جو خواجہ احسن اللہ خاں کے حوالہ کر دی گئیں کہ اپنے دفتر سلطانی سے مطابق کر کے اطلاع دو +

کنور دیبی سنگھ نے اطلاع دی کہ حضور مجھے اپنے بھتیجے کی شادی کے لیے کچھ ضروری سامان اور چند چپراسیوں اور چوبداروں کی ضرورت ہے حکم ہوا۔ تمہارے درخواست کے مطابق انتظام کیا جائے گا +

صاحبکلاں بہادر کے نام حکم لکھا گیا کہ میں نے نواب حامد علی خاں سے اٹھارہ ہزار روپیہ قرض لیے تھے ننکو چاہیے کہ پرگنہ کوٹ قاسم کی آمدنی میں سے ادا کر نیکا

انتظام کر دو +

بادشاہ سلامت کے حکم سے باغ انگوری کی آمدنی میں سے ۲۲ بیگہ زمین مرزا مصطفےٰ بیگ کو عنایت کی گئی +

منکوحہ جدیدہ شاہ آبادی بیگم کو جو دیہات دیئے گئے تھے۔ اوس کے ہبہ نامہ کی تیاری کے لیے فرمان واجب الاذعان صادر ہوا +

مرشدزادہ آفاق مرزا ولی عہد بہادر نے ایک شخص علی بخش نامی کی لڑکی سے نکاح فرمایا۔ بادشاہ سلامت نے دو اشرفیاں منکوحہ موصوفہ کے پاس روانہ فرمائیں +

اطلاع دی گئی کہ جناب ولی عہد بہادر حصار میں رونق افروز ہیں۔ اور عنقریب حضور بادشاہ سلامت کی خدمت میں دہلی آنے والے ہیں +

ماہ صفر کی نویں تاریخ کو کھاری باؤلی میں خلقت بسنت کے تماشے میں مشغول تھی۔ کہ ایک شخص نے جو عرصہ سے اپنے دشمن کے پیچھے گھات میں لگا ہوا تھا۔ موقع پاکر اوسے شمشیر کے ضرب سے زخمی کیا۔ خلقت جمع ہو گئی۔ سمجھانے والوں نے سمجھایا کہ او بیوقوف کیوں خواہ مخواہ کسی کو ہلاک کرتا ہے۔ اوس کی جان تو خیر جائے گی۔ مگر تیری بھی خیر نہیں ہے پکڑا جائے گا۔ اور خون کا بدلہ خون تو بھی پھانسی پر چڑھیگا یہ سنکر قاتل کو کچھ ایسا جوش آیا۔ کہ اپنے پیٹ میں خنجر بھونک لیا اور مر گیا۔ سنا گیا ہے کہ وہ مجروح جس پر اس نے تلوار کا حملہ کیا تھا ابھی تک زندہ ہے +

ایک دلال کو جسکا نام رمتن تھا ڈاکوؤں نے جنگل میں گھیر لیا۔ اور جو کچھ مال و متاع تھا وہ سب چھین لیا۔ اور دریا کے پاس لیجاکر پانی میں پھینکدیا۔ تاکہ ڈوب کر مرجائے۔ مگر اس کی زندگی باقی تھی۔ تیرنے لگا۔ جب ڈاکوؤں نے دیکھا کہ شکار زندہ سلامت ہاتھ سے جاتا ہے۔ قریب پہنچکر دو تین ہاتھ تلوار کے مارے تب بھی

اوسکا رشتہ حیات منقطع نہیں ہوا۔ پانی سے نکال لائے اور ہاتھ پیر کاٹکر گڑھے میں ڈالدیا۔ بیچارہ دلال آدھی رات تک تڑپتا رہا۔ مگر کوئی فریادرس نہوا۔ آخر ڈاکوؤں نے اوپر سے ایک ہاتھ تلوار کا ایسا مارا کہ سرتن سے جدا ہوگیا۔ غریب نے مصیبت سے نجات پائی کئی دن کے بعد پولیس کے عملہ کا ادھر سے گذر ہوا نعش کے ٹکڑے ٹکڑے دیکھکر تحقیقات شروع کر دی۔ کئی دن کی تلاش اور جستجو کے بعد اون میں سے ایک ڈاکو کو گرفتار کیا گیا جس نے یہ تمام حالات قلمبند کرائے۔ پولس کی کوشش قابل تعریف ہے کہ اس طرح نامعلوم واقعہ کا کس خوبصورتی سے کھوج نکال لیا۔ یقین ہے کہ جس طرح یہ ایک ڈاکو گرفتار ہوا ہے۔ دوسرے ڈاکو بھی گرفتار ہو جائیں گے اور اپنے کیفر کردار کو پہنچیں گے*

جلد ۴ نمبر ۱۱۔ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۸۴۷ء

نواب معظم الدولہ بہادر کی عرضی اس مضمون کی بادشاہ سلامت کی خدمت میں پہونچی۔ کہ جھروکہ کی زمین پر فالیز کی کھیتی کی وجہ سے اسقدر غلاظت و کثافت جمع ہو جاتی ہے۔ جس سے بیماریوں کا پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ وہاں کے آنے جانے والے لوگ بدبو سے پریشان ہو جاتے ہیں۔ اگر فالیز کی کھیتیاں وہاں سے اُٹھادی جائیں تو غالباً اسقدر کوڑا کرکٹ جمع نہوگا۔ اُمید ہے کہ حضور انور اس بارے میں کسی مناسب کارروائی کے جاری ہونے کا حکم نافذ فرمائیں گے۔ ارشاد ہوا کہ وہاں فالیز کی کھیتیاں آج سے تو ہیں نہیں۔ عرصہ دراز سے ایسا ہوتا چلا آتا ہے آج تک کسی نے بیماری کا خدشہ ظاہر نہیں کیا۔ اب یہ کیسی نئی بات آپ نے لکھی ہے۔ بہرحال اطبائے حاذق سے اس بارے میں مشورہ لیا جائے گا۔ اگر ان کے نزدیک فالیز کی موجودہ صورت اندیشہ ناک ہے اور اس سے بیماریوں کے پیدا ہونے کا احتمال ہے تو یقیناً فالیز کی کھیتی باڑی کے متعلق ممانعت کا حکم جاری کر دیا جائے گا۔

بعض اراکین سلطنت نے عرض کیا کہ بادشاہ سلامت کو نواب معظم الدولہ نے جو کچھ اپنے عریضہ میں لکھا ہے۔ اوس سے مطلب محض رفاہ عام ہے۔ اور بہبودیٔ خلائق کے علاوہ کوئی دوسرا مقصد اس میں پوشیدہ نہیں ہے۔ آیندہ حضور اقدس کی جو مرضی مبارک ہو وہ سب سے اعلیٰ و اولیٰ ہے۔ ہم غلاموں کو کسی قسم کی رائے زنی کا حق نہیں ہے +

(دنیا نیا زمانہ تہا۔ صفائی کی یہ دھوم دھام اُس زمانہ میں کہاں تھی جو بادشاہ کی عقل میں اس کی خوبی آتی۔ اب بھی اسی مقام پر فالیز ہوتی ہے اور کوئی انگریز نہر آب وہوا کی خرابی کے لیے اس کی بندش نہیں کرتا۔ حسن نظامی)

بادشاہ سلامت نے از راہ کمال نوازش ایک نفیس جوڑا۔ ایک کمخواب کی قبا۔ ایک دوشالہ۔ ایک گوشوارہ سہ رقم جواہر مرزا دشاہ بہادر سلاطین کو مرحمت فرمایا۔

بادشاہ سلامت ایک روز حضرت سید محمود بحاری کی زیارت کے لیے تشریف لے گئے۔ تھوڑی دیر قیام فرمایا۔ تبرک اور دستار حاصل کرنیکے بعد واپس تشریف لائے +

(حضرت خواجہ نظام الدین اولیاؒ کے ہم عصر تھے ان کا مزار موضع کیلوکھری میں ہے جو مقبرہ ہمایوں کے جنوب میں ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ مجذوب نما بزرگ تھے۔ حسن نظامی)

بادشاہ سلامت قصبۂ بلاس پاور میں شکار و تفریح کی غرض سے تشریف لے گئے۔

مرزا محمد شاہرخ بہادر کی عرضی پیش ہوئی۔ جواب میں تحریر فرمایا۔ کہ اپنے ہمراہی حکیم محمد اسمٰعیل صاحب کو اطلاع دیدو۔ کہ زر قرضہ کی دستاویزات اپنے رشتہ داروں میں سے کسی معتبر آدمی کے ذریعہ ملاحظہ کے لیے بھیجدیں +

کنور سالگ رام کے لڑکے کنور گوپال سنگھ کی شادی میں بادشاہ سلامت نے خلعت فرخ سیری۔ جامہ۔ کمر بند۔ سہرہ مقیشی روانہ فرمایا۔ اور کنور کا لقب دیا۔ اور حکم دیا کہ

شاہی خرچ سے کنور گوپال سنگھ کی شادی کا جلوس شاہانہ تزک و احتشام کے ساتھ نکالا جائے۔ بادشاہ سلامت کے اخلاق کا یہ حال ہے کہ رعایا کے ساتھ ہر موقعہ پر انعام و اکرام کا سلوک فرماتے رہتے ہیں +

(ہندو مسلمان دونو اقوام کے ساتھ بہادر شاہ کا یہی محبانہ سلوک تھا۔ اور دونو قومیں ان کو باپ سمجھتی تھیں حسن نظامی)

صاحب کلاں بہادر کے نام شقہ جاری فرمایا کہ مدرسہ غازی الدین خاں مسجد فتحپوری مسجد اکبر آبادی اہلکاران شاہی کے سپرد کر دی جائیں تاکہ انتظام و انصرام میں آسانی ہو (اب صرف مسجد فتحپوری چاندنی چوک میں باقی ہے۔ اکبر آبادی مسجد کا نام و نشان مٹ گیا۔ جہاں ایڈورڈ پارک ہے اس جگہ یہ مسجد تھی حسن نظامی)

خبر ہے۔ کہ بادشاہ انگلستان کی عدالت سے فرمان جاری ہوا ہے۔ کہ بہادر شاہ بادشاہ خلد اللہ ملکہ کے مرتبہ و اعزاز میں کسی قسم کی کمی نہ ہونے پائے۔ اور حضور شاہ دہلی کے لیے قدیم دستور کے موافق تمام معمولات شاہی کا سر انجام ہوتا رہے +

جلد ۴۔ نمبر ۱۲ مؤرخہ ۱۹ ماہ مارچ ۱۸۴۲ء

جنرل اختر لونی صاحب کی زوجہ مبارک النساء بیگم صاحبہ کی عرضی بابت دعویٰ زر قرضہ بادشاہ سلامت کے ملاحظہ سے گذری۔ حکیم احسن اللہ خاں اور کنور دیبی سنگھ کو ارشاد ہوا۔ کہ تحقیقات کے بعد اصل حالات کی رپورٹ کی جائے +

(جنرل اختر لونی فرانسیسی تھا اس نے مسلمان عورت سے شادی کی تھی حسن نظامی)

سید یوسف علی دار وغہ کو بادشاہ سلامت نے سعید الدولہ خاں بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا +

مرزا محمد تقی بہادر سلاطین کو جاودہ سے آئے ہیں۔ بادشاہ سلامت نے ایک کمخواب کی قبا۔ دوشالہ۔ گوشوارہ۔ دستار۔ سہ رقم جواہر مرحمت کر کے معزز و ممتاز فرمایا

مختار الدولہ وحید الدین احمد خاں بہادر کو خلعت پنج پارچہ اور سہ رقم جواہر عطا فرمایا
حضور انور نے اہلکاروں کو حکم دیا کہ نواب شرافت محل بیگم صاحبہ کے قرض کا مقدمہ
کاغذات حساب کے ساتھ محکمۂ ایجنٹی میں منتقل کر دیا جائے۔

خط نسخ کا ایک قطعہ اپنے دست مبارک کا لکھا ہوا۔ بادشاہ سلامت نے
مرزا ولی عہد بہادر کو مرحمت فرمایا۔

کارپردازوں کو حکم دیا گیا کہ محکمۂ ایجنٹی میں روانہ کرنے کے لیے اضافۂ تنخواہ
کے کاغذات مرتب کر کے ہمارے ملاحظہ کے لیے بہت جلد پیش کرو۔

فرقۂ مداریہ ملنگ کے سرگروہ ایرانی شاہ کو بادشاہ سلامت نے خلعت سہ پارچہ
اور دو اشرفیاں عطا فرمائیں اور ان کے مریدوں میں سے ہر ایک کی دعوت فرما کر سب کو
دلشاد کیا۔ اور اس کے ساتھ نقدی بھی مرحمت فرمائی۔

قرضخواہوں کی عرضیاں زیادہ تعداد میں حضور انور کے ملاحظہ کے لیے پیش
کی گئیں۔ خواجہ احسن اللہ سے فرمایا۔ کہ شاہی دفتر کے کاغذات سے ان کو مطابق کر کے
حقیقت حال کی رپورٹ پیش کرو۔

شام کے وقت کبوتر بازی کا تماشہ ملاحظہ فرمانے کے لیے تشریف لے گئے اور
بلند نظری کی داد دی۔

ایک دن بادشاہ سلامت باغ سلیم گڈھ میں تشریف لے گئے نواب زینت محل بیگم صاحبہ
و شاہ آبادی بیگم صاحبہ و تاج محل بیگم صاحبہ بندوق کی نشانہ بازی میں مشغول تھیں
بڑی دیر تک نشانہ بازی کے تماشہ میں مصروف رہے۔

(یہ تینوں بیگمات بہت منظور نظر تھیں۔ بندوق چلانے کا شوق تو نور جہاں کے
وقت سے اس خاندان کی تمام عورتوں کو تھا۔ آجکل کی عورتیں ناٹک کا تماشہ دیکھنا کافی
سمجھتی ہیں۔ یا بناؤ سنگھار کر کے ہوا خوری کو چلے جانا جنگی کرتبوں کا کسی کو بھی شوق نہیں ہے حسن نظامی)

محبوب خواجہ سرا کا عریضہ پہونچا۔ کہ قدم شریف کے میلہ سے جب مرزا جواں بخت بہادر واپس تشریف لا رہے تھے تو چند بدمعاشوں نے انگریزی سپاہیوں کی اعانت سے ادن کو گھیر لیا۔ گھوڑا اور ایک بٹوہ جس میں تین اشرفیاں تھیں اور ایک چاندی کی ہیکل چھین کر لے گئے۔ بادشاہ سلامت نے یہ خبر جوشتا لڑ نسکر صاحب کلاں بہادر کے نام اطلاع بھیجی۔ کہ ایسے بدمعاشوں کو قرار واقعی سزا دینی چاہیے۔ بادشاہ سلامت سے عرض کیا گیا کہ اس کارروائی کی نقل انگریزی ایجنسی کے محکمۂ فوجداری میں بھی ضرور ارسال ہونی چاہیے۔ تاکہ مناسب کارروائی عمل میں آسکے +

(تعجب ہے بادشاہ کا اسقدر لاڈلا بیٹا میلہ میں جائے اور بدمعاش لوگ اسکا گھوڑا تک چھین لیں۔ کیا دہلی کے باشندوں نے بھی مدد نہ کی۔ اور انگریزی سپاہیوں کی شرکت کا لفظ بھی حیرت میں ڈالتا ہے۔ غالباً اس واقعہ کے اندر کوئی اور راز پوشیدہ ہے جو اخبار والے کو معلوم نہیں ہوا۔ بہادر شاہ جواں بخت کی ولیعہدی چاہتے تھے اور انگریز اس کے خلاف تھے۔ حسن نظامی)

جلد ۴۔ نمبر ۱۳۔ مورخہ ۲۶ ماہ مارچ ۱۸۴۷ء

دہلی کے قیدخانہ سے ایک قیدی موقع پاکر کہیں نکل گیا۔ پہاڑ گنج کے تھانہ دار کو کسی نے خبر پہنچائی کہ دہلی کے متصل راجہ بھرت پور کے جو دیہات ہیں فراری قیدی کہیں ان میں روپوش ہے۔ مجسٹریٹ سے اجازت لیکر تھانہ دار صاحب سارے دیہاتوں میں مارے مارے پھرے۔ گھر گھر چھان ڈالا۔ مگر قیدی کا کہیں پتہ نہ چلا آخر مایوس ہو کر چلے آئے۔ ان کی اس جانفشانی کے صلہ میں مجسٹریٹ نے بیس روپیہ انعام عطا کیے۔ انہوں نے لینے سے انکار کیا اور کہا اگر میں قیدی کو گرفتار کر کے حضور میں پیش کر دیتا تو البتہ انعام کا مستحق تھا۔ ایسی حالت میں کہ مقصود میں ناکام رہا

انعام لینا میں مناسب نہیں سمجھتا۔ مجسٹریٹ نیک نفس آدمی تھا۔ اوس نے کہا تم نے اپنی کوشش میں کمی نہیں کی منانہ ملنا خدا کے ہاتھ میں ہے۔ اس لئے تمہیں انعام تمہاری کوشش کے صلہ میں دیا جاتا ہے۔ آخر تھانہ دار نے بہت اصرار کے بعد انعام لیکر مجسٹریٹ کی قدر دانی کا شکریہ ادا کیا +

اسباب جنگ سے لدی ہوئی تخمیناً سو گاڑیاں شاہجہاں آباد سے دیار مغرب کی طرف روانہ کی گئی ہیں +

راجہ دیبی سنگھ ساکن رام نے اپنی لڑکے کی شادی کی تقریب میں بڑے پیمانہ پر دعوت کا انتظام کیا تھا۔ اس جشن دعوت میں انگریز صاحبان بھی رونق افروز ہوئے تھے۔ دعوت میں طرح طرح کے تکلفات اور ساز و سامان کا انتظام کیا گیا تھا۔ اب یہ شادی خیر و خوبی کے ساتھ ختم ہو گئی ہے۔ تاریخ دہلی میں یہ شادی بھی یادگار رہے گی +

حضور والا نے سلیم گڈھ کے آس پاس کے تمام حصہ میں چند عمارات کے تیار کرنے کا حکم صادر فرما دیا ہے چنانچہ پائیں باغ کا تمام حصہ عمارات میں شامل ہو گیا ہے +

(اب یہ تمام عمارات نابود ہو گئیں۔ قلعہ سلیم گڈھ میدان کر دیا گیا۔ حسن نظامی)

کچھ دنوں سے دہلی کی آب و ہوا میں گرمی کے آثار پائے جاتے ہیں رفتہ رفتہ سردی رخصت ہو رہی ہے۔ ہولی کا تہوار دہلی میں بڑی شان و شوکت سے منایا جاتا تھا۔ ایسی رونق اور چہل پہل دوسری جگہ دیکھنے میں بہت کم آتی تھی۔ مگر اب کے خدا جانے کس وجہ سے اس تہوار میں پہلی سی رونق کا نام و نشان بھی نہیں تھا +

نذرانہ کا ایک لاکھ روپیہ خزانہ انگریزی سے بادشاہی خزانہ میں داخل کیا گیا +

راجہ دیبی سنگھ کو حکم ہوا کہ مرزا علی عہد بہادر کی تنخواہ کے پانچ ہزار پانچسو پچیس روپیہ ان کے نام روانہ کر دیے جائیں۔ اور دوسرے کارخانوں کی

تنخواہ بھی تقسیم کردی جائے۔

ماہ مارچ کی ابتدائی تاریخوں میں بادشاہ سلامت نے تاج محمد دربان کو بلا کر حکم دیا کہ رزیڈنٹ بہادر کے پاس جاؤ۔ اور ہماری طرف سے کہو کہ آج ظہر کے وقت حضور انور قطب صاحب کی درگاہ میں تشریف لیجائیں گے اور تین گھڑی رات گذرنے کے قلعہ معلی میں واپس تشریف لائیں گے۔ ہمارے آتے جاتے وقت سپاہیوں کی کمپنی اور توپخانہ کا انتظام ہونا چاہیئے۔ تاج محمد نے حضور انور کی طرف سے یہ پیغام رزیڈنٹ بہادر کے پاس پہنچا دیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ یہ بات خلاف قانون ہے کہ تین گھڑی رات گذرنے کے بعد سپاہیوں کو کمربستہ حاضر ہونے کا حکم دیا جائے تاج محمد نے جب یہ خبر پیشگاہ خسروی میں بیان کی تو حکم ہوا جاؤ۔ رزیڈنٹ سے جا کر کہو۔ کہ یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ جو خلاف قانون ہو۔ حضرت والد مرحوم کے وقت میں ہمیشہ کمپنی کے سپاہی رات کو کمر باندھ کر حاضر ہوا کرتے تھے۔ دربان نے پھر رزیڈنٹ بہادر کے پاس جا کر فرمان شاہی پہنچایا۔ رزیڈنٹ نے کہا اچھا فرمان شاہی کی تعمیل کی جائے گی۔

مارچ کی تیسری تاریخ کو نواب حامد علی خاں کے دولت خانہ پر ان کے بھانجہ کے ختنہ کی تقریب میں ایک محفل منعقد ہوئی۔ ہندو مسلمان سرداروں کا بارونق مجمع تھا۔

جلد ۴۔ نمبر ۱۴ مورخہ ۲ اپریل ۱۸۴۷ء

مرزا مور بہادر نے جو مہر سلطانی کی جعلسازی کے جرم میں قید تھے بادشاہ سلامت کی خدمت میں ایک عریضہ بھیجا۔ کہ میں درد گردہ کی وجہ سے زندگی سے مایوس ہوگیا ہوں۔ اگر از راہ مرحمت خسروانہ مجھے قید سے نجات دی جائے تو شاید میری زندگی دوبارہ ہو جائے۔ حضور والا نے فرمان صادر کیا کہ اچھا تم جاؤ اپنے بال بچوں

میں بود و باش اختیار کرو۔ مگر تمہاری نگرانی کے لیے تمہارے مکان پر خواجہ سراؤں کو مقرر کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد بادشاہ سلامت نے حضور قطب الاقطاب کے مزار مبارک پر حاضر ہو کر فاتحہ خوانی کی۔ نیاز دلائی تبرک لیکر دولتخانۂ معلی پر حاضر ہوئے آمد و رفت کے موقعہ پر شاہی و انگریزی توپخانہ سے سلامی کی توپیں چھوڑی گئیں۔ اثنائے راہ میں کسانوں نے گلدستہ کے تحفے اور نذریں بادشاہ دہلی خلد اللہ ملکہٗ کی خدمت میں پیش کرنے کا افتخار حاصل کیا۔

نواب شاہ آبادی بیگم صاحبہ نے احمد خاں نامی کو آبدار خانہ کی داروغگی کا عہدہ مرحمت فرمایا اور اس کے ساتھ ہی خلعت سہ پارچہ اور دو رقم جواہر ایک عمدہ پالکی کا تحفہ بھی عطا کیا۔ بادشاہ سلامت نے محمد حسین بیگ کے بھائی کو اون کی والدہ کے وفات کے موقعہ پر خلعت سہ پارچہ اور خواجہ بابر ادر میر ہدایت علی سرچڑی خوصاں کو خلعت دو پارچہ مرحمت فرمایا۔

حضور بادشاہ سلامت نے نواب معظم الدولہ بہادر کی چھٹی کو ملاحظہ فرما کر کارکنان دفتر کو حکم دیا۔ کہ جنرل ڈیوڈ اختر لونی صاحب کی زوجہ مبارک النساء کے زر قرضہ کی فہرست مرتب کر کے بہت جلد ہمارے ملاحظہ میں پیش کرنی چاہیئے۔

رام پور کے ایک درویش امیر شاہ بادشاہ سلامت کی ملاقات سے شرفیاب ہوئے۔ بہت دیر تک معارف و حقائق کی گفتگو ہوتی رہی۔ میر احمد علی کا ذکر آیا۔ تو امیر شاہ درویش نے اون کی سفارش فرمائی۔ بادشاہ سلامت نے خلعت سہ پارچہ و دو رقم جواہر مرحمت فرمائے۔

حسب دستور قدیم بادشاہ کے جسم مبارک کے وزن سے ترازو نے بلند پلہ ہونے کا شرف حاصل کیا۔ اور وزن کے موافق غربار اور مستحقین میں خیرات تقسیم کی گئی۔

(بادشاہ کے جسم سے ترازو کا بلند پلہ ہونا ادب کا فقرہ ہے۔ مطلب یہ ہے کہ

بادشاہ کو ترازو میں تولا گیا۔ اور ان کے وزن کے موافق غریبوں کو نقدی اور غلہ وغیرہ تقسیم کیا۔ اسکو تلا دان کہتے تھے حسن نظامی)

مرزا محمد شاہرخ بہادر نے جو شکار کے لیے باہر گئے ہوئے تھے۔ بادشاہ سلامت سے بذریعہ تحریر استدعا کی کہ میرے اخراجات کے لیے کچھ روپیہ مرحمت فرما دیجے حکم ہوا۔ کہ ان کو تین ہزار روپے بھیجدیے جائیں +

کنور دیبی سنگھ سے ارشاد ہوا۔ کہ ایک ہزار چالیس روپیہ روزمرہ کے خرچ کے لیے شاہی خزانہ میں داخل کردو +

ایام ہولی کے موقعہ پر ہندو سرداروں نے جو نذریں پیش کی تھیں۔ بادشاہ سلامت نے اونھیں شرف قبولیت عطا فرمایا +

کارپردازان خلافت کو حکم دیا گیا۔ کہ حضرت میاں کالے صاحب نبیرہ حضرت مولنا فخرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی کی شادی ہے۔ دس ہزار روپے اون کے خرچ کے لیے عطا کیا جائے +

ایک شقہ مرزا شاہرخ بہادر شاہزادہ کے نام لکھا گیا۔ کہ تم بہت جلد شرف حضوری حاصل کرو۔ شہزادہ صاحب سیر و شکار سے فراغت حاصل کر کے کاشی پور ہی تشریف لے آئے ہیں +

تمام قرضخواہوں کے نام اطلاعنامہ بھیجا گیا کہ دو دن کے اندر اندر اپنے اپنے دعوؤں کے ثبوت دربار شاہی میں پیش کریں +

ارشاد ہوا کہ ہماری دادی قدسیہ بیگم صاحبہ کے عرس کے مصارف کے لیے مرزا عبداللہ شاہ کو ایک سو پچاس روپے دیدیے جائیں۔ تاکہ انتظام میں کسی قسم کی دشواری نہ ہو +

بادشاہ سلامت سے عرض کیا گیا کہ نواب حسینی بیگم صاحبہ زوجہ مرزا سلیم شاہ بہادر مرحوم

نے اطلاع دی ہے کہ باغات سرہندی و روشن آرا وغیرہ کی آمدنی جو محکمۂ ایجنسی میں جمع ہے ضمانت دینے کے بعد وصول کر لی جائے گی ٭

حضور بادشاہ دہلی خلد اللہ ملکہ نے مرزا مینڈھو بہادر کو ایک بندوق عطا فرمائی عرض کیا گیا کہ حضور انور نے جو اراضی جامع مسجد کے پاس مرزا محمد بخش سلاطین کے نام ہبہ فرمائی تھی اور کچھ باتیں درمیان میں فیصلہ طلب تھیں۔ اون کی نسبت صاحب کلاں بہادر نے مرزا صاحب کو لکھا کہ تصفیہ طلب امور کو فوراً صاف کر دیا جائے اس کے بغیر کوئی کارروائی کی گئی تو حضور انور کے نزدیک جائز متصور نہیں ہو گی ٭

اخبار فوائد الناظرین میں یہ خبر پڑھکر بے انتہا افسوس ہوا کہ دہلی کے نامور اور صاحب وقار رئیس اعظم نواب شیر جنگ بہادر نے دُنیائے فانی سے دار البقا کی جانب رحلت فرمائی ٭

جلد ۴ نمبر ۱۵ مؤرخہ ۹ اپریل ۱۸۴۷ء

مرزا الٰہی بخش بہادر سلاطین نے (یہ وہی میرزا الٰہی بخش ہیں جنہوں نے بہادر شاہ کی گرفتاری میں برٹش سرکار کو مدد دی تھی۔ حسن نظامی) بادشاہ سلامت کے حضور میں حکیم احسن اللہ خاں کی شکایتیں کیں۔ بادشاہ سلامت نے حکیم صاحب کی طرف دیکھا اونہوں نے عرض کیا۔ کہ حضور والا اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے جب سے بعض ایسے مکانوں کے متعلق جو حضور والا کے خدام کی تولیت میں تھے۔ یہ مشہور ہوا ہے کہ وہ آج کل انگریزی قبضہ میں ہیں۔ بعض حضرات کو مجھ سے بدگمانی ہو گئی ہے۔ میری تو یہ حالت ہے کہ میں نے ہرنراین کے بھائی جگن ناتھ کو اس بات پر آمادہ کر لیا تھا کہ حضور کا زر مطلوبہ فوراً خزانۂ شاہی میں داخل کر دے۔ مگر شیو لال متصدی نے اُسے بہکا سکھا کر کام خراب کر دیا۔ ارشاد ہوا کہ اگر ہرنراین معتمد اور

متمول آدمی ہوتا تو وہ ہرگز خزانہ انگریزی کا روپیہ نہ کھاتا۔ بلکہ اس کے بدلہ زہر کھا کے مرجاتا۔ اس واقعہ کے دوسرے دن مرزا الٰہی بخش لالہ جگن ناتھ کو لیکر حاضر ہوئے اور حضور انور کے حسب الارشاد ایک ہزار سات سو روپیہ بابت دفعہ اول اور چھ سو آٹھ بابت دفعہ ثانی پیش کیا۔ حضور والا نے اس کے اس روپیہ کو دیکھکر ارشاد فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو بیان کرو۔ انشاء اللہ تمہاری بات رد نہیں کی جائے گی۔

بادشاہ سلامت نے نواب معظم الدولہ بہادر کے نام ایک شقہ جاری فرمایا۔ کہ حضور خواجہ قطب الاقطاب کی درگاہ شریف جاتے وقت راستہ میں جو پل پڑتا ہے۔ اوس کی مرمت کی جائے۔ اس کام کے واسطے تین سو روپیہ کی منظوری دیجاتی ہے۔ اس حکم کی تعمیل میں تاخیر نہ ہو۔ کیونکہ پل بہت شکستہ ہے اور آنے جانے والوں کو تکلیف ہوتی ہے۔

مرزا محمود بہادر خلف مرزا ماہرخ بہادر کا نکاح مرزا محمود شاہ بہادر کی صاحبزادی سے پانچ لاکھ مہر کے عوض منعقد ہوا بادشاہ سلامت نے اپنی طرف سے سہرہ مقیشی مرحمت فرمایا۔

(ہر شخص کی شادی غمی میں شاہی امداد ہوتی تھی۔ انہی کثیر مصارف کی وجہ سے بادشاہ مقروض رہتے تھے۔ اور انکو طماعی کا لقب ملتا تھا۔ حسن نظامی)

بادشاہ سلامت رات کو زیر جھروکہ قدسیہ تشریف لے گئے کیونکہ یہاں نواب اعتماد الدولہ سید حامد علی خاں بہادر کے نواسہ کے ختنہ کی تقریب میں چراغاں کیا گیا تھا۔ اور آتشبازی اور گلکاری کا انتظام بھی بہت اعلیٰ پیمانہ پر تھا حضور انور کے قدموں کے نیچے جو عمدہ عمدہ ولایتی چھینٹیں اور اطلس و کمخواب کے کپڑے بچھائے گئے تھے وہ سب غریبوں مسکینوں اور اپاہج بوڑھیا عورتوں کو بانٹ دیئے گئے۔ (یہی ہے وہ اجڑا ہوا جو دہلی کی موجودہ حالت دیکھکر بے اختیار کھاتی ہے

کر آہ دہلی کا آخری سانس کس قدر حیرتناک تھا۔ اب تو سڑکوں پر مٹی کا تیل بچھایا جاتا ہے۔ حسن نظامی)

بادشاہ خلد اللہ ملکہ نے کرسی زرنگار پر جلوس فرمایا۔ نواب صاحب اور ان کے ہمراہیوں نے نذریں پیش کیں۔ اشرفیاں اور روپوں کے علاوہ تین کشتیاں کمخواب اور اطلس اور گلبدن کے تھانوں کی دوشالے۔ جامدانی کے دوپٹے۔ بنارسی دوپٹے۔ جواہرات سے بھری ہوئی ایک کشتی نورتن طلائی مرصع کا ایک جوڑہ۔ ولایتی تلواروں۔ بندوقوں تمنچوں کی تین کشتیاں عطر کی شیشیاں۔ گورٹہ۔ اور پھولوں کے خوان اور طرح طرح کے میوؤں کے سترہ خوانوں کے تحفے نذر میں پیش ہوئے۔ جہاں پناہ نے اسکو قبول فرمالیا (بادشاہی عطیات سے نواب صاحب کا گھر بھرا تھا پھر بادشاہ کی خدمت میں اسکو پیش کر دیا گیا۔ حسن نظامی) بادشاہ سلامت کے اقربا اور اراکین کے لیے پھولوں کے ہار اور زریں پٹکے پیش کیے گئے۔ آتشبازی وغیرہ سے محفل بقعہ نور بنگئی۔ اس سیر و تماشے سے جب فرصت ہوئی۔ تو حضور والا شبستان اقبال میں تشریف لے گئے۔

نواب حامد علی خاں کے دوست غلام علی خاں نے ایک لایتی بندوق حضور والا کی خدمت میں پیش کی۔ کنور دیبی سنگھ نے حضور انور کے حسب ارشاد پانچسو روپیہ لاکر پیش کیے۔

مرزا محمد شاہرخ بہادر کے نام شقہ جاری فرمایا گیا کہ چونکہ اب سردی کا موسم ختم ہو گیا ہے۔ اور گرمیاں آرہی ہیں۔ لہذا شکار گاہ سے واپس آجاؤ اور بہت جلد ہمارے دربار میں پہنچ کر سعادت اندوز ہو۔

مرزا غلام فخرالدین بہادر شہزادہ نے اپنے بچے کے دودھ چھٹنے کی خوشی میں رنڈیوں کے چار طائفوں کا ناچ کرایا تھا۔ حضور انور اس محفل میں شریک ہو کر بہت محظوظ ہوئے۔

حضرت شیخ فریدالدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے خدام حاضر ہوئے اور تبرکات پیش کیے۔ حضور نے سو روپے مرحمت فرمائے۔ ان کے جانے کے بعد حضرت شاہ شرف بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے درگاہ کے خدام حاضر ہوئے۔ اور تبرکات پیش کیے۔ حضور انور نے ۲۵ روپے مرحمت فرمائے +

عرض کیا گیا کہ راجہ رد پر اپنے افعال کی پاداش میں ریاست سے علیحدہ کر دیا گیا اور آج کل سہارنپور میں ہے۔ سرکار انگریزی نے اوس کے گذر اوقات کے لیے ستائیس ہزار روپے سالانہ مقرر کیے ہیں +

اس قسم کی اطلاعات کا حسبقدر اوپر ذکر آیا ہے یہ اخبار نویس اور شاہی مخبروں کی خبریں ہوتی تھیں جو سرکاری نوکر تھے۔ حسن نظامی)

جلد ۴۔ نمبر ۱۷۔ مورخہ ۲۳ ماہ اپریل ۱۸۴۷ء

ارشاد ہوا کہ حضرت ولی عہد بہادر اور تمام اولاد امجاد۔ اور سلاطین قلعہ۔ شہزادہ محمد شاہرخ بہادر کی فاتحہ خوانی کے لیے مسجد جہاں نما رجامع مسجد دہلی کا نام جہاں نما ہے) میں جمع ہوں۔ یکے بعد دیگرے سب لوگ مسجد میں جمع ہو گئے۔ مسجد بھر گئی تو مرزا عبداللہ بہادر نے اپنے والد ماجد مرزا محمد شاہرخ بہادر مرحوم کی وفات کی کیفیت۔ علاج کی ناموافقت۔ حکیم محمد اسمٰعیل خاں کی بے توجہی۔ از اول تا آخر بیان کی۔ یہ سُنتے ہی حضور انور کا مزاج جادۂ اعتدال سے منحرف ہو گیا ریعنے غصہ آگیا) حکم ہوا کہ حکیم محمد اسمٰعیل اور اون کے لڑکے کو اون کے ساتھیوں سمیت ایکدم قلعہ سے نکال دیا جائے۔ اور اون کی تنخواہیں موقوف کر دی جائیں۔ اور اون سے کہدیا جائے کہ آئندہ ہرگز ہرگز قلعہ میں آنے کا نام نہ لیں۔ بادشاہ سلامت کے اس حکم سے سناٹا چھا گیا۔ ایک تو پہلے ہی مجلس ماتمکدہ بنی ہوئی تھی اس بات سے اور زیادہ غم واندوہ برسنے لگا۔ حالانکہ قضا پر کس کا زور چلتا ہے۔ حکیم ہو یا ڈاکٹر سب بیمار کو

کا علاج جانتے ہیں۔ موت کو کوئی روک نہیں سکتا۔ شہر میں مشہور ہے کہ حکیم محمد اسمٰعیل نے علاج معالجہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہیں کی تھی۔ بلکہ اون کے علاج سے کسیقدر افاقہ ہی تھا حکیم صاحب کی دواؤں کے اثر سے یہ حالت تھی کہ شہزادہ مرحوم دس سیر دودھ اور پانچ سیر گوشت کی یخنی روزانہ نوش فرماتے تھے۔ حکیم محمد اسمٰعیل واقعی حکیم حاذق ہیں بہت تجربہ کار ہیں اور فن طب میں کامل دستگاہ رکھتے ہیں۔ ایسی حالت میں یہ خیال بھی نہیں کیا جاسکتا۔ کہ حکیم صاحب نے علاج کرنے میں بے پروائی اور ناتجربہ کاری کی بنا پر ایسی دوائیں استعمال کرادی ہوں۔ جن کی وجہ سے شہزادہ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔ اور دُنیا کی نعمتوں سے کنارہ کش ہوکر ملک بقا کو سدھارے ۔

بات یہ ہے کہ ارباب غرض سے خدا بچائے یہ ہر جگہ ایسی پچر لگادیتے ہیں کہ معاملہ ہوتا ہے کچھہ اور مشہور کچھہ اور ہو جاتا ہے۔ چند مطلب خوروں نے خواہ مخواہ مرزا عبداللہ کو بھر دیا۔ اور اونھوں نے بھری مجلس میں اپنے خیالات کا اظہار کرکے حضور انور کے مزاج اقدس کو برہم کر دیا۔ افترا پردازوں اور حاسدوں کا کچھہ نہیں گیا۔ اور حکیم صاحب پر ناحق عتاب شاہی نازل ہوا۔ حالانکہ شہزادہ مرحوم کی طبیعت پہاڑوں کی زہریلی آب وہوا اور شکار کی دوڑ دھوپ کی وجہ سے زیادہ خراب ہوگئی تھی۔ خیر اللہ تعالیٰ شہزادہ غفران مآب کو فردوس اعلیٰ کے محلات مرحمت فرمائے۔ اور ہم سب کو توفیق صبر دے ۔

قصہ مختصر مرزا عبداللہ شہزادہ کے بیان اور حضور انور کے حکم کے بعد سب اہل مجلس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ پھر فاتحہ خوانی اور ختم کلام اللہ کی محفل ہوئی۔ اور حضار مجلس میں تبرک تقسیم کیا گیا ۔

حضور والا نے اپنی زبان مبارک سے مرشد زادہ خلد آشیاں کے متعلقین سے مخاطب ہوکر کلمات صبر و تسکین ارشاد فرمائے۔ اور کہا کہ حکم الٰہی میں کس کا چارہ ہے۔

ہم کر ہی کیا سکتے ہیں مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ. کل من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام ۔ اس کے بعد حضور والا نے تعزیت کے ملبوس خلعتہائے فاخرہ کمخواب کی قبا۔ دستار۔ کانوں کے مرصع بندے۔ دوشالہ۔ صاحبزادیوں اور صاحبزادے کو مرحمت فرمائے۔ اور ارشاد کیا۔ کہ عدت کے گذرنے کے بعد مرحوم کی بیگم صاحبہ کو بھی معمول کے موافق خلعت دیا جائے گا ۔

جو سوداگران اور ہاتھی شکار گاہوں میں مرشد زادہ جنت مکاں کے ساتھ رہتے تھے۔ اون کو بھی واپسی کا حکم دیا گیا۔ چونکہ راجہ بھولا ناتھ نے حضور پیران پیر غوث الاعظم دستگیر کے عرس کے فرائض کو خیر و خوبی کے ساتھ انجام دیا تھا اس لیے بادشاہ نیک خیال و نیکی پسند نے اونھیں خلعت شش پارچہ اور سہ رقم جواہر مرحمت فرمایا

راجہ جواہر سنگھ کمیدان سپاہ فوت ہوگئے۔ نواب حامد علی خاں نے اس منصب کے لیے دو ہزار روپیہ نذرانہ پیش کیا۔ اور مولوی تیغ علی کمیدانی کے عہدہ پر مقرر ہوئے۔ بادشاہ سلامت نے ان کو از راہ عنایت خسروانہ خلعت پنج پارچہ و سہ رقم جواہر سے معزز و ممتاز فرمایا ۔

کنور دیبی سنگھ سے ارشاد ہوا۔ کہ تم جس طرح مرزا محمد شاہرخ بہادر مرحوم کی حین حیات میں ہمدردی اور وفاداری کے ساتھ اون کے کاروبار کا انتظام کرتے تھے۔ اب بھی اُسی طرح اپنے فرائض کو انجام دیتے رہو۔ اور اپنے معمول میں دستور قدیم کی نسبت کوئی فرق نہ ہونے دینا ۔

ظفر علی خاں نے اپنے لڑکے کی شادی کی تقریب میں نذرانہ پیش کیا۔ اور حضور انور نے اون کو خلعت فرخ سیری۔ بالابند۔ اور سہرہ مروارید کے عطیہ سے سرافراز فرمایا ۔

نواب حامد علی خاں کی گذارش کے موافق حضور انور نے نتھو خاصہ اش (حجام)

کو خلعت سہ پارچہ ویک رقم جواہر اور اللہ رکھا کو خلعت سہ پارچہ اپنے دست مبارک سے مرحمت فرمایا۔ (لارڈ کرزن کے حجام کو پندرہ روپے ماہوار تنخواہ ملتی تھی جو روز ڈاڑھی مونچھ مونڈتا تھا۔ حسن نظامی) اور نواب صاحب کی استدعا کے بموجب حرم شاہی کی بیگمات کو شادی کی محفل میں شریک ہونے کی اجازت مرحمت کی گئی +

جلد ۴۔ نمبر ۱۸۔ مؤرخہ ۳۰ ماہ اپریل ۱۸۴۷ء

حکم شاہی ہوا۔ کہ قلعہ کے جن نوکروں نے قلعہ کے جھروکہ کے نیچے کی کھیتوں میں بیگن کھیرا لکڑی وغیرہ ترکاریوں کی چوری کی ہے۔ اونہیں مال مسروقہ کے ساتھ قلعہ دار بہادر کے پاس بھیجدینا چاہئے تاکہ معقول سزا دی جائے۔ اور آیندہ اون کو اس قسم کی حرکتوں کی جرأت نہو۔ ان چوروں کو جب شاہی فرمان کی خبر ہوئی تو دوڑے ہوئے خدمت والا میں حاضر ہوئے۔ اور رونا دھونا شروع کیا۔ اور ہاتھ جوڑ کر عرض کی۔ یوں بھی ہم حضور ہی کے نمک خوار ہیں اور اس طرح بھی حضور ہی کی مہربانیوں سے اپنا پیٹ پالنا چاہتے تھے۔ توبہ کرتے ہیں آیندہ ہرگز ایسا نہ ہوگا۔ کرم فرمایئے اور للہ اس قصور کو معاف فرما دیجے۔ بادشاہ سلامت نے اون کی آہ و فریاد پر نظر کرکے اونکے قصوروں کو معاف فرما دیا +

عدالت فوجداری سے نواب معظم الدولہ بہادر کے نام اطلاع آئی۔ کہ بادشاہی مست ہاتھی شہر میں چاروں طرف دوڑتا پھرتا ہے اس نے دریائے جمنا کے پاس دو آدمیوں کو زخمی بھی کر دیا۔ نواب معظم الدولہ نے اس واقعہ کی بادشاہ سلامت کو اطلاع دی۔ حکم شاہی ہوا۔ کہ آیندہ سے کبھی مست ہاتھی کو اس طرح آزاد نہ رکھنا چاہئے۔ بلکہ اوس کے پیروں میں زنجیر ڈالکر فیلخانہ میں مقید کر دینا چاہیئے +

مرزا محمد شاہرخ بہادر مرحوم کے بڑے صاحبزادے کو بادشاہ سلامت نے طلب فرماکر سواروں کی بخشیگری کا منصب اور علاقہ جات پدری اور کمخواب کی

قبا سہ رقم جواہر۔ دوشالہ۔ دستار سربستہ سپر۔ شمشیر۔ گھوڑا۔ ہاتھی مرحمت فرمایا۔ اور قرۂ باصرہ خلافت۔ غرہ ناصیۂ دولت۔ شیر بیشۂ شہامت۔ شہسوار میدان شجاعت غضنفر الدولہ شمس الممالک مغیث الزماں مرزا محمد عبداللہ شاہ بہادر کے خطاب سے سرفراز فرمایا + اور منجھلے صاحبزادے کو بھی تمام کارخانوں کا دیوان مقرر فرماکر۔ نور حدیقۂ شہریاری نور دیدۂ کامگاری مہر سپہر رفعت ماہ منیر دولت رفیع الدولہ قطب الممالک فخر الزماں مرزا محمد مظفر بخت بہادر کے خطاب سے معزز و مفتخر فرمایا اور ایک کمخواب کی قبا۔ دوشالہ۔ سہ رقم جواہر۔ دستار۔ گھوڑا۔ ہاتھی پالکی وغیرہ سامان مرحمت ہوا +

(یہی مرزا عبداللہ غدر کے بعد جیل خانہ دہلی کے سامنے مسٹر ہڈسن کے ہاتھ سے مارے گئے۔ جسکا ذکر دہلی کی جانکنی میں ہو چکا ہے۔ حسن نظامی)

اور سب سے چھوٹے صاحبزادے کو سپاہیوں کی پلٹن کی بخشیگری کے عہدہ پر مقرر کیا گیا۔ اور ایک کمخواب کی قبا۔ دوشالہ۔ سہ رقم جواہر۔ دستار۔ سپر۔ تلوار۔ ہاتھی۔ گھوڑا۔ پالکی مرحمت فرمائی اور گوہر درج خلافت اختر برج سلطنت یکہ تاز میدان شجاعت نہنگ دریائے شہامت مغیث الدولہ فخر الممالک محی الزماں مرزا محمد خرم بخت بہادر کے خطاب سے سربلند و سرفراز فرمایا +

(اب یہ صرف الفاظ ہی باقی ہیں نہ وہ رہے جنہوں نے دیے تھے نہ وہ رہے جنہوں نے لیے تھے سدا رہے نام اللہ کا۔ حسن نظامی) +

کنور سالگرام کو امین بخشیگری کا عہدہ اور خلعت شش پارچہ اور سہ رقم جواہر۔ اور اون کے لڑکے کنور گوپال سنگھ کو خلعت پنج پارچہ و سہ رقم جواہر اور فخر الممالک بہادر کے پیشکار رامجیداس کو خلعت چہارپارچہ و سہ رقم جواہر اور مرزا قطب الممالک کی مختاری کا عہدہ مرحمت فرمایا۔ اور گوبند پرشاد کو مرزا شمس الممالک کی پیشکاری کے عہدہ کی تقرب

میں خلعت سہ پارچہ اور دو رقم جواہر سے معزز فرمایا +

ارشاد ہوا۔ کہ سواروں کے بخشی محمد علی خاں کو مرزا عبداللہ بہادر کی ماتحتی میں اور پیادہ سپاہیوں کے کپتان کو مرزا محمد خرم بہادر کی ماتحتی میں دیدیا جائے۔ مرزا محمد شاہرخ بہادر کے ہاتھیوں اور گھوڑوں میں سے ایک بہت عمدہ ہاتھی اور چالاک گھوڑا مرزا محمد عبداللہ بہادر کو اور ایک عمدہ ہاتھی اور تیز رو گھوڑا مرزا غضنفر بہادر کو اور ایک سبک خرام گھوڑا چھوٹے صاحبزادے کو اور ایک تیز رفتار گھوڑا مرزا محمد شاہرخ بہادر مرحوم کے چیلہ کو مرحمت فرمایا۔ اور حکم دیا کہ اور تمام گھوڑوں اور گاڑیوں کو طویلہ شاہی میں بحفاظت تمام رکھا جائے۔ ایک بندوق مرشدزادۂ آفاق مرزا ولی عہد بہادر کو مرحمت فرمائی۔ اور مرحوم شاہزادے کے ہتھیاروں میں سے ایک ولایتی بندوق اور بعض دوسرے اسلحہ خود پسند فرما کر اردلی کو حکم دیا۔ کہ ان کو بحفاظت تمام رکھ لیا جائے۔ مرزا عبداللہ بہادر اور حیدر خاں نے بندوق کی نشانہ بازی میں شہنشاہ جہاں پناہ کی شاگردی کا فخر حاصل کیا۔

جناب نواب صاحبکلاں بہادر کے نام شقہ جاری فرمایا۔ کہ موضع تانہ جو شہزادہ محمد شاہرخ بہادر مرحوم کی ملکیت میں تھا۔ شہزادہ کی وفات کے بعد ہم نے اونکی اولاد کو مرحمت فرما دیا۔ اسکا باقاعدہ اندراج ہونا چاہیے۔ تاکہ کسی قسم کی غلطی واقع نہ ہو۔ شہزادہ کی اولاد امجاد کو بھی اس امر کی اطلاع دیدی گئی ہے۔

ایک دوسرے شقہ میں بھی صاحبکلاں بہادر کے نام تحریر فرمایا کہ صاحبہ آبادی کے حمام کی پشت پر جو زمین پڑی ہوئی تھی وہ ہم نے مسجد حسین بخش کی تعمیر کے لیے مسجد کے مہتمم کو مرحمت کر دی ہے +

(جامع مسجد کے جنوب میں کٹرہ گوکل شاہ کے سامنے یہ مسجد و مدرسہ اب تک موجود ہے جسکو حسین بخش سوداگر نے غدر سے پہلے بنوایا تھا۔ میں نے بھی اس مدرسہ میں تعلیم حاصل کی ہے۔ حسن نظامی)

جلد ۴۔ نمبر ۱۹۔ مورخہ ۷ مئی ۱۸۴۷ء

معظم الدولہ بہادر کا عریضہ حضور انور کی نظر مہر اثر سے گذرا جس میں لکھا تھا کہ صاحب کلکٹر ضلع دہلی نے شمع پور وغیرہ کے دیہات جو شاہی تولیت میں آٹھ ہزار پچہتر (۸۰۷۵) روپیہ میں یہاں کے زمینداروں کے نام ٹھیکہ پر دیدیے ہیں۔ اس کے جواب میں ارشاد عالی تحریر فرمایا گیا کہ آج سے پہلے یہ دیہات بارہ ہزار روپیہ سالانہ میں ٹھیکہ پر دیے جاتے تھے۔ کاغذات کے دیکھنے سے یہ بات اچھی طرح واضح ہو سکتی ہے۔ گیارہ ہزار روپیہ میں تمہارے متعلق کر دی گئی تھی۔ تعجب ہے کہ صاحب کلکٹر بہادر نے اسقدر نقصان کیسے منظور کر لیا۔ اور تین چار ہزار روپیہ سالانہ کے خسارہ کا کچھ بھی خیال نہ کیا۔

حضور والا نے رجب علی خاں برادر نواب شاہ آبادی بیگم صاحبہ کو خلعت پارچہ ویک رقم جواہر اور سلامت علی کو خلعت یک پارچہ اور قدسیہ باغ کی نصرمی کا عہدہ مرحمت فرمایا۔

مرزا رحیم بخش جو جعل سازی کی علت میں نظر بند تھے۔ موقع پا کر کہیں بھاگ گئے بادشاہ سلامت کو جب یہ خبر معلوم ہوئی تو مجسٹریٹ بہادر کو اطلاع دی کہ اونکی گرفتاری کا وارنٹ جاری کر دیا جائے اور اون کی تلاش میں چاروں طرف سپاہیوں کو متعین کر دیا جائے۔ ناظر قلعہ اور سپاہیوں کے کپتان کو حکم ہوا کہ جو خواجہ سرا اور پیادے چوکی پر نگرانی کے لیے متعین تھے۔ اون سب کو قید کر دیا جائے۔ اگر مرزا رحیم گرفتار ہو جائیں تو ان کو رہا کر دیا جائے۔ ورنہ ان کی غفلت اور بے پروائی کی یہی سزا ہے کہ مفرور کے حاضر ہونے تک مقید رہیں۔

نواب حامد علی خاں کے بھتیجے میر فیاض علی خاں کو اونکی شادی کی تقریب میں بادشاہ سلامت نے دستار۔ بالابند۔ سہرہ مقیشی۔ خلعت فرخ سیری مرحمت فرمایا۔

حکیم محمد اسمعیل خاں کی عرضی پیش ہوئی کہ مرزا محمد شاہرخ بہادر مرحوم کے اسباب کے ساتھ جو کچھ مال اسباب تھا۔ وہ مجھے مرحمت کر دیا جائے۔ کیونکہ اُس کے بغیر مجھے بہت تکلیف ہے۔ حکم ہوا۔ کہ ان کا تمام اسباب ان کے حوالہ کر دیا جائے۔ یہ وہی حکیم صاحب ہیں بادشاہ سلامت نے جنہیں قلعہ کی آمد و رفت سے ممانعت کر دی ہے۔ کیونکہ بعض حاسدوں نے شہزادہ مرحوم کے معالجہ کے بارے میں ان کو متہم کر کے بادشاہ سلامت کے خیالات ان کی طرف سے بدل دیے تھے÷

نواب حامد علی خاں بہادر کو حکم ہوا کہ ہمیں دو ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ انتظام کر کے پیش کرو÷ نواب حامد علی خاں اور مرزا عبداللہ بہادر اور کنور دیبی سنگھ سے ارشاد ہوا کہ مرزا محمد شاہرخ بہادر کے کاغذوں کا بستہ ہمارے ملاحظہ کے لیے کوئی فرصت کا وقت دیکھکر پیش کرو÷

بادشاہ سلامت نے ازراہ مرحمت خسروانہ نواب حامد علی خاں کے داماد کپتان ظفر علی کو جن کی عمر ستر برس کی ہے ایک دوشالہ مرحمت فرمایا۔ اور ارشاد کیا کہ آپ ہمارے دربار میں تلوار باندھکر آیا کریں۔ روشن علی اور سرفراز علی کو خلعت سہ پارچہ و یک رقم جواہر مرحمت فرمایا÷

چند مسلمانوں نے آکر عرض کیا کہ ہم مرزا محمد شاہرخ بہادر کے مزار پر فاتحہ خوانی کے لیے حاضر ہوتے رہتے ہیں کئی دفعہ ہم نے یہ آواز سُنی کہ مرزا شاہرخ مرحوم فرماتے ہیں کہ مجھے کیوں دفن کر دیا۔ مجھے حضور معلی کے قدمبوس ہونے کا اشتیاق ہے۔ حضور معلی کو میرا پیغام پہنچا دو۔ بادشاہ سلامت یہ سُنکر سخت متعجب ہوئے اور مرزا عبداللہ بہادر کو حکم دیا کہ تم ذرا جاکر دیکھنا تو سہی یہ لوگ سچ کہہ رہے ہیں۔ یا یوں ہی باتیں بنا رہے ہیں۔ مرزا عبداللہ بہادر مزار پر گئے اور کافی عرصہ تک ٹھیرے رہے پھر واپس ہوکر بادشاہ سلامت سے عرض کیا کہ حضور عالی میں مزار پر حاضر ہوا۔ اور بہت

دیر تک ٹھیرا رہا۔ مجھے تو کوئی اور آواز سنائی نہیں دی۔ لوگوں نے یوں ہی جھوٹ موٹ باتیں اڑا رکھی ہیں۔ بھلا یہ کوئی عقل میں آنے کی بات ہے کہ قبر میں سے آواز آئے۔

(چونکہ بادشاہ کو اس شہزادہ سے محبت بہت تھی اسواسطے لوگوں نے بادشاہ تک رسائی کا ایک بہانہ نکالا ہوگا۔ حسن نظامی)

عرض کیا گیا کہ گل افروز بانو بیگم صاحبہ کی صاحبزادی لاڈو بیگم نے وفات پائی۔ حکم ہوا کہ جنازہ کے ساتھ جانے کے لیے ہاتھی اور سپاہیوں کا انتظام کیا جائے۔ گیارہ روپیہ حاضری کے خرچ کے لیے بھی بھجوا دیے گئے۔

چونکہ بادشاہ سلامت کی طبیعت کسی قدر ناساز تھی۔ اس لیے منجموں کے کہنے کے موافق۔ غلہ۔ گڑ۔ سونا۔ چاندی۔ حضور انور کے جسم کے برابر تول کر فقرا و غربا میں تقسیم کر دیا گیا۔ اور کالے کمبل وغیرہ بھی ضرورتمندوں میں بانٹے گئے۔

نواب صاحبکلاں بہادر کی چٹھی کے جواب میں حضور والا نے ارقام فرمایا کہ سید احمد خاں بہادر منصف دہلی کو قلعہ مبارک کے نقشہ کی تیاری کا حکم دیا گیا ہے جب تک وہ نقشہ تیار نہ کرلیں۔ کوئی شخص ان کے کام میں مزاحم اور دخیل نہ ہو۔

(سید احمد خاں سے مراد سر سید احمد خاں علی گڈہ کالج کے بانی ہیں۔ جنہوں نے قلعہ اور تمام عمارات دہلی کی تاریخ آثار الصنادید کے نام سے لکھی تھی۔ معلوم ہوتا ہے ریزیڈنٹ کو سید صاحب کے کام پر سیاسی شبہ ہوا ہوگا۔ حسن نظامی)

جلد ۴ نمبر ۲۰۔ مورخہ ۱۴ مئی ۱۸۴۰ء

نواب معظم الدولہ بہادر دام اقبالہ کے نام شقہ جاری فرمایا۔ کہ موضع کیلہ جو شاہی تولیت و قبضہ میں ہے سردست انتظام کی غرض سے انگریزی افسران کے تحت میں کر دیا گیا ہے۔ گھیسا ڈگریدار نے ناحق اسے مرزا تیمور شاہ کی جائداد قرار دیکر قرق کرایا۔ جنا کلکٹر

ضلع میرٹھ کو اصل حقیقت سے مطلع کر دو تاکہ یہ کارروائی منسوخ ہو جائے۔ اور اس کی آمدنی کا تمام روپیہ شاہی خزانہ میں داخل ہونے کے لیے روانہ کر دو۔ اس ضلع کے سات برس کے بند وبست کے لیے جو شقہ روانہ کیا گیا تھا۔ اوسکا جواب بھی حضور انور کے ملاحظہ سے گذرا۔

بہاری لال (متصدی حویلی) کی دادی نے وفات پائی۔ بادشاہ سلامت نے تعزیت کے طور پر خلعت سہ پارچہ مرحمت فرمایا۔ کنور دیبی سنگھ کے چچا رائے پران ناتھ نے وفات پائی۔ بادشاہ سلامت نے تعزیت کے طور پر ان کو بھی خلعت عطا فرمایا۔

مفتی سید رحمت علی خاں کو قلعہ معلی کی فوجداری کے عہدہ پر سرافراز کیا گیا۔

صاحبکلاں بہادر کے تحریر کے موافق کارپردازان خلافت کو حکم دیا گیا۔ کہ تنخواہوں کے اضافہ کا نقشہ تیار کر کے جلدی حضور میں پیش کریں۔ مرزا مور بہادر کو جعل سازی کی علت میں علمار اسلام کے فتوے کے بموجب ۲ سال قید کی سزا دی گئی۔ یہ سزا تاریخ گرفتاری سے شروع ہو گی۔

درگاہ سلطان الہند خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ کے چند خدام حاضر ہوئے۔ اور درگاہ معلی کے تبرکات بیگمات اور حضور انور کی خدمت میں پیش کیے۔ حضور والا نے سو روپیہ عنایت فرمائے۔

رام دیال گوجر کے مرنے کے بعد اوس کی زوجہ کو ماتم پرسی کے طور پر ایک دوشالہ عطا کیا۔ ظہور علی شاہ درویش کے صاحبزادے کو خلعت سہ پارچہ اور سو روپیہ نقد مرحمت فرمائے گئے۔ مرزا کریم بخش بہادر کی وفات پر اون کے لڑکے مرزا محمد امد مرزا فخر کو ایک ایک ماتمی دوشالہ مرحمت کیا گیا۔

حکیم احسن اللہ خاں بہادر حاضر ہوئے۔ اور طامسن بہادر سفیر متعینہ انگلستان کے خط کا ترجمہ سنایا۔ لکھا تھا کہ مجھے راجہ ستارہ کے مقدمہ سے فراغت ہو گئی ہے

اور آج کل صرف معاملات شاہی کاموں میں مشغول۔ اور رات دن انہی کی پیروی میں مصروف رہتا ہوں +

جلد ۴۔ نمبر ۱۲، مورخہ ۱۲ مئی ۱۸۴۷ء

وکیل سلطانی سے ارشاد ہوا۔ کہ خاندان تیموریہ کی وفات و ولادت کے جو نقشے تیار ہوئے ہیں اون میں بہت غلطیاں ہیں۔ جہاں تک اندازہ کیا گیا یہ نقشے صحیح نہیں ہیں۔ اس لیے محکمۂ ایجنسی سے ایک نقل منگا کر اون کی درستی کر لی جائے۔ تاکہ نئے نقشہ کی تیاری میں غلطی واقع نہ ہو +

مرزا جہاں شاہ بہادر کی لونڈی مسماۃ وزیرن زیورات کا صندوقچہ چرا کر بھاگ گئی تھی۔ جب گرفتار ہو کر آئی تو بادشاہ سلامت نے فرمایا۔ اس معاملہ کو کچہری نظارت میں بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اور نہ اس کی زیادہ تشہیر مناسب ہے +

(پھر معلوم نہیں بمبئی کے اخبار تک میں یہ خبر کیونکر پہنچ گئی حسن نظامی)

چند بازیگر آئے۔ رات کو اونہوں نے قلعہ میں بھی تماشا دکھایا۔ اور بادشاہ سلامت نے بھی ملاحظہ فرمایا۔ بہت مسرور و محظوظ ہوئے +

حضور انور نے تمام مرشد زادگان اور سلاطین وغیرہ کو حکم دیا کہ ہمارے دربار میں آنے والوں کو مقررہ لباس کی پابندی ضروری ہے۔ ہر شخص کمر بستہ ہو اور دستار و کلاہ سر پر ہو۔ اور یہ بھی فرمایا کہ امرا اور رؤسا وغیرہ کو تخت کے سامنے کسی سواری پر سوار ہو کر آنے کی سخت ممانعت ہے۔ ہر امیر اس حکم کو ملحوظ رکھے۔ اور کبھی اسکی خلاف ورزی نہ کرے۔ پھر چوبداروں کو حکم دیا گیا کہ دیوان خاص میں بلند آواز سے مجرے کی رسم کو ادا کیا کریں +

عرض کیا گیا کہ فرزند دلبند میرزا عالی قدر بہادر خلف مرزا بابر بہادر مرحوم نے انتقال فرمایا۔ اور دوسری اطلاع دی گئی کہ مرزا احمد بہادر کے گھر میں فرزند تولد ہوا ہے

حکم ہوا کہ تہنیت کے طور پر جوڑہ اور توڑہ بھیجدیا جائے +

مرزا شیر شاہ سلاطین کی والدہ ماجدہ کے پھول تھے۔ تمام ارکین سلطنت اور عمائدین شہر کو حکم دیا گیا۔ کہ مسجد جہاں نما میں حاضر ہو کر فاتحہ خوانی میں شریک ہوں +

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر حاضر ہوئے معمول کے موافق نذر پیش کی۔ خدام نے دستار حلقۂ کمان اور تبرک دیا +

عرض کیا گیا کہ ابھی حضور قطب صاحب کے مزار شریف کا بڑا دروازہ بنکر تیار نہیں ہوا۔ حضور نے تاکیدی حکم جاری فرمایا کہ اس کو بہت جلد تیار کرنا چاہئے +

قلعہ دار بہادر کو حکم دیا کہ چونکہ مرزا عزیز الدین بہادر کے مکان پر مرغ بازی ہوا کرتی ہے اور انگریز اور معزز اصحاب تماشا دیکھنے کے لیے آتے جاتے ہیں۔ لہذا خیال رکھنا چاہئے کہ ان لوگوں کے آنے جانے میں کوئی تکلیف نہ ہو۔ اور نہ ان لوگوں کی آمد و رفت میں کسی قسم کی مزاحمت کی جائے +

مرزا محمد سلطان فتح الملک بہادر شہزادہ کے نام حضور والا نے ایک گرامی نامہ تحریر فرمایا کہ سلطنت کے کاروبار میں دلی توجہ کے ساتھ مشغول رہو۔ اور وقت ضرورت سلطانی کارپردازوں سے مشورہ طلب کر لیا کرو۔ سید احمد خاں بہادر منصف دہلی اور حافظ داؤد خاں صاحب خیر خواہ قوم اور دیندار آدمی ہیں۔ ان کی نیک خیالی کا اظہار اسی بات سے ہوتا ہے۔ کہ نمازیوں کی تکلیف کے انسداد کے طور پر مجسٹریٹ دہلی سے رپورٹ کی ہے کہ جامع مسجد کے حوض میں رہٹ کے کنوئیں سے پانی آتا ہے مگر یہ پانی اس قدر کھاری ہے کہ اس سے کلی کرنا دشوار ہے۔ اور لوگوں کو اس سے سخت اذیت ہوتی ہے۔ اگر اجازت مل جائے تو ہم اپنے خرچ سے لال ڈگی کے تالاب سے پانی کا انتظام کریں۔ کیونکہ یہاں کا پانی میٹھا ہے۔ مجسٹریٹ نے آکر موقعہ کو ملاحظہ فرمایا اور اجازت دیدی دگر شاید لال ڈگی سے پانی لانے کا بندوبست

نہ ہوسکا کیونکہ میرے زمانہ تک رہٹ کے کنوئیں سے پانی آتا تھا۔ اور نل ابھی حال ہیں لگائے گئے ہیں۔ حسن نظامی)

مجسٹریٹ دہلی نے صدر دفتر میں رپورٹ کی کہ قطب صاحب اور بدرپور کے راستہ میں ایک نالا اور ایک جھیل ہے۔ برسات کے موسم میں ان مقامات میں پانی کا اتنا چڑھاؤ ہوتا ہے کہ آنے جانے والے مسافروں کے ڈوبنے کا خوف ہے۔ صدر دفتر سے اجازت آئی کہ یہاں ایک پل بنا دیا جائے۔ تاکہ آنے جانے والوں کو تکلیف نہ ہو اور جان کا خطرہ مٹ جائے۔ اس پل کے بنانے کے لیے ساٹھ ہزار روپے خرچ کی منظوری بھی ہوگئی ہے عنقریب یہاں پل تیار ہوجائے گا۔

حضور سے عرض کیا گیا کہ کنور دیبی سنگھ کے دو بھائی راجہ سوہن لال اور کنور شتاب سنگھ فوت ہوگئے۔ بڑے سخت دل اور بے رحم تھے۔ دیانت داری ان میں نام کو نہ تھی۔ تنخواہ داروں کی تنخواہ بیچ میں سے اڑا لیتے تھے۔ اور بیچارے غریب غربا تنخواہ کے لیے مونہ تکتے رہ جاتے تھے۔ اور حضور والا تک کسی کی رسائی نہ ہوسکنے کے سبب مرنے والوں کے ظلم کا حال نہ پہنچ سکتا تھا۔ اور سب کے سب دل ہی دل میں ان ظالموں کی جان کو روتے تھے اور کوستے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ اب ان دونوں کی فتنہ پردازیوں سے نجات مل گئی۔

(غالباً اسی گذارش کے سبب بادشاہ نے ان مرنے والوں کے وارثوں کو ماتمی خلعت نہیں دیے۔ حسن نظامی)

جلد ۴ - نمبر ۲۳ - مؤرخہ ۴ ماہ جون ۱۸۴۷ء

حضور انور کے حسب الارشاد نواب زینت محل بیگم صاحبہ کی طرف سے اون کے پیشکار کے نائب لالہ زور آور چند کو ایک جوڑا دوشالہ مرحمت فرمایا گیا۔

گھوڑوں کے سوداگروں نے چند گھوڑے فروخت کی غرض سے حضور انور کے

ملاحظہ میں پیش کیے۔ دو گھوڑے پسند خاطر ہوئے۔ اور چھ سو روپے میں خریدے گئے +

حاجی خاں پسر کرکرا امام بخش کو خلعت چہار پارچہ اور سہ رقم جواہر مرحمت کیا گیا +

حضور نے فرمان صادر کیا کہ نواب زینت محل بیگم صاحبہ دریا محل والے مکان میں جہاں مرزا شاہرخ بہادر کی بیگمات وغیرہ فروکش ہیں۔ تشریف لیجائیں۔ اور حکیم احسن اللہ خاں اور لالہ زور آور چند کے مشورہ سے شہزادہ مرحوم کی بیگمات اور انکی اہل و اولاد کی تنخواہ اپنے ہاتھ سے تقسیم فرمائیں +

بادشاہ سلامت نے حکیم احسن اللہ خاں سے ارشاد کیا۔ کہ نواب عزیز آبادی بیگم صاحبہ کی طبیعت ناساز ہے۔ دوسرے اطباء کے مشورہ سے آپ انکا علاج شروع کریں اللہ شافی شفائے کامل مرحمت فرمائے +

مولوی تیغ علی کیدان کو خلعت دوشالہ سے سرفراز فرماکر حکم دیا کہ ہمارے لیے ایک خس کا بنگلہ تیار کرو۔ عرض کیا بہت خوب۔ اس کے بعد گذارش کی کہ حضور والا اس سے پہلے جب عہدہ کیدانی کے لیے میرا تقرر ہوا تھا۔ تو میں نے دو ہزار روپے بطور نذر پیش کیے تھے۔ اب میں نے سنا ہے کہ کوئی اور شخص اس عہدہ کے لیے چار ہزار روپیہ نذر دینے کے لیے تیار ہے۔ ایک ہزار روپیہ اور نذرانہ ادا کرتا ہوں۔ امید ہے کہ حضور قبول فرماکر مجھے میرے عہدہ پر حسب دستور برقرار رکھیں۔ بادشاہ سلامت نے ازراہ مکرمت مولوی تیغ علی کی درخواست قبول فرمائی +

لالہ زور آور چند اور حکیم احسن خاں کو حکم ہوا کہ مرزا محمد شاہرخ بہادر کے آبدار خانہ میں جتنے چاندی کے برتن ہیں۔ اون کی ایک فہرست تیار کرلو +

حضور انور نے ازراہ بندہ نوازی تسبیح خانہ کے داروغہ مرزا کریم بیگ کے قصور کو معاف کرکے حسب دستور اون کو انکے عہدہ پر سرفراز فرمایا گیا۔ اور ایک جوڑا دوشالہ

بھی مرحمت ہوا۔ اور احمد میرزا خاں جنکو انکی جگہ پر مقرر کیا گیا تہا معزول کر دیا۔ اور اون کا نذرانہ بھی واپس فرما دیا۔ خس کی ایک بگی اور ایک مسیح گاڑی اور چند دوسرے اشیاء جو نواب حامد علی خاں نے پیش کی تھیں حضور نے اونھیں قبول فرمالیا +

محبوب علی خاں خواجہ سرا سے فرمایا۔ کہ ہمیں فی الحال پیرزادہ میاں کالے صاحب کے صاحبزادے کی شادی کے لیے چار ہزار روپیہ کی۔ اور مرشدزادہ مرزا سلطان حیدر بہادر کی شادی کے لیے دو ہزار روپیہ کی۔ اور اپنی مونہ بولی بیٹی کی شادی کے لیے نواب نھی بیگم صاحبہ کے پاس بھیجنے کے واسطے ایکہزار روپیہ کی ضرورت ہے اس روپیہ کا بہت جلد انتظام ہونا چاہیے۔ عرض کیا بسر وچشم +

(اتنے کثیر اخراجات کے لیے تو قارون کے خزانے بھی کافی نہ تھے۔ مگر دیکھنا اپنی ذات پر خرچ نہ کرتے تھے دوسروں کو دیتے تھے۔ حسن نظامی)

حضور سے عرض کیا گیا کہ نواب صاحب جھجر کے صاحبزادے کی شادی خانہ آبادی محمد اکبر علی خاں بہادر جاگیر دار ریاست پاٹودی کی دختر نیک اختر سے قرار پائی ہے +

جلد ۴۔ نمبر ۲۵۔ مورخہ ۱۸ جون ۱۸۴۷ء

نواب معظم الدولہ بہادر کے عریضہ کو ملاحظہ فرما کر بادشاہ سلامت نے حکم محکم جاری فرمایا کہ جو مکانات شاہی تولیت واقتدار میں ہیں۔ اونکا ایک نقشہ تیار کرکے ہمارے ملاحظہ کے لیے پیش کیا جائے +

مرزا محمد شاہرخ بہادر مرحوم کے پیشکار مدن گوپال متصدی کو عہدۂ دیوانی پر اور گنگا داس کو عہدۂ پیشکاری پر ترقی دی گئی۔ اور خلعت عطا فرمایا +

محمد علی خاں بخشی کی ہمشیرہ کا انتقال ہوگیا۔ اونکے لڑکے اور لڑکیوں کو دو دو فرد دوشالہ مرحمت کی گئیں راجہ سوہن لال فوت ہوگئے۔ بادشاہ سلامت نے اون کے

بڑے لڑکے کو خلعت شش پارچہ اور چھوٹے لڑکے کو خلعت پنج پارچہ اور چاروں لڑکیوں کو ایک ایک جوڑا دوشالہ کا اور ان کی بیوی کو ایک شال مرحمت فرمائی +

بادشاہ سلامت کی طرف سے حکم عالی صادر ہوا۔ کہ نظارت خاں اور کنور دیبی سنگھ اور کنور سالگرام اور راجہ جے سنگھ متوفی کے لڑکے کو اور مرزا فاضل بیگ اور جام بیگ۔ اور احمد مرزا خاں۔ کو قلعہ مبارک میں آنیکی اجازت نہیں ہے۔ اگر یہ لوگ آنا چاہیں تو انھیں دروازہ ہی پر روک لیا جائے +

جناب صاحبکلاں بہادر کی عرضی اور ایک ہزار تین سو انچاس روپے ملاحظۂ عالی کے لیے پیش کیے گئے۔ حکم ہوا۔ کہ مرزا محمد شاہرخ بہادر کے مہدیوں کو اطلاع دیدی جائے۔ کہ وہ مہر و دستخط کر کے رسید دیدیں اور محکمۂ ایجنسی سے اپنا اپنا روپیہ وصول کر لیں +

مرزا خرم بہادر مرزا عبداللہ بہادر کے محکمہ کا عہدۂ امینی بخشیگری حافظ داؤد خاں کو مرزا خرم بہادر کی مختاری کا عہدہ۔ حکیم غلام نقشبند خاں کو۔ مرزا مظفر بہادر کی مختاری کا عہدہ حکیم غلام نجف خاں کو مرحمت کیا گیا۔ اور ان میں سے ہر ایک کو اور ان کے ساتھ مرزا بہادر بیگ خاں کو خلعت پنج پارچہ اور سہ رقم جواہر حضور انور کی طرف سے عطا کیا گیا۔ ہر ایک نے بادشاہ سلامت کی اس عنایت خاص کا خلوص دل کے ساتھ شکریہ ادا کیا + مفتی محمد صدرالدین خاں بہادر کے بھائی محمد تقی خاں بہادر کا عریضہ جس میں دیوان خاں کے داروغہ ہونے کی درخواست منسلک تھی نظر کیمیا اثر سے گذرا۔ درخواست منظور ہوئی۔ اور حکم ہوا اپنے عہدہ کا چارج لے لو +

حضور بادشاہ سلامت نواب شاہ آبادی بیگم صاحبہ کے ساتھ دریائے جمنا کی طرف شکار کی غرض سے تشریف لے گئے۔ اور میراں شاہ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ شریف میں بھی حاضر ہوئے۔ معمول کے موافق نیاز دلائی۔ شیرینی تقسیم کی اور

پھر قلعۂ معلی میں واپس تشریف لائے +

نواب صاحبکلاں بہادر نے اطلاع بھیجی کہ میں شرف ملاقات حاصل کرنے کی غرض سے حاضر ہونا چاہتا ہوں۔ امور سلطنت کے مختار المہام وکیل شاہی کو حکم ہوا کہ استقبال کے لیے جاؤ۔ صاحبکلاں بہادر شرف حضوری سے مشرف ہوئے۔ بہت دیر تک بعض نمک حرام ملازموں کی بابت گفتگو ہوتی رہی۔ پس پردہ نواب زینت محل بیگم صاحبہ تشریف رکھتی تھیں۔ انہوں نے صاحبکلاں بہادر کے لیے ایک بٹوہ جس میں الائچیاں وغیرہ تھیں تواضع کے طور پر بھیجا۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ آیندہ سے موضع بھانہ کی آمدنی خزانۂ عامرہ میں داخل ہونی چاہیے +

نواب تاج محل صاحبہ نے جو نئی حویلی خریدی تھی اوس کو ملاحظہ کرنے کے لیے بادشاہ سلامت سے اجازت لیکر تشریف لے گئیں۔ کپتان ملازم شاہی کو حکم دیا گیا کہ سپاہیوں کا ایک پہرہ اس حویلی کی نگہداشت کے لیے مقرر کیا جائے +

(غالباً یہی وہ حویلی ہے جو بالی داڑہ کے محلہ میں اب بھی موجود ہے اور جس پر ایک ہندو صاحب قابض ہیں۔ حسن نظامی)

کنور مہیش داس خلف راجہ سوہن متوفی کے نذرانہ کو شرف قبولیت عطا کیا گیا اور ان کے بھائی درگا پرشاد کو قلعۂ معلی میں حاضر ہونے کی اجازت دی گئی۔ جس سپاہی نے انکو آنے سے روکا تھا اوس پر جرمانہ اور عتاب ہوا +

عرض کیا گیا کہ کنور دیبی سنگھ اور کنور سالگرام نے مرزا محمد شاہرخ بہادر کے وارثوں پر عدالت دیوانی میں پانچہزار سات سو روپیہ کا دعویٰ کیا ہے۔ میر تفضل حسین وکیل شاہی نے عرض کیا کہ شہزادہ مرحوم نے ان لوگوں سے جو روپیہ قرض لیا تھا۔ اوس کی بابت دعویٰ کیا گیا ہے۔ چونکہ اسکا لین دین قلعہ مبارک کے اندر ہوا ہے اسلیے اونکا دعویٰ قابل سماعت نہیں ہے کیونکہ عدالت دیوانی میں قانوناً ایسے مقدمات

وا ہو نہیں ہو سکتے۔ جو قلعہ میں وقوع پذیر ہوئے ہوں بعض نمک حراموں نے تمسکات کا حساب سمجھائے بغیر اپنی خواہش سے قلعہ کے باہر کچھ لکھا پڑھی کر لی ہے۔ لیکن یہ لکھا پڑھی بالکل غیر معتبر ہے۔ اور قابل سماعت نہیں ہے۔ مقدمہ کی پیروی کر کے دیکھ لیں گے۔ منہ کی کھائیں گے اور اُلٹے خرچہ کے زیر بار ہوں گے +

جلد ۴ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۵ جون ۱۸۴۷ء

• دیوان دھونکل سنگھ سے ارشاد ہوا۔ بعض شاہزادگان کی شادی کے لیے نواب زینت محل بیگم صاحبہ کو روپیہ قرض لینے کی ضرورت ہے۔ قرضہ کی ادائگی کی نسبت اسٹامی کاغذ پر لکھدیا جائے گا۔ اور یہ قرضہ دو ہزار روپیہ سالانہ کی قسط کے حساب سے اون دیہات کی آمدنی سے ادا کیا جائے گا جو شاہی تولیت و اقتدار میں ہیں +

مرزا کبیر الدین بہادر کی والدہ فوت ہو گئیں۔ بادشاہ سلامت نے خلعت تعزیت مرحمت فرمایا

نجف علی خاں کے لڑکے میر عبداللہ کو اصطبل کی امینی کا عہدہ مرحمت ہوا اور ایک جوڑہ دو شالہ عنایت کیا گیا +

بادشاہ سلامت نے صاحبکلاں بہادر کے نام شقہ جاری فرمایا کہ بدرالدین مہرکن آپ کے پاس آتے ہیں۔ انھیں پرگنہ کوٹ قاسم کی آمدنی میں سے ایک ہزار روپیہ دیدیا جائے کیونکہ ان سے مہریں بنوائی تھیں۔ اون کی اُجرت باقی ہے +

صاحبکلاں بہادر کے نام شقہ جاری فرمایا کہ نواب زینت محل بیگم صاحبہ نے محبوب علی خاں خواجہ سرا کی معرفت دس ہزار روپیہ قرض لیا ہے۔ یہ قرضہ دو ہزار روپیہ سالانہ کے حساب سے قسط وار ادا کیا جائے۔ چار ہزار روپیہ میاں کالے صاحب پیرزادہ کی صاحبزادے کی شادی کے خرچ کے لیے۔ ایک ہزار روپیہ بادشاہ کی مونہ بولی بیٹی کی شادی کے لیے۔ ایک ہزار روپیہ مرزا خضر سلطان کے لیے ایک ہزار روپیہ

مرزا محمدی بہادر کے لیے اور ایک ہزار چار سو چوہتر روپیہ مرلیدھر اور رام پرشاد مہاجنوں کے قرض ادا کرنے کے لیے ضرورت تھی۔ باقی جو روپیہ بچا ہوا ہے وہ جیب خاص میں خرچ ہوگا۔

مرزا عزیز الدین بہادر کے لڑکے کو اوس کی شادی کی تقریب میں خلعت فرخ سیری اور طرۂ مقیشی مرحمت فرمایا۔ زری کے کام کی منقش چادر جو جامع مسجد کے آثار شریف کے واسطے تیار کرائی تھی۔ تیار ہو کر آگئی۔ بادشاہ سلامت نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور بنانے والے کو انعام دیا۔

مرزا مور بہادر جو جعل سازی کے جرم میں قید تھے۔ حضرت پیرزادہ میاں کالے صاحب کی اور بعض دیگر سلاطین کی سفارش کی وجہ سے رہا کر دیئے گئے۔ بادشاہ سلامت نے ان کے قصوروں کو معاف کر دیا۔

دہلی۔ ۱۵ر جمادی الثانی۔ آج بادشاہ سلامت حضور خواجہ قطب الاقطاب قدس سرہٗ کی درگاہ شریف میں فاتحہ خوانی کے لیے حاضر ہوئے۔ آمد و رفت کے وقت شاہی اور انگریزی توپخانوں سے سلامی کی توپیں اسقدر بلند آواز سے چھوڑی گئیں۔ کہ چاروں طرف غلغلہ ہوگیا۔ اور افلاکیوں کے کان بہرے ہوگئے۔

مرزا اسد اللہ خاں بہادر کو دشمنوں کی غلط اطلاعات کے باعث قمار بازی کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا۔ معظم الدولہ بہادر کے نام سفارشی چٹھی لکھی گئی کہ ان کو رہا کر دیا جائے یہ معززین شہر میں سے ہیں یہ جو کچھ ہوا ہے محض حاسدوں کی فتنہ پردازی کا نتیجہ ہے۔ عدالت فوجداری سے نواب صاحب کلاں بہادر نے جواب دیا کہ مقدمہ عدالت کے سپرد ہے۔ ایسی حالت میں قانون سفارش قبول کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔

(میرزا اسد اللہ خاں غالب واقعی بے گناہ تھے مگر معلوم نہیں حکام انگریزی نے

کیوں بادشاہ کی سفارش کو نہ مانا۔ حسن نظامی)

حضور والا خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی چھڑیوں کے میلہ میں تشریف لے گئے۔ پھر معمول کے موافق حضور غریب نواز کی نیاز دلائی اس کے بعد واپس قلعہ معلی میں تشریف لائے +

اطلاع دی گئی کہ حضور قطب الاقطاب کی درگاہ شریف کا دروازہ بنکر تیار ہو گیا ہے۔ زبان فیض ترجمان سے اسکا مادہ تاریخ اس طرح ارشاد فرمایا:۔

این درِ عالی چو شد محکم بنا حسب المراد گفت دل سال بنا باب ظفر پائندہ باد

محلہ بھوجلا پہاڑی میں ایک مسلمان کے گھر ایک عجیب و غریب لڑکا پیدا ہوا اوس کی صورت بالکل گھوڑے جیسی تھی اور سارے عضو بالکل آدمیوں کی طرح تھے۔ پیشاب پاخانہ کی جگہ نہ رکھتی۔ ۱۸ گھنٹہ تک زندہ رہا۔ ۱۲ گھنٹہ تک جو چیز اوس کے مُنہ سے لگائی جاتی تھی وہ سٹک لیتا تھا۔ اس کے بعد اوس کے پیٹ میں سے زور کی آواز نکلی اور وہ مر گیا۔ سید الاخبار کے ایڈیٹر صاحب نے لکھا ہے کہ یہ کوئی سُنی سُنائی بات نہیں ہے۔ بلکہ ہم نے اس کی خوب تحقیق کر لی ہے +

۴ ارجمادی الثانی کی رات کو ایک نوجوان جو اس سے پہلے چوری کے جرم میں گرفتار ہو چکا تھا۔ ایک سپاہی کے مکان میں پہونچا۔ اور اوس کی چارپائی کے نیچے چھُپ گیا۔ سپاہی کو کسی طریقہ سے یہ معلوم ہو گیا۔ کہ میری چارپائی کے نیچے کوئی شخص چھُپا ہوا ہے یہ تلوار لیکر چارپائی سے اُٹھا ہی تھا کہ وہ چارپائی کے نیچے سے نکل کر بھاگا۔ آگے آگے چور پیچھے پیچھے سپاہی۔ بڑی دور تک دونوں بھاگے بھاگے چلے گئے۔ یہانتک کہ چوکی کے پاس پہونچے اور دوسرے سپاہیوں کی مدد سے اُسے گرفتار کر لیا۔ گرفتار کرنے سے اوس شخص کے کئی جگہ زخم شدید آئے۔ کیونکہ ہاتھا پائی میں تلوار بھی بدن پر لگی تھی زخموں کی مرہم پٹی کر کے اُسے قید خانہ میں بھیجدیا

گیا جہاں اوس نے اقرار کیا کہ میں چوری کی نیت سے آیا تھا ؀

دہلی میں ٹیکس وغیرہ کی آمدنی ۲۵ لاکھ روپیہ ہے۔ لاہور پر جس وقت انگریزی قبضہ کیا گیا تھا۔ اوسوقت سے تیرہ لاکھ روپیہ کا اضافہ ہوگیا ہے ؀

آج کل دہلی میں برسات کا زور شور ہے۔ وہ گرمی اب نہیں ہے جس نے حواس باختہ کر رکھے تھے بلکہ کچھہ کچھہ سردی کے آثار پیدا ہو چلے ہیں ؀

جلد ۴ نمبر ۲۷ مطابق دوماہ جولائی ۱۸۴۷ء

نواب معظم الدولہ بہادر کے نام شقہ جاری فرمایا کہ شاہی فیلخانہ کا بہت سا اسباب لال ڈگی کے تالاب کے پاس ہے۔ اوس کی حفاظت کے لیے بہت سے آدمیوں کو متعین کر دیا گیا ہے جو پانی کی بھری ہوئی بالٹیاں لیے ہوئے ہر وقت مستعد رہتے ہیں۔ خدا کے فضل سے ابھی تک آتش زدگی سے امن ہے۔ اس لیے صاحب مجسٹریٹ بہادر کو لکھدیا جائے۔ کہ کچھہ خوف کی بات نہیں ہے۔ تھانہ داروں کو ہدایت کر دی جائے کہ وہ کچھہ مزاحمت نہ کریں ؀

نواب مکرم النسار بیگم صاحبہ نے خدمت شاہی میں استغاثہ دایر کیا کہ مرزا قادر شکوہ بہادر اور مرزا محمد شکوہ بہادر زبردستی میرے مکان میں گھس آئے۔ اور دنگہ فساد پر آمادہ ہوگئے۔ یہاں تک ظلم کیا کہ ایک صندوقچہ میں سے ضروری کاغذ نکال کر میرے سامنے پھاڑ ڈالے۔ حکم ہوا کہ یہ تو بڑی زیادتی کی گئی۔ ان دونوں کو قلعہ سے باہر نکال دیا جائے ؀

ایک شقہ صاحبکلاں بہادر کے نام جاری کیا گیا۔ کہ کنور سالگرام نے پانچہزار سات سو روپیہ کا دعوی مرزا محمد شاہرخ بہادر کے وارثوں پر دایر کیا ہے۔ اور محکمہ صدر الصدور بہادر میں درخواست دی ہے کہ ان روپیوں کے بدلے میں موضع تھانہ کو قرق کر لیا جائے حالانکہ موضع تھانہ شاہی تولیت و اقتدار میں ہے البتہ اوس کی آمدنی شہزادہ مرحوم

کے ورثار کو دیجاتی ہے۔ لہٰذا آپ اِس بات کا خیال رکھیے کہ موضع تھانہ شاہی قبضہ سے باہر جانے پائے۔ اور مدعی کی ڈگری کا اس موضع پر کوئی اثر واقع نہ ہو +

حاجی مرزا محمد بخش کے نام فرمان جاری ہوا کہ تنخواہ کے اضافہ کا جو نقشہ تیار ہوا ہے۔ اوس میں مرزا محمد سلیمان شکوہ بہادر مرحوم کی اولاد کو بھی شامل کیا جائے۔ اور اب جلدی اس نقشہ کو پورا کرکے ہمارے ملاحظہ کے لیے پیش کرنا چاہیئے +

سلطنت کے تمام کارپردازوں کے نام حکم جاری کیا گیا۔ کہ جس دستاویز پر نواب زینت محل بیگم صاحبہ کی مہر نہ ہوگی۔ وہ غیر معتبر ہے +

(زینت محل بیگم نورجہاں کی طرح بہادر شاہ کی پیاری تھیں۔ حسن نظامی)

حضور عالی متعالی نے اپنے دستخط خاص سے ایک شقہ جناب زینت محل بیگم صاحبہ کے نام جاری فرمایا کہ آپ اِس بات کا خیال رکھیں کہ بخشیگری کی تنخواہ آپ کے روبرو تقسیم کی جائے +

اہلکاران خاناماں کے نام حکمنامہ جاری کیا گیا۔ کہ حبیب شاہ درویش نے محی خاں اور احمد علی کی جو حضرت شاہ سلیمان کے متوسلین سے ہیں سفارش کی ہے۔ اِس لیے ماہ مئی سے ان کے دس روپیہ ماہوار مقرر کیے جاتے ہیں۔ اور ملکۂ دوراں نے مسماۃ ننھی کی سفارش کی ہے۔ لہٰذا نو روپیہ ماہوار اس کے مقرر کیے جاتے ہیں۔ ان کو چاہیئے کہ یہ روپیہ ماہ بماہ فیلخانہ کے دفتر سے وصول کرلیا کریں +

میرزا اسداللہ خاں غالب پر عدالت فوجداری میں جو مقدمہ دائر تھا اوسکا فیصلہ سُنادیا گیا۔ مرزا صاحب کو چھ مہینہ کی قید بامشقت اور دوسو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی۔ اگر دوسو روپیہ جرمانہ ادا نہ کریں تو چھ مہینہ قید میں اور اضافہ ہوجائے گا۔ اور مقررہ جرمانہ کے علاوہ اگر پچاس روپیہ زیادہ ادا کیے جائیں تو مشقت معاف ہوسکتی ہے جب اس بات پر خیال کیا جاتا ہے کہ مرزا صاحب عرصہ سے علیل رہتے ہیں سوائے پرہیزی

غذا قلیہ چپاتی کے اور کوئی چیز نہیں کھاتے تو کہنا پڑتا ہے۔ کہ اسقدر مصیبت اور مشقت کا برداشت کرنا مرزا صاحب کی طاقت سے باہر ہے۔ بلکہ ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ اُمید کی جاتی ہے کہ اگر شمشیر جنگ بہادر کی عدالت میں اپیل کی جائے۔ اور اس مقدمہ پر نظر ثانی ہو تو نہ صرف یہ سزا موقوف ہو جائے بلکہ عدالت فوجداری سے مقدمہ اُٹھا لیا جائے۔ یہ بات عدل و انصاف کے بالکل خلاف ہے کہ ایسے باکمال رئیس کو جس کی عزت و حشمت کا دبدبہ لوگوں کے دلوں پر بیٹھا ہوا ہے معمولی سے جرم میں اتنی سخت سزا دیجائے جس سے جان جانے کا قوی احتمال ہے ؎

(اس کے علاوہ جرم بھی محض دشمنوں کا بنا یا ہوا تھا ورنہ خود بادشاہ سفارشی خط نہ لکھتے۔ معلوم نہیں کیا اندرونی اسباب ہوئے جو غالب کو قید کی سزا دینی ضروری سمجھی گئی۔ حسن نظامی)

ایک ہفتہ کے اندر دہلی میں خون کی وارداتیں وقوع پذیر ہوئیں۔ ایک گاڑیبان کو ایک سپاہی نے گولی سے مار دیا۔ ایک قلی نے اپنی بیوی کو دوسرے رشتہ دار کے ساتھ آلودہ ہونے کی حالت میں دیکھ لیا۔ پہلے بیوی کو ہلاک کر دیا۔ پھر اپنے چاقو مار لیا۔ اگرچہ یہ قلی ابھی تک مرا نہیں ہے مگر اوس کی زندگی کی کوئی اُمید نہیں ہے۔ اس دُنیائے فانی میں گھڑی دو گھڑی کا اور مہمان ہے ؎

جلد ۴۔ نمبر ۲۸ مورخہ ۹ جولائی ۱۸۴۷ء

نواب معظم الدولہ کا عریضہ حضور والا کی نظر سے گذرا۔ اس کے ساتھ ستھرا داس کی عرضی بھی تھی جس میں کنور دیبی سنگھ کی رشوت ستانی کی شکایت درج تھی۔ کہ شاہی دار العدالت کو اس شخص نے دار الرشوت بنا دیا ہے۔ یہ سُنکر ارشاد ہوا کہ ستھرا داس سے دریافت کیا جائے۔ کہ کنور دیبی سنگھ کو شاہی دار العدالت سے تو کوئی تعلق نہیں ہے پھر کیونکر اوس نے رشوت ستانی کا بازار گرم کر رکھا ہے اس بات کو ذرا تفصیلی

طور پر لکھا جائے تاکہ اگر اس میں کچھ واقفیت ہو تو اوسکا انسداد کیا جائے ۔

صاحبکلاں بہادر کے نام ایک شقہ جاری فرمایا۔ کہ اس سے پہلے آپ کو لکھا گیا تھا کہ موضع کمیلہ کی آمدنی میں سے مقررہ قسط احمد مرزا خاں اور منی دہر کو اون کے قرضہ میں ادا کر دی جائے۔ اور باقی روپیہ مرزا محمد فخر الدین شہزادہ کو بھیجدیا جائے۔ اب شہزادہ صاحب کے خط سے معلوم ہوا۔ کہ ڈگری کی فرخت کے حیلہ سے کنور بی سنگھ اور ساگرام نے یہ روپیہ نہیں پہونچایا۔ اِس صورت میں ضروری ہے کہ کسی کی قسط نہ ادا کی جائے۔ اور تمام روپیہ شہزادہ صاحب کی سرکار میں روانہ کردیا جائے ۔

نظارت نماں کے نام فرمان جاری ہوا۔ کہ تمام شہزادوں اور قربت داروں اور بیگموں وغیرہ کو اطلاع دیدی جائے کہ حضرت عرش آرام گاہ کے فاتحہ عرس میں شریک ہونے کے لیے حاضر ہوں ۔

صاحبکلاں بہادر کے نام حکم جاری ہوا۔ کہ اس فصل کے غلہ وغیرہ کی آمدنی میں سے ایک ہزار روپیہ مجاہد پور کے پل کی تیاری کے لیے صاحب کلکٹر بہادر کو دیدیا جائے بخشی گری کے اہلکاروں کے نام حکم جاری ہوا۔ کہ جن لوگوں نے نذرانہ دیکر ہمارے دربار میں فخر ملازمت حاصل کیا ہے۔ اون سب کی فہرست تین دن میں تیار کر کے ہمارے ملاحظہ کے لیے پیش کرو ۔

لالہ زور آور چند سے ارشاد ہوا۔ کہ برادران خاص کے واسطے اور دیگر سلاطین کے واسطے اور حضرت کالے صاحب کے واسطے وہ کھانا حاضر کرو۔ جو حضرت مولنا محمد فخر الدین قدس سرہٗ کے عرس کے موقعہ پر تیار کرایا گیا ہے حضرت بادشاہ سلامت خود بنفس نفیس محفل عرس میں شریک ہوئے۔ شیرینی کے خوانوں پر فاتحہ پڑھی۔ حضرت میاں کالے صاحب سے معمول کے موافق دستار اور تبرک حاصل کیا۔ اور حسب دستور قدیم نذرانہ پیش کیا ۔

حضور انور حضرت عرش آرامگاہ کے عرس کے موقعہ پر رات کو درگاہ میں چراغاں کا تماشا ملاحظہ کرنے کے لیے تشریف لے گئے۔ اور درگاہ کے خادموں کو ایک ایک جوڑہ پوشاک عطا فرمایا ؛

کنور سالگ رام نے مرزا محمد شاہرخ بہادر مرحوم کے خلاف نالش دائر کی تھی۔ عدالت عالیہ سے دستور العمل کے خلاف جائداد شاہی کے قرق ہونے کا حکم ہو گیا ہے۔ بادشاہ سلامت نے یہ سُنکر اہل دفتر کو حکم دیا کہ اس کے متعلق حاکم متعلقہ کے فیصلہ کی نقل بہت جلد حاصل کر کے ہمارے ملاحظہ کے لیے پیش کرو ؛

(جب یہ قاعدہ مقرر تھا کہ شاہی املاک قرق نہیں ہو سکتی تھیں تو پھر حکام انگریزی کا یہ فیصلہ بہت تعجب انگیز ہے۔ حسن نظامی)

حضور انور نے ایک نشان ہاتھی کے لیے۔ ایک سر پیشانی فیل کے لیے ایک ظفر تکیہ سرکار ولی عہد بہادر کے لیے مرحمت فرمایا۔ ظفر تکیہ ایک خاص قسم کا تکیہ ہے۔ جس کی وضع قطع بادشاہ سلامت کی ایجاد ہے ؛

(فقرا میں ابتک اشغال خاص کے وقت ایک لکڑی جس پر عرض میں ایک اور لکڑی لگی ہوتی ہے بغل کے سہارے کے لیے رکھتے ہیں اور اسکو ظفر تکیہ کہتے ہیں جو شاید بہادر شاہ کی ایجاد ہے۔ حسن نظامی)

سرکار ولی عہد بہادر نے ایک شالی رومال محبت و خلوص کے تحفہ کے طور پر مرزا جواں بخت بہادر کو عطا کیا ؛

(چونکہ بہادر شاہ جواں بخت کی ولی عہدی چاہتے تھے اسواسطے ولی عہد نے تالیف قلب کے لیے جواں بخت کو یہ تحفہ دیا ہوگا۔ حسن نظامی)

جلد ۴۔ نمبر ۱۳۱۔ مورخہ ۳۰ جولائی ۱۸۴۷ء

حضور انور کی طرف سے فرمان واجب الاذعان صادر ہوا۔ کہ شاہی تنخواہوں کے

اضافہ کا نقشہ مع فرد حساب گوشوارہ انگریزی زبان میں نقل کر کے پیش کیا جائے۔ مسٹر جوزف جارج صاحب کے نام بھی یہی حکم جاری کیا گیا۔ کیونکہ صدر دفتر میں روانہ کرنے کے لیے ضرورت ہے +

پھول والوں نے سیر کے واسطے اجازت طلب کی۔ حکم ہوا۔ کہ معمول کے موافق پنکھے وغیرہ تیار کیے جائیں۔ ہماری طرف سے سیر کی اجازت ہے +

نواب معظم الدولہ بہادر نے عریضہ لکھا کہ قلعہ مبارک کی خندق میں بہت کوڑا کرکٹ جمع ہو گیا ہے۔ اس کی صفائی کے لیے حکم دیا جائے۔ حضور انور نے ملازمین کو حکم دیا کہ نواب معظم الدولہ کے کہنے پر عمل ہو +

کنور دیبی سنگھ کے نام شقہ جاری کیا گیا کہ مبلغ بیس ہزار روپے پیشگی کے تمسک کی تفصیل ہمارے پاس روانہ کردو +

قدیمی دستور کے موافق منجموں کی رائے سے تخت کے سامنے غلہ اور نقدی جمع کی گئی۔ اور بادشاہ سلامت کو نقدی اور غلہ سے تولا گیا۔ اسوقت غریب غربا اور مسکینوں کی ایک جماعت دست بدعا تھی کہ یا اللہ بادشاہ سلامت کے جسم اقدس میں روز افزوں اضافہ و ترقی مرحمت فرما۔ تاکہ وزن زیادہ ہو جائے اور نقدی اور غلہ زیادہ ملے۔ جتنا غلہ اور نقدی وزن میں آیا وہ سب کھڑے کھڑے تقسیم کر دیا گیا +

راجہ بلب گڈھ نے عرضی ارسال کی کہ مبارک علی خاں نے علاقہ بلب گڈھ کے بقالوں کو فرید آباد میں بلا کر غلہ کا محصول طلب کیا تھا مگر چونکہ حضور انور کی طرف سے ان کے پاس کوئی اطلاع نہیں پہونچی تھی۔ اس لیے کسی نے کچھ نہیں دیا۔ جواب میں لکھا گیا کہ جب ہمارے پاس سے اس بارے میں کوئی حکم پہونچے تب اس کی تعمیل کی جائے اور اس وکیل کے نام جو میرٹھ کی عدالت دیوانی میں متعین ہے حضور والا

کی طرف سے ایک حکم جاری کیا گیا۔ کہ غلام علی خاں نے اپنے قرضہ کی بابت ہم پر ایک نالش دایر کی ہے۔ اور اوسکا مطلب یہ ہے کہ اپنے روپیہ کے بدلے موضع کسدل پور وغیرہ کو جو تولیت شاہی میں ہیں نیلام کرا دے۔ تم کانی طور پر اس مقدمہ کی پیروی کرنا اور جن کاغذات وغیرہ کی ضرورت ہو وہ دفتر دہلی سے طلب کر لینا ؛

اطلاع دی گئی کہ ٹھاکر ڈونگر سنگھ علاقہ ریواڑی میں آ گئے ہیں۔ حضور والا نے ضلع گوڑگانوہ کے کلکٹر کے نام حکم بھیجا کہ اونکی حفاظت کے لیے ایک سو پچاس سوار بھیجدیے جائیں اور جاگیردار جھجر کے نام بھی حکم صادر ہوا کہ ایک سو سوار ریواڑی میں بھیجدیے جائیں ؛

جلد ۴ نمبر ۳۲ ۔ مؤرخہ ۶ ماہ اگست ۱۸۴۷ء

مرزا جہاندار شاہ نے عرض کیا کہ کچہری کلکٹری (شاہجہاں آباد) میں اُن دکانوں کی تحقیقات کی نسبت ایک اشتہار شایع ہوا ہے جو حضرت عرش آرامگاہ طاب ثراہ نے مجھے عنایت فرمائی تھیں۔ اور آج کل میرے قبضہ میں ہیں حضور انور نے جواب میں فرمایا کہ بے شک ستر برس ہوئے۔ کہ یہ دکانیں حضور عرش آرامگاہ نے آپ کو عطا فرما دی تھیں۔ اور جب سے آپ ہی کے قبضہ میں ہیں۔ اور چونکہ یہ واقعہ مجھے اچھی طرح معلوم ہے۔ اس لیے کبھی میں نے بھی کوئی تعرض نہیں کیا۔ پھر اس بارے میں ایک شقہ نواب معظم الدولہ کو تحریر فرمایا۔ کہ واقعہ یہی ہے جیسا مرزا جہاندار شاہ بہادر کہتے ہیں۔ اس کے متعلق کوئی ایسی کارروائی ہونی چاہیے جس سے ان کی حق تلفی نہ ہونے پائے ؛

غلام رسول خاں جو پہلے راجہ بھرت پور کے ملازم تھے۔ اپنے بھائی غلام علی خاں کو لیکر حاضر خدمت ہوئے۔ انہوں نے خود دو اشرفیاں اور ان کے بھائی نے ایک اشرفی حضور انور کی خدمت میں نذر پیش کی۔ حضور انور نے غلام علی خاں کو

ایک خرگوش مرحمت فرمایا +
(بادشاہ اگر پاپوش دیدیتے تب بھی لوگ اس پر فخر کرتے اور یہ تو خرگوش تھا حسن نظامی)
مرزا الٰہی بخش بہادر سلاطین کو بادشاہ سلامت نے از راہ مراحم خسروانہ ایک زرنگار چوغہ عطا فرمایا +
اطلاع دی گئی کہ مرزا عالی بخت بہادر سلاطین کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوگیا۔ بادشاہ سلامت بہت مغموم اور افسردہ خاطر ہوئے۔ اور جب مرزا عالی بخت بہادر حاضر خدمت ہوئے۔ تو بہت کچھ تسلی و تشفی دی۔ اور ایک دوشالہ بطور تعزیت مرحمت فرمایا۔ نوروز کی تقریب میں شیرینی اور حلوے کے خوان قلعہ معلی میں سب کو تقسیم کیے گئے۔ ولی عہد بہادر۔ اور صاحبزادگان۔ اور سلاطین۔ اور عمائدین و رؤسا نے تہنیت و مبارکبادی کے طور پر نذریں پیش کیں۔ از راہ مرحمت جو نیا سامان تیار ہوا تھا۔ مرزا ولی عہد بہادر کو اور سقرلاتی بوٹے منصرم عہدۂ نظارت کو مرحمت ہوئے +
کبیر الدین خاصہ تراش نے مرزا سربلند خاں کے دنبل کا علاج کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اونھیں شفائے کامل عطا فرمائی بادشاہ سلامت اس امر سے بہت خوش ہوئے۔ اور جراح مذکور کو خلعت سہ پارچہ اور یکقلم جواہر عطا فرمایا +
اطلاع دی گئی۔ کہ جامع مسجد میں حوض کے ایک کنارہ پر سنگ مرمر کا جو ایک کٹہرہ بنا ہوا تھا۔ اور جس پر حضور کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی رونق افزائی کی ابیات منقش تھیں۔ آج کوئی شخص چرا کر لیگیا۔ حکم ہوا۔ کہ بدنصیب چور کی تلاش کی جائے۔ جہاں ملے۔ پکڑ لاؤ۔ تاکہ اُسکو اس بے ادبی اور چوری کی قرار واقعی سزا دیجائے۔ اور ایک دوسرا خوبصورت کٹہرہ بہت جلد بنا دیا جائے +
(جامع مسجد دہلی کے حوض کے مغربی شمالی کونہ پر کسی بزرگ نے حضور رسول خدا

کو وضو کرتے ہوئے خواب میں دیکھا تھا وہاں بطور ادب اور یادگار کے ایک کٹھرہ بنا دیا
گیا تھا جو اب بھی ہے۔ حسن نظامی)

کنور دیبی سنگھ نے عرضی بھیجی کہ بیس ہزار روپیہ اور پچیس ہزار روپیہ کے حساب کا
تمسک تیار ہے۔ اس کو ملاحظہ فرمانے کے بعد حکیم احسن اللہ خاں کے نام حکم جاری ہوا
کہ یہ معاملہ صاحب کلاں بہادر کے سامنے پیش کیا جائے۔ جو کچھ وہ فیصلہ کریں۔ ہمیں منظور ہے

عرض کیا گیا کہ بخشیگری کے محکمہ میں جن نئے آدمیوں نے ملازمت اختیار کی تھی
اور نذرانہ پیش کیا تھا۔ وہ نذرانہ واپس لیکر بھاگ گئے۔

حضرت شاہ بو علی قلندر رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ شریف کے خدام حاضر ہوئے۔
تبرک پیش کیا حضور انور نے اونھیں ایک سو روپیہ نذر کر دیے۔

جلد ۴ نمبر ۳۳۔ مؤرخہ ۱۳ ماہ اگست ۱۸۴۷ء

جاگیر دار جھجر نے بادشاہ سلامت کی خدمت میں عریضہ بھیجا کہ حضور والا کے
حسب ارشاد پچاس سوار قصبہ ریواڑی میں صاحب ضلع گوڑگانوہ کے پاس روانہ
کر دیے ہیں۔ حضور نے جواباً تحریر فرمایا۔ کہ ہم نے سو سواروں کے لیے لکھا تھا۔
پچاس کا اور انتظام کر کے فوراً روانہ کر دو۔

نواب صاحب جھجر کی عرضی پہونچی۔ کہ پرگنہ بادلی کی جھیل کا پل موسم برسات
گذر جانے کے بعد تیار کیا جائے گا۔ صدر دفتر سے یہی اطلاع موصول ہوئی ہے۔
حضور والا کی آگاہی کے لیے یہ عریضہ ارسال کیا گیا۔ میجر فاسٹر صاحب بہادر کے
رسالہ کے سوار جو علاقہ شیخاوٹی میں متعین تھے اور جنکی موقوفی کی خبر شائع ہو چکی تھی صدر دفتر
کے احکام کے بموجب پھر اون سب کو اون کے عہدہ پر بحال کر دیا گیا ہے۔ اس لیے
یہ سوار پھر اپنے علاقہ پر واپس چلے گئے۔

صاحب قران السعدین لکھتے ہیں کہ تاریخ ابو الفدا جو عربی تاریخوں میں بہت

مشہور تاریخ ہے اور جس میں دُنیا کی ابتدائے آفرینش سے لیکر ۲۹ھ تک کے حالات موجود ہیں۔ عنقریب اُردو زبان میں ترجمہ ہوکر شائع ہونے والی ہے ڈاکٹر اسپرنجر صاحب پرنسپل صاحب مدرسہ دہلی اس کے متعلق بہت جدوجہد کر رہے ہیں۔

جلد ۴ نمبر ۳۴۔ مؤرخہ ۲۰ ماہ اگست ۱۸۴۰ء

آج کل حضور پر نور حوالی مزار خواجہ قطب الاقطاب میں رونق افروز ہیں۔ نواب معظم الدولہ بہادر کا عریضہ حضور پر نور کے ملاحظہ سے گذرا۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ سرکار کمپنی بہادر کے متعینہ افسروں کا ارادہ ہے کہ دریائے جمنا کے اوپر سلیم پور سے لیکر سلیم گڈھ تک ایک پل تیار کیا جائے۔ تعمیر پل کے مہتمم نے اندازہ کیا ہے کہ سڑک کی درستی کے لیے انگوری باغ کی زمین کی ضرورت واقع ہوگی۔ لہٰذا بہتر ہے کہ یہ باغ سرکار کمپنی بہادر کے قبضہ میں دیدیا جائے۔ بادشاہ سلامت نے جواب میں تحریر فرمایا کہ ہم نے سلطنت کے تمام کاروبار صاحبکلاں بہادر کے سپرد کر دیے ہیں اس باغ کے متعلق بھی جو کچھ کہنا سُننا ہے وہ صاحبکلاں بہادر سے کہا جائے۔ ہم اپنی رائے سے اونھیں آگاہ کر دینگے۔

وہ سوار جن کو نواب زینت محل بیگم صاحبہ نے حال میں مُلازم رکھا ہے۔ بحساب فی صدی پچیس روپیہ نذرانہ دینے سے انکار کرتے ہیں ان لوگوں نے جو آٹھ ہزار روپیہ نذرانہ دیا تھا۔ محبوب علی خاں خواجہ سرا نے واپس کر دیا۔ اس بات پر سب کو ملازمت موقوف ہونے کا حکم سُنا دیا گیا۔

نواب عزیز النساء بیگم صاحبہ کا انتقال ہوگیا۔ بادشاہ سلامت نے ان کے لڑکے اور لڑکیوں کو پانچ دوشالے مرحمت فرمائے۔

حکیم احسن اللہ خاں کے ذریعہ سے سید محمد حسن رضا ساکن بنارس کو بادشاہ سلامت کی خدمت میں مجرا عرض کرنے کا موقعہ میسر آیا انہوں نے چارسو روپیہ نذرانہ پیش کیا۔

اور حضور انور نے خطاب اعتقاد الدولہ اور خلعت چہار پارچہ اور دو رقم جواہر مرحمت فرمایا
ناظر قلعہ (جو انگریز تھا) کے نام حکم جاری کیا گیا۔ کہ مرزا فخر الدین بہادر شہزادہ
نے انگریزی پڑھنے کے لیے ایک انگریز کو نوکر رکھا ہے۔ لہٰذا انگریز مذکور کو قلعہ میں
آنے جانے سے نہ روکا جائے +

مرزا جہاں خسرو بہادر کے ہاں فرزند ارجمند تولد ہوا۔ اونھوں نے بادشاہ سلامت
کی خدمت میں پانچ روپیہ بطور نذرانہ پیش کیے۔ بادشاہ سلامت نے ایک کارچوبی
جوڑہ ایک مقیشی سہرہ چھٹی کی رسم کے طور پر اون کے ہاں بھیجا۔ اور بچہ کا نام عالم خسرو بہادر
تجویز فرمایا +

خبر آئی۔ کہ مرزا محمد شاہرخ بہادر شہزادہ مرحوم کے دولت خانہ میں محبت محل بیگم
کے بطن سے فرزند ارجمند تولد ہوا ہے۔ حضور انور نے محمد شاہ اوسکا نام تجویز فرمایا۔
اور حکم ہوا کہ مولود مسعود کا نام تنخواہ داروں کی فہرست میں شامل کر لیا جائے۔ اور
جس طرح اور لوگوں کو تنخواہ دی جاتی ہے۔ آیندہ سے ان کی تنخواہ کے اضافہ کا
روپیہ بھی محبت محل بیگم کے پاس بھیجا جایا کرے +

جلد ۴۔ نمبر ۳۷۔ مورخہ ۱۰ ماہ ستمبر ۱۸۴۷ء

میر عمارت نے درگاہ خواجہ قطب الاقطاب رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے اس
خوبصورتی اور زیبایش کے ساتھ دروازہ تعمیر کرایا۔ کہ حضور انور بہت مسرور
و محظوظ ہوئے۔ خلعت دو شالہ۔ قبائے کمخواب اور سہ رقم جواہر سے معزز و ممتاز
فرمایا۔ اور محرر تعمیر کو بھی خلعت سہ پارچہ اور دو رقم جواہر عطا کیا +

(یہ محل اور دروازہ اب تک مہرولی میں درگاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی
کے غربی دروازہ کے متصل موجود ہے۔ محل شکستہ ہو گیا ہے۔ دروازہ سلامت
ہے۔ حسن نظامی) +

سلاطین بائمکین کی خاطر سے بادشاہ سلامت نے بھی مینڈھوں کی لڑائی کا تماشہ دیکھا +

امام بخش خاں ناظر کے برادر زادہ مرزا علی خاں کو خلعت شش پارچہ اور دو رقم جواہر مرحمت ہوئے۔ اور داروغگی کے عہدہ پر مقرر کیا گیا۔ آگرہ کی پلٹن کے عہدہ داروں اور دیگر ملازمین کو بھی انعام و اکرام سے مالامال کیا گیا۔ ایک سانڈنی سوار کو حکم ہوا کہ دوڑا ہوا کچہری جائے۔ اور معلوم کرے کہ محبوب علی خاں خواجہ سرا کا مقدمہ شروع ہو گیا۔ یا نہیں +

حضور انور خلد اللہ سلطنتہ شعبان کی ۲۷ تاریخ کو حضور قطب الاقطاب کی درگاہ معلی سے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ قلعہ معلی میں تشریف لے آئے +

اقتدار الدولہ دبیر الملک مرزا سبکتگیں بہادر۔ شاہی دار الانصاف کے میر عدل کا انتقال ہو گیا۔ شہر کے رؤسا اور امرا میں ان کا شمار ہوتا تھا۔ بڑے لایق فائق آدمی تھے جو کام یہ اکیلے کرتے تھے ان کی وفات کے بعد یہ وہ کئی آدمیوں میں تقسیم کیا گیا مفتی میر لال کو عدالت دار الانصاف کا میر عدل مقرر کیا گیا اور سیف الدولہ غلام عباس خاں کو محکمہ ایجنٹی شاہجہان آباد کا عہدہ وکالت عطا کیا گیا۔ جیب خاص کی داروغگی اور درگاہوں کی تولیت کے عہدہ میرزا خاں پسر مرزا سبکتگیں بہادر کو سرفراز فرمایا گیا۔ اور اقتدار الدولہ دبیر الملک کا خطاب عطا ہوا۔ تعزیت کے طور پر ان کو خلعت اور ان کی والدہ اور بہنوں کو دوشالے مرحمت فرمائے۔ میرزا نور بخش بہادر کے بھائی مرزا منور بخت بہادر نے عرض کیا۔ کہ بھائی صاحب کا انتقال ہو گیا۔ ان کا بہت سامال و اسباب نواب رفعت النسا بیگم صاحبہ کے مکان میں موجود ہے کیونکہ مرحوم بیگم صاحبہ ہی کے گھر میں زیادہ تر رہتے تھے۔ بادشاہ سلامت نے بیگم صاحبہ کے نام ایک شقہ جاری فرمایا کہ تا حکم ثانی تمام مال و اسباب بحفاظت تمام اپنی تحویل میں رکھیں۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ

کوئی چیز ضائع ہو جائے۔ تحقیقات کے بعد حکم دیا جائے گا +

دہلی کے ایک نامی گرامی تاجر نے بہت کافی تعداد میں شیشہ آلات کا سامان جامع مسجد دہلی کی زیب و زینت کے لیے دیا۔ اور تین سو روپیہ سال جامع مسجد کے مصارف کے لیے اپنی طرف سے مقرر کیے +

جلد ۴۔ نمبر ۳۸۔ مطابق ۱۷ ماہ ستمبر ۱۸۴۷ء

نواب معظم الدولہ بہادر کے دو عریضے حضور انور کے ملاحظہ میں پیش کیے گئے حکم ہوا کہ جو سوار کوٹ قاسم کے لیے متعین کیے گئے ہیں۔ ان کی تنخواہیں اب تک کیوں تقسیم نہیں کی گئیں۔ اس کا کیا سبب ہے کچہری نظارت میں اطلاع دی جائے۔ الٰہی بخش خواجہ سرا کے قتل کے جو گواہ ہیں۔ اون کو ہمارے حضور میں پیش ہونے کے لیے دہلی روانہ کر دیا جائے۔ صاحبکلاں بہادر کے نام ایک شقہ جاری فرمایا کہ کوٹ قاسم کے جن سواروں کو عرصہ ہوا علیحدہ کر دیا گیا تھا وہ کیوں ابھی تک وہاں ٹھیرے ہوئے ہیں اون سے کہدیا جائے۔ کہ جائیں اپنا راستہ لیں۔ اور اون کی تنخواہوں کی رسیدیں بھی بھیجدی جائیں + حافظ احمد علی کو مرزا جواں بخت بہادر شہزادہ کے روزہ رکھنے کی تقریب میں عطائے خلعت سے سرفرازی بخشی گئی +

رتھ خانہ کے وارد غہ حافظ قادر بخش پسر نبی بخش کو عہدۂ کمیدانی۔ خلعت اور خان کا خطاب عطا فرمایا گیا۔

سواروں کے دو رسالے جو میرٹھ سے آئے تھے۔ اون کو حکم ہوا۔ کہ قصبۂ بھوانی کے بندوبست کے لیے صاحب بہادر ضلع رہتک کی خدمت میں حاضر ہوں +

حسین بخش سوداگر کے نام شقہ جاری فرمایا کہ عیدگاہ میں ایک خوبصورت چبوترہ بنوا دو۔ پتھر وغیرہ کی ضرورت ہو تو پرانے قلعہ سے منگالو۔ اس میں کوئی مزاحمت نہیں کرے گا۔ اسی امر کے متعلق مجسٹریٹ بہادر ضلع دہلی کے نام بھی ایک خط انگریزی

میں نذرانہ کیا گیا *

جلد ۴ نمبر ۳۹ - مورخہ ۲۴ ماہ ستمبر ۱۸۴۷ء

نواب معظم الدولہ بہادر کے نام حضور انور نے دو شقے جاری فرمائے۔ یہ معلوم نہیں ہوا۔ کہ اس میں کیا لکھا ہوا تھا۔ اس لیے ہم بھی مطلب کے تحریر کرنے سے مجبور ہیں *

موتی بیگم زوجہ نواب مجد الدولہ عبدالاحد خاں مرحوم نے ایک درخواست بھیجی کہ میرے فرزند علاتی (سوتیلے لڑکے) دلدار علی کو کپتانی کا عہدہ مرحمت فرمایا جائے کپتان سابق نے جو کچھ نذرانہ دیا تھا۔ دلدار علی نے اوس سے زیادہ نذرانہ پیش کیا حضور انور نے نذرانہ قبول فرمایا۔ خان کا خطاب کپتانی کا عہدہ۔ اور عطائے خلعت سے معزز و ممتاز فرمایا۔ اس عنایت خاص سے دلدار علی اپنے ہمعصروں میں بہت ذی عزت اور ممتاز ہو گئے *

حضور انور نے راکھی سلونوں کے میلہ کی تقریب میں راجہ بھولا ناتھ کو پچاس روپیہ اور تخت خاص کے کہاروں کو ایک اشرفی مرحمت فرمائی۔ اس عیش و عشرت کے وقت میں حضور انور نے ایک مطربہ زہرہ پیکر ماہ طلعت کو شرف مناکحت سے اعتبار و امتیاز کا رتبہ مرحمت فرمایا۔ اختر محل خطاب دیا۔ دو سو روپیہ ماہوار مقرر فرمایا۔ ایک خواجہ سرا در خدمت گار ڈیوڑھی پر مقرر کیے۔ اور اعلیٰ اعلیٰ قسم کے بہت سے زیور عطا فرمائے *

(دیکھیے بڑے میاں نے سلونوں کی تقریب میں ایک اور سلونی شادی کر لی۔ حسن نظامی)

لالہ زور آور چند اور محبوب علی خاں خواجہ سرا کو حکم دیا گیا۔ کہ دونوں پلٹنوں کے نشان کے پٹے پرانے ہو گئے ہیں نئے بنوا دیے جائیں *

صاحب کلاں بہادر کے نام فرمان قدسی جاری ہوا۔ کہ گنگا داس مہاجن پانچ ہزار روپیہ

روپیہ کا مال و اسباب فریب دیکر قطبی بیگم صاحبہ زوجہ مرزا محمد شاہرخ بہادر شہزادہ مرحوم ہے قلعہ میں سے لیکر گیا ہے اور اپنے شہر کے مکان میں روپوش ہے اب تک آکر شکل نہیں دکھائی۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر کو لکھا جائے۔ کہ یہ سب سامان اوس سے واپس لیکر مالکہ کے پاس بھیجدیں +

جلد ۴ نمبر ۴۰۔ مورخہ یکم اکتوبر ۱۸۴۷ء

اطلاع دی گئی کہ مرزا محمد بلاقی بہادر شہزادہ مرحوم کا وہ مال و اسباب جو ملازمان نظارت کی زیر حفاظت تھا چوری ہو گیا۔ حضور انور نے یہ سنکر بدرالدین علی خان کپتان کو حکم دیا۔ کہ واقعات کی تحقیق کرکے ہمارے حضور میں رپورٹ پیش کریں +

موضع بادلی کے نمبردار سیم سنگھ اور بخشی رام نے عرضی بھیجی کہ اس موضع کی نمبرداری کی سند سلطانی ہم دونوں کے نام ہے۔ ضلع کے کلکٹر صاحب نے بندوبست کے وقت ہمارے علاوہ دو اور آدمیوں کو اس عہدہ پر نامزد کردیا ہے۔ اس سے ہماری حق تلفی ہوتی ہے۔ بادشاہ سلامت نے یہ عرضی ملاحظہ فرما کر صاحب کلاں بہادر کے نام شقہ جاری فرمایا کہ ان دونوں نمبرداروں کے پاس سند شاہی موجود ہے۔ ان کے سامنے کسی دوسرے کا حق نہیں ہے۔ صاحب کلکٹر کو سمجھا دیجے کہ دونوں نئے نمبرداروں کے نام نمبرداری سے خارج کردیں +

عرض کیا گیا کہ گردھاری لال گنگا داس کے بھتیجے نے مرزا محمد شاہرخ بہادر کے مکان میں سے نقد روپیہ اور زیورات کی چوری کرلی ہے۔ تقریباً آٹھ ہزار روپیہ کا توصرف زیور ہی ہے۔ حضور انور نے یہ سنکر فرمان جاری کیا کہ چور کو پکڑ کے ہمارے حضور میں پیش کریں۔ چور کو شہر سے گرفتار کرکے لائے۔ اور حضور انور کی خدمت میں پیش کیا۔ چور کے اور گواہوں کے بیان لیے گئے۔ جن سے صاف ثابت ہو گیا کہ یہ مجرم ہے۔ آخر مجرم نے خود بھی اقبال کرلیا۔ اور کہا حضور کا سارا سامان میرے مکان پر

موجود ہے۔کسی کو ساتھ کر دیجئے۔ تاکہ میں واپس کر دوں لیکن میرا جو ایک ہزار ایکسو چھتیس روپے
باقی ہے۔ وہ میں اس میں سے وضع کر لوں گا۔ پھر مجرم کو معظم الدولہ بہادر دام اقبالہ کے
پاس محکمہ ایجنٹی میں روانہ کر دیا اور زبانی تاکید فرما دی کہ جو کچھ مال و متاع اس نے چرا لیا ہے
پہلے وہ وصول کر لیا جائے۔ کیونکہ یہ اقبالی مجرم ہے۔ اس کے بعد مقدمہ کے متعلق
جو کچھ رائے ہو وہ تجویز کی جائے۔ اور چونکہ اس نے قلعہ مبارک میں جرم کیا ہے۔ لہذا
پھر اسکو واپس قلعہ میں بھیجدیا جائے۔

صاحبکلاں بہادر کے نام شقہ جاری کیا گیا کہ مجاہد پور کے پل کی طرح موضع کہار پورہ
میں بھی ایک پل تیار کیا جائے۔ صاحبکلاں بہادر نے انگوری باغ کی سڑک کا نقشہ ارسال
کیا حضور انور نے ملاحظہ فرما کر ارشاد کیا کہ اوس کے طول و عرض کی پوری کیفیت لکھنی
چاہئے اور اس بات کی وجہ سمجھ میں نہیں آئی کہ دریائے جمنا کے اوپر انگوری باغ سے
ملی ہوئی جو پانچ بیگہ زمین ہے اوس کی پیمایش کیوں نہیں کی گئی۔ اسکا کوئی معقول سبب
لکھنا چاہئے۔ اور اوس میں سے نشان بنا کر نقشہ کو مکمل کر لینا چاہئے۔

خدام دربار نے زریں کمر بند ملاحظہ کے لیے پیش کیے۔ حضور نے بہت پسند
فرمائے۔

گنگا داس حسب الطلب جناب صاحبکلاں بہادر حاضر ہوا۔ کہنے لگا حضور میں نے
خیانت نہیں کی بلکہ نواب قطبی بیگم صاحبہ نے زیورات میرے پاس رہن رکھوائے تھے
سوال کیا گیا کہ اگر زیور رہن رکھوائے تھے۔ تو نقد روپیہ کیوں لے گیا تھا۔ اسکا جواب
گنگا داس سے کچھ نہ بن پڑا۔ اور اس صورت سے گویا اوس نے جرم کا اقبال کر لیا۔
اس لیے اوسکو نظر بند کر دیا گیا۔

دہلی میں آج کل چنگی کے محصول کی آمدنی بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ چنانچہ اس
سال تقریباً دس لاکھ انچاس ہزار سات سو چھیاسٹھ روپیہ کا اضافہ ہوا ہے اسلئے

کہ ۱۸۴۵ء اور ۱۸۴۶ء میں چھتیس لاکھ نو ہزار پانچسو اکیس روپیہ آمدنی تھی اور ۱۸۴۷ء میں چھیالیس لاکھ انسٹھ ہزار دو سو ستاسی روپیہ آمدنی ہوئی ہے۔ ٹیکس کے اس اضافہ کو دیکھکر اندازہ ہوتا ہے کہ دہلی میں آج کل تجارت کی بہت گرم بازاری ہے۔ سب سے زیادہ نمک کے محصول کی آمدنی ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے۔ کہ نمک کی تجارت خوب زوروں پر ہے۔ تعجب کی بات ہے کہ شکر کے محصول کی آمدنی نمک کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔ گیارہ لاکھ روپیہ نمک کے محصول کی آمدنی ہے۔ اور شکر کے محصول کی آمدنی صرف پچاس ہزار روپیہ ہے۔

جلد ۴۔ نمبر ۱۴ مورخہ ۸ اکتوبر ۱۸۴۷ء

حضرت شاہ جہاں خلد اللہ ملکہ نظارت خاں کے باغ میں رونق افروز ہوئے۔ نظارت خاں نے نقد نذرانہ۔ پانچ گلدستے۔ چکنی ڈلی کی چار کشتیاں بطور تحفہ حاضر کیں۔ حضور انور نے یہ سب چیزیں قبول فرمائیں۔ ڈومنیوں نے نغمہ و سرود کی محفل گرم کی۔ حضور انور بہت محظوظ و مسرور ہوئے۔ جمعۃ الوداع کو حضور بادشاہ سلامت شان و شوکت کے ساتھ جامع مسجد دہلی میں تشریف لے گئے خطبہ اور نماز سے فراغت کے بعد امام صاحب جامع مسجد کو خلعت مرحمت فرمایا۔ آتے جاتے وقت سلامی کی توپیں چھوڑی گئیں۔

عید فطر کی نماز کے لیے حضور پر نور عیدگاہ میں تشریف لے گئے آپ کے ساتھ مرزا محمد فتح الملک بہادر بھی موجود تھے۔ سواری نہایت دھوم دھام اور شوکت و شکوہ کے ساتھ عیدگاہ پہونچی حضور نے نماز عید ادا فرمائی خطبہ سُنا۔ اس کے بعد امام صاحب کو خلعت شش پارچہ اور دو رقم جواہر اور مرزا خضر سلطان بہادر کو کمخواب کی قبا اور سہ رقم جواہر اور دیگر حاضرین کو حسب مرتبہ اور شایان شان انعام و اکرام سے مالامال اور سرافراز فرمایا۔

عرض کیا گیا کہ وزیر نامی ایک شخص جو چوری کی علت میں نظارت خانہ میں مقید تھا۔ لوہے کی سلاخیں توڑ کر رات کو جیل خانہ سے فرار ہو گیا۔ حضور نے حکم دیا کہ پوری کوشش کے ساتھ اس بدبخت کی تلاش کی جائے۔ صاحبکلاں بہادر کے پاس بھی اس شخص کی گرفتاری کے متعلق تاکیدی فرمان بھیجا۔

مفتی رحمت علی خاں اور کنور مہیش داس خلعت راجہ سوہن لال کی نذر حضور انور نے قبول فرمائی۔ اور کنور مہیش داس سے ارشاد فرمایا کہ ہم تم سے بہت خوش ہیں۔ تم ہمارے دربار میں حاضر ہوا کرو۔ عرض کیا زہے قسمت سر آنکھوں سے حاضر ہو کر قدمبوسی کا افتخار حاصل کروں گا۔

مرزا محمد جواں بخت بہادر کو تمام کارخانوں کی امینی کا عہدہ اور خلعت کا اعزاز و امتیاز بخشا گیا۔

حضور انور نے رام سہائے ساہوکار کے پانچسو روپیہ کے قرضہ کا مسک اور ایک شقہ جناب صاحبکلاں بہادر کے نام روانہ فرمایا۔ شقہ میں تحریر تھا۔ کہ رام سہائے ساہو کا کا روپیہ پرگنہ کوٹ قاسم کی آمدنی سے ادا کر دیا جائے۔ اس خط کے ساتھ جمنا داس کے قرضہ کی نقل بھی روانہ کی گئی۔

تھانہ پہاڑ گنج کے انسپکٹر صاحب ایک قاتل کی گرفتاری کے لیے گوڑ گانوہ پہنچ گئے دہلی میں چند روز تو ایسی سخت گرمی پڑی کہ مخلوق چیخ اُٹھی۔ مگر جب سے بارش ہوئی تو ہوا میں کچھ خنکی پیدا ہو گئی ہے۔ اور گرمی کا زور کم ہو گیا ہے۔

صدر الاخبار کے اڈیٹر صاحب نے لکھا ہے کہ شاہجہاں بادشاہ علیہ الرحمۃ کے زمانہ کا ایک کتبہ جامع مسجد دہلی میں لگا ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ پانچہزار آدمیوں کے عملہ نے چھ سال لگاتار جامع مسجد کی تعمیر میں گذارے ہیں اور دس لاکھ روپیہ اس پر صرف ہوا ہے مگر جب ہم دس لاکھ روپیہ کو پانچہزار مزدوروں سنگتراشوں وغیرہ

پر جب تقسیم کرتے ہیں اور چھ سال کا حساب لگاتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ رقم بہت تھوڑی ہے۔ بالکل غیر ممکن ہے کہ پانچ ہزار مزدوروں پر چھ سال میں صرف دس ہی لاکھ روپیہ صرف ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ حساب میں کوئی غلطی ہو گئی ہے۔ یا کسی مصلحت کی وجہ سے یہ رقم صحیح نہیں لکھی گئی۔ کیونکہ مزدوروں وغیرہ کی اُجرت کے علاوہ پتھر ہیں چونا ہے۔ اور اس قسم کے بعض ضروری سامان ہیں آخر ان پر بھی تو کچھ روپیہ صرف ہوا ہوگا۔ یہ چیزیں مُفت آنے سے تو رہیں تو پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ دس لاکھ روپیہ کیونکر لکھے گئے +

راقم کے نزدیک صاحب صدر الاخبار کو کچھ غلط فہمی ہوئی۔ اول تو یہ کہ اوس زمانہ کے مصارف بہت کم تھے۔ دوسرے یہ کہ بعض مزدوروں نے محض مذہبی خدمت کے شوق میں کام کیا ہوگا اور اُجرت بہت کم لی ہوگی۔ یا بالکل نہ لی ہوگی۔ دوسرے یہ بھی ممکن ہے۔ کہ سنگ سُرخ۔ سنگ مرمر وغیرہ پر کچھ خرچ نہ ہوا ہو اور یہ سامان ریاستوں نے نذر بھیجا ہو۔ اور یہ دس لاکھ روپیہ صرف مزدوروں پر خرچ ہوا ہو۔ اور چونہ وغیرہ ممکن ہے اپنے زیر انتظام بھٹہ قایم کر کے تیار کیا گیا ہو۔ بس اس صورت میں خرچ معمول سے بہت کم رہتا ہے۔ اس لیے یہ یقینی ہے کہ جو کچھ جامع مسجد کے کتبہ میں لکھا گیا ہے۔ بالکل صحیح ہے اور اس میں کسی طرح غلطی کا امکان نہیں ہے۔ واللہ اعلم +

جلد ۴ نمبر ۳۴۔ مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۸۴۷ء

آج حضرت بادشاہ جہاں پناہ خلد اللہ ملکہ نے بٹیروں کی لڑائی کا تماشہ دیکھا اور بہت خوش ہوئے +

مرزا احمد بیگ کو کلید خانہ کی داروغگی کا عہدہ مرحمت فرمایا اور معتقد الدولہ کے خطاب سے سرفراز کیا۔ مولوی عبدالجامع کو بتقریب درس کچھ سونا چاندی عطا فرمایا +

آج ہر قسم کے کاروبار کی امینی کا عہدہ مرزا جواں بخت بہادر کے سپرد کرکے ارشاد ہوا۔

کہ حسب معمول سب اہلکار مرزا جواں بخت بہادر کو نذریں دیں +

راجہ سوہن لال بہادر متوفی کے لڑکے کنور مہیش داس سے ایک ہاتھی سات سو روپیہ میں خرید فرمایا۔ اور فصل بہار ۱۲۵۲ فصلی میں روپیہ کے ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ اور قرضہ کا ایک رقعہ بھی لکھدیا گیا جسکو کنور مہیش داس نے اپنی تحویل میں لے لیا اور ہاتھی شاہی فیل خانہ میں بھیجدیا گیا +

مرزا ولی عہد بہادر نے محکمہ ایجنٹی میں درخواست بھیجی۔ کہ گلابی باغ میرے سپرد کردیا جائے۔ نواب معظم الدولہ نے اس درخواست کی نقل اپنے عریضہ کے ساتھ حضور انور کی خدمت میں ارسال کردی ارشاد ہوا کہ یہ باغ عرصہ دراز سے شاہی تولیت میں چلا آتا ہے۔ حضرت آرامگاہ جعل الجنۃ مثواہٗ (یعنے اکبر شاہ نے) نواب زکیہ بیگم کو انعام کے طور پر مرحمت فرمایا تھا۔ بیگم صاحبہ نے باغ کو اپنا مدفن بنالیا۔ اور میرزا محمد شاہرخ بہادر مرحوم کو اس کا متولی کردیا۔ اور جب مرزا محمد شاہرخ بہادر کا انتقال ہوا۔ تو وہ بھی اسی باغ میں دفن کیے گئے۔ اب اگر مرزا ولی عہد بہادر اس کی تولیت چاہتے ہیں۔ تو اوس کے لیے یہ شرط ہے کہ اس باغ کی تمام آمدنی باغ ہی کی درستی و انتظام میں صرف کرنی ہوگی۔ اور اگر کچھ روپیہ باقی بچ رہے گا تو وہ شاہی خزانہ میں داخل کیا جائے گا اگر یہ شرط منظور ہے تو بسم اللہ آج ہی سے تولیت نامہ لکھدیا جائے گا۔ اور اگر یہ شرط منظور نہیں ہے تو باغ نہیں دیا جاسکتا +

عرض کیا گیا کہ مرزا محمد شاہرخ بہادر مرحوم کا خزانچی گنگا داس ساہوکار جرم خیانت کی علت میں گرفتار ہوا تھا۔ محکمہ ایجنٹی سے صاحب مجسٹریٹ بہادر کے پاس روانہ کیا گیا۔ مجسٹریٹ نے اوس کے بیان لیکر حکم دیا۔ کہ تم اگر ضامن پیش کرسکو تو تم کو رہا کردیا جائے گا۔ یہ واقعات سُنکر ارشاد فرمایا کہ اوس کے مقدمہ کی مثل مرتب ہوگئی ہے جس سے اوس کے جرم کا اثبات ہوتا ہے۔ یہ مثل مجسٹریٹ بہادر کے پاس بھیجدینی

چاہیے تاکہ وہ اس سے مقدمہ کی اصل کیفیت معلوم کرکے صاحب ایجنٹ بہادر کے پاس روانہ کردیں۔ حضور والا نے صاحب ایجنٹ بہادر کے نام ایک چٹھی بھی تحریر فرمائی جس میں مجرم کے ثبوت جرم۔ اور سزا کے متعلق چند ہدایتیں مندرج تھیں۔

کلید خانہ کے داروغہ احمد بیگ سے ارشاد فرمایا۔ کہ پھول والوں کی سیر میں ہمارا بھی جانے کا ارادہ ہے بیگمات کے آنے جانے کی بھی کوئی صورت ہونی چاہیئے۔ میرے خیال میں مناسب یہ ہے۔ کہ ڈیوڑھی عدالت سے لیکر لال پردہ تک قناتیں ایستادہ کردی جائیں۔

حسین مرزا ناظر کو حکم ہوا۔ کہ شہر سے جوہری بچوں اور صنعت پیشہ لوگوں کے لڑکوں کو بلاکر مہتاب باغ میں مینا بازار اور جوہری بازار لگایا جائے۔

عرض کیا گیا کہ مرزا محمد شاہرخ بہادر مرحوم کے صاحبزادے مرزا عبداللہ نے تقریباً چالیس پچاس لڑکے جمع کیے ہیں۔ دو روپیہ ماہوار ہر ایک کی تنخواہ مقرر کی ہے لڑکے دس برس کی عمر سے لیکر بارہ برس کی عمر تک کے ہیں۔ صبح و شام ان کو قواعد سکھائی جاتی ہے۔

حضرت عالی نے حکم نافذ کیا کہ ماں بائی منکوحہ جدیدہ کے واسطے خطاب اختر محل کی ایک مہر تیار کی جائے۔

جلد ۴۔ نمبر ۳۴ مورخہ ۲۲۔ اکتوبر ۱۸۴۷ء

حضرت بادشاہ سلامت نے پھول والوں کی سیر کے دن زبان گوہر فشان سے فرمایا۔ کہ بارگاہ شاہی سے میلہ تک عمدہ عمدہ قناتیں اور قیمتی خیمے نصب کیے جائیں۔ اور صرافوں۔ جوہریوں۔ میوہ فروشوں۔ اور ہر قسم کے دکانداروں کو اطلاع دیدی جائے کہ دکانداری کا مال دیکر وہ اپنی بارہ بارہ تیرہ تیرہ برس کی لڑکیوں کو خیمہ گاہ میں بھیجدیں اور یہ تاکید کردیں کہ عمدہ عمدہ قسم کے مال لیکر آئیں۔ اور دکان کو اچھی طرح سے سجائیں

شاہی بیگمات میلہ میں سیر و تفریح کی غرض سے تشریف لائیں گی۔ تو عمدہ عمدہ نفیس چیزیں خریدیں گی +

حضور خواجہ نظام الدین اولیا قدس سرہٗ کے عرس کی تقریب میں جہاں پناہ شان و شوکت کے ساتھ تشریف لائے۔ مزار مبارک پر حاضر ہو کر فاتحہ خوانی کی۔ ختم شریف میں شریک ہوئے تبرک حاصل کیا۔ دعائیں مانگیں اور پھر مراجعت فرمائی۔ سترھویں شریف کا نظارہ قابل تعریف و توصیف ہوتا ہے۔ ہر مقام اور ہر جگہ کے آدمی کشاں کشاں چلے آتے ہیں۔ روحانی برکتیں حاصل کرتے ہیں اور رخصت ہو جاتے ہیں +

ماہ گذشتہ کے درمیانی دنوں میں خوب زور شور کی بارش ہوئی۔ ہر وقت ابر محیط آسمان رہتا تھا۔ گرمی کی گرم بازاری بھی سردی سے تبدیل ہو رہی ہے۔ بارش کی کثرت کی وجہ سے دو جگہ کئی عمارتوں کو نقصان پہنچا۔ سُنا ہے ایک مکان میں دو عورتیں اور چھ چھ سات سات برس کے دو بچے رہتے تھے۔ بارش کی وجہ سے مکان گر پڑا۔ وہ دونوں عورتیں اور دونوں بچے دب گئے۔ عورتیں تو بڑی مصیبت سے زندہ سلامت بچ گئیں۔ لیکن بیچارے بچے مر گئے۔ ایک جگہ اور بھی ایسا ہی واقع ہوا۔ چند آدمی بارش سے حفاظت کے لیے ایک دیوار کے نیچے کھڑے تھے۔ دیوار بارش کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکی اور گر پڑی۔ دیوار کا گرنا تھا کہ آدمی بھاگنے شروع ہوئے اور سب تو بھاگ گئے مگر تین آدمی دب گئے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے جان کی خیر رکھی مگر پھر بھی غریبوں کے بہت سخت چوٹ آئی۔ اور مرنے سے بدتر ہو گئے۔ وہ جیسی قیوم تو تنگی میں بھی جان ڈالتا ہے۔ یہ تو صرف زخمی ہی ہیں۔ اُمید ہے بہت جلد اچھے ہو جائیں گے +

آج کل دہلی میں تپ دلرزہ کی بہت سخت شکایت ہے جسکو دیکھو بخار میں مبتلا ہے۔ اس سرے سے لیکر اُس سرے تک سب کی یہی کیفیت ہے۔ کہیں بھی اطمینان و سکون نظر نہیں آتا۔ ایزد اقدس اہل دنیا کو ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رکھے۔ انسان

کی جان کے پیچھے بھی کیا کیا روگ لگے ہوئے ہیں اتنی مصیبتوں پر تو یہ حال ہے۔ اور اگر کہیں ذراسی ڈھیل دیدی جائے۔ تو زمین آسمان ایک کر دے۔

صادق الاخبار کے ایڈیٹر صاحب نے رفتہ رفتہ اپنے اخبار کو اردو زبان کا اخبار بنا دیا۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ اونھوں نے فارسی زبان سے کیوں؟ رابطۂ اُلفت منقطع کر دیا۔ شاید اخبار کے خریداروں نے تقاضا کیا ہوگا کہ فارسی زبان ترک کر دو اور اُردو زبان میں اخبار جاری کرو۔ اس کے علاوہ تو اور کوئی وجہ خیال میں نہیں آتی۔

جلد ۴۔ نمبر ۴۴۔ مؤرخہ ۲۹۔ ماہ اکتوبر ۱۸۴۷ء

نواب معظم الدولہ بہادر کے نام ایک شقہ جاری کیا گیا کہ سلیم گڈھ کی زمین میں جو درخت ہیں۔ وہ سڑک کے بننے میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔ اس لیے انگریزی حکام کا ارادہ ہے کہ یہ تمام درخت کاٹ ڈالے جائیں۔ اس بارے میں انھوں نے ہم سے دریافت کیا ہے اور لکھا ہے کہ سرکار انگریزی اوس زمین کی قیمت بھی دینے کو تیار ہے۔ مگر ہمیں اوس کی قیمت لینی منظور نہیں ہے۔ اگر سرکار کا کام زمین لینے اور درختوں کے کاٹے بغیر پورا نہیں ہوسکتا۔ تو شوق سے وہ زمین لے لی جائے اور درخت کاٹ ڈالے جائیں۔ مگر اوس زمین کے بدلے شہر میں کوئی زمین جو قیمت میں اوس زمین کے برابر ہو ملازمان شاہی کو دیدی جائے۔ یہ صورت ایسی ہے جسے ہم ملحوظ رکھا کریں۔ یا بخوشی خاطر منظور کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی ضروری ہے کہ جس بارہ دری کو کپتان صاحب نے توڑا ہے۔ اوس کے بدلے ایک ہزار روپیہ نقصان کا دینا چاہیئے۔ اور جو دیوار ابھی باقی ہے۔ اوس کی تعمیر کرنی چاہیئے۔ بغیر اطلاع دیے شاہی زمین پر اس طرح قبضہ کر لینا نامناسب بات ہے۔ اگرچہ ما بدولت کو اسکا کوئی ایسا خیال نہیں ہے صاحبکلاں بہادر نے جواب میں عریضہ ارسال کیا کہ شہر میں کوئی ایسی زمین نہیں ہے

جسکا تبادلہ کیا جا سکے۔ البتہ انگوری باغ کے پاس جو کچھ زمین ایسی ہے جو تقریباً طول و عرض اور قیمت کے اعتبار سے اس زمین کے برابر ہو سکتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ اتنی دور جانے کی کیا ضرورت ہے سلیم گڈھ اور جھرنے کے پاس اور حضور خواجۂ قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی کے مزار مبارک کے متصل جو زمین ہے۔ اہلکاران شاہی اسے تبادلہ میں قبول کر سکتے ہیں +

ولی عہد بہادر کے نام شقہ جاری کیا گیا۔ کہ بیگم مرزا محمد شاہرخ بہادر مرحوم نے نالش کی ہے کہ ولی عہد بہادر کے ملازمین ہمارے آدمیوں کو گلابی باغ میں آنے جانے سے روکتے ہیں۔ لہٰذا تمکو چاہیے کہ اپنے نوکروں کو سمجھا دو کہ یہ بات اچھی نہیں ہے۔ اس طرح روکنے سے ایک تو اون کی حق تلفی ہوتی ہے۔ دوسرے بادولت کی ناخوشی کا بھی باعث ہے۔ اگر تم سے اس امر کا انتظام نہو سکا تو مجھے تمہیں باغ کی تولیت سے سبکدوش کرنا پڑے گا۔ میں کوئی ایسی بات کرنی نہیں چاہتا۔ جو حق و انصاف کے خلاف ہو +

(اصل میں بادشاہ موجودہ ولی عہد سے خوش نہ تھے کیونکہ وہ انگریزوں کے زور سے ولی عہد بنائے گئے تھے۔ حسن نظامی) +

فوجدار خاں کے بھانجے میر حیدر علی کی شادی خانہ آبادی ہوئی۔ حضور انور نے خلعت فرخ سیری اور سہرہ مقیشی مرحمت فرمایا۔ مسٹر جی۔ سی مور قایم مقام مجسٹریٹ دہلی جس علاقہ میں پہلے تھے پھر وہیں جانا چاہتے ہیں۔ یہ پہلے سپرنٹنڈنٹ اجمیر شریف کے دفتر میں اسسٹنٹی کے عہدہ پر ممتاز تھے۔ ان کے آنے سے وہ جگہ خالی رہ گئی۔ اس لیے مجبوراً دوبارہ انھیں کو جانا پڑا۔ مشہور ہے کہ ضلع دونا۔ اور ضلع کیتھل جو پہلے کمشنر جالندھر سے متعلق تھے اب ان سے علیحدہ کر دیے جائیں گے۔ اس صورت میں ممالک مفتوحۂ پنجاب میں سے صرف تین ضلع کمشنر جالندھر کے متعلق باقی رہجاتے ہیں +

• جلد ۴ نمبر ۴۹ - مورخہ ۳۰ - ماہ دسمبر ۱۸۴۷ء

حضرت قدر قدرت نے اپنے بھائی میرزا جہاندار شاہ بہادر شہزادہ کے نام سے ایک شقہ جاری فرمایا۔ کہ تم مفسدہ پرداز سلاطین کو اپنے مکان میں جمع نہ ہونے دو۔ تمہارے مکان پر ان مفسدوں کا اجتماع تمہیں بھی پریشان کردے گا۔ عقلمندوں کا قاعدہ ہے۔ جس چیز میں ضرر دیکھتے ہیں۔ اوس سے احتراز کرتے ہیں۔ کئی اطلاعی رقعے سلاطین کے نام روانہ کیے گئے۔ کہ اون لوگوں کو جو فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے میں حصہ لیتے ہیں۔ قلعہ معلیٰ میں آمدورفت نہ رکھنی چاہیئے۔ محل قدسیہ کے رہنے والے سلاطین کو بھی اطلاع دی گئی۔ کہ نئے محلہ میں آنے جانے سے سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہیں ہے مگر وہ نہیں مانے اور اپنی شرارتوں سے باز نہ آئے۔ لہٰذا تم کو حکم دیا جاتا ہے اور یہ حکم تاکیدی ہے۔ اس پر عمل کرنا ہر خیر خواہ سلطنت کا فرض ہے ۔

کنور سالگرام نے اپنے مطلوبہ روپیہ کا حساب پیش کیا تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ جہانگیر گنج کی جائداد پر جو روپیہ قرض لیا گیا تھا۔ اوسکا حساب نواب معظم الدولہ بہادر نے ہمارے ملاحظہ کے لیے پیش کیا ہے یہ حساب اگر تمہارے نزدیک صحیح ہے۔ تو پھر تم نے چاندنی چوک اور باغ کی دوکانوں پر خواہ مخواہ کیوں قبضہ کر رکھا ہے۔ اگر اس جائداد کو مصارف خسروی کے حساب میں لگایا ہے جب بھی تمہیں حساب پیش کرنا چاہیئے۔ دستاویز اور ہمارے مہر و دستخط دکھانے چاہئیں۔ خود بخود بلا اطلاع جائداد پر اس قسم کا قبضہ کر لینا معاملہ کے خلاف ہے۔ تمہیں بہت جلد معاملہ صاف کر لینا چاہیئے۔ تاکہ بعد میں کوئی اور بات پیدا نہ ہو ۔

مولوی فخرالدین حسین خاں کے نام حکم جاری کیا گیا۔ کہ تمام مرشد زادگان اور سلاطین وغیرہ کے نام بھیجنے کے لیے ہدایت نامہ کے طور پر اس مضمون کا ایک مسودہ مرتب کردو۔ کہ آپس میں لڑائی جھگڑا۔ مارپیٹ دنگہ فساد کرنا۔ ہمارے خاندان عالیشان کی

بدنامی کا باعث ہے۔ اگر کسی ذی شعور کے سامنے یہ کہا جائے کہ فلاں خاندان کے شہزادہ بات بات پر لڑے مرتے ہیں۔ اور اون کے اخلاق کی یہ کیفیت ہے۔ کہ بغیر گالی کے بات نہیں کرتے۔ تو وہ سُنکر کیا کہے گا۔ آپ لوگوں کے اس ناشایستہ طرز عمل سے بادشاہ سلامت کو سخت صدمہ ہے۔ اخلاق اور شرافت کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ لوگ اپنے طریق کار میں تبدیلی پیدا کریں۔ نواب معظم الدولہ بہادر نے مجھے سلائے دی ہے کہ ایسے لوگوں سے باامن رہنے کے مچلکے طلب کریے جائیں۔ جو لڑائی جھگڑے میں آئے دن حصہ لیتے رہتے ہیں۔ لہٰذا تم سب کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ ہر شخص اس مضمون کا ایک ایک اقرارنامہ کہ آیندہ باامن زندگی بسر کروں گا۔ مارپیٹ۔ اور گالم گلوچ سے اجتناب کرونگا۔ لکھکر ہمارے حضور میں پیش کردے +

مولوی فخرالدین نے ارشاد عالی کے جواب میں عرض کیا کہ ایسا ہی مضمون لکھکر ملاحظہ کے لیے بہت جلد پیش کروں گا +

حضور انور نے صاحبکلاں بہادر کے نام ایک شقہ تحریر فرمایا کہ رفاہ عام کی نیت سے حافظ محمد داؤد خاں کا ارادہ ہے کہ لال ڈگی سے جامع مسجد کے حوض کے لیے پانی کا انتظام کیا جائے۔ آپ مہتمم نہر کے نام اجازت نامہ لکھدیجیے کہ وہ اس کام میں کسی قسم کی مزاحمت نہ کریں +

دیوالی کے دن ہندؤں نے مٹی کے کھلونے اور مٹھائی حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کی۔ جسے حضور انور نے شرف قبولیت مرحمت فرماکر دیوالی کی تعطیل کا حکم سُنادیا +

ایک خط جناب صاحبکلاں بہادر کے نام روانہ فرمایا۔ جس میں لکھا تھا کہ قلعہ کے سلاطین حکم شاہی کی بجا آوری میں سستی اور بے توجہی کا اظہار کرتے ہیں۔ اس بارے میں کوئی مناسب تجویز غور کرکے ہمیں بتاؤ تاکہ اوس پر عمل کیا جائے۔ اور ان لوگوں کا

یہ عیب دور ہو+

(زوال اور تباہی ان سب کے سر پر منڈلا رہی تھی۔ غدر کی قیامت نے ان سب شرارتوں کا خاتمہ کر دیا۔ مفت کی روٹیاں ملتی تھیں اور وقت کاٹنے کے لیے کچھ کام نہ تھا اس لیے آپس میں لڑتے تھے۔ بیکار نہ رہنے دیا جاتا تو خود اصلاح ہو جاتی حسن نظامی)

جلد ۴- نمبر ۵۳ مورخہ ۳۱ر دسمبر ۱۸۴۷ء

حضور پر نور خلد اللہ ملکہ آج کل حضرت خواجہ قطب صاحب قدس سرہ کے مزار پر انوار کے پاس والی عیلی میں رونق افروز ہیں۔ حضور انور نے نواب معظم الدولہ بہادر کے نام ایک شقہ جاری فرمایا۔ اس میں اون دیہاتوں کی فہرست بھی روانہ فرمائی جو اراکین سلطنت کی طرف سے قرضداروں کے حوالے کیے گئے تھے مرزا محمد بخش بہادر کے نام شاہی فرمان پہونچا۔ کہ صاحب قلعدار کے پاس جاؤ۔ اور صدر عالی قدر کے زیر ہدایت تنخواہوں کے اضافہ کا جو نقشہ تیار ہوا ہے۔ فرداً فرداً اوس کی نقل کر لو۔ اور ہر شخص کے نام کے ساتھ اوس کی سکونت بھی لکھ لو۔ اس کام میں حتی الامکان جلدی کرنا۔ کیونکہ صدر دفتر میں روانہ کرنے کی عجلت ہے+

مرزا ولی عہد بہادر کے نام عریضہ کے جواب میں ایک شقہ جاری فرمایا۔ جس میں درج تھا۔ کہ تمہاری ناسازی طبیع کا حال خط میں پڑھکر بہت افسوس اور فکر ہوا۔ اللہ تعالیٰ صحت کامل مرحمت فرمائے۔ اگر حکیم کی ضرورت ہو یا کسی قسم کی دوا درکار ہو تو ہم سے کہلا بھیجنا۔ سب کا انتظام ہو جائے گا+

نظارت خاں کے نام حکمنامہ جاری ہوا۔ کہ کوئی شخص عاشورہ کے دنوں میں مسلح ہو کر براق کے ساتھ قلعہ سے باہر نہ جائے۔ سلاطین کشیعہ۔ سنی جو آمادہ فساد ہیں اون کو بھی سمجھا دیا جائے۔ کہ اس قسم کے لڑائی جھگڑوں میں کوئی فائدہ نہیں ہے

اگر کسی نے فساد برپا کیا۔ تو اُسے سخت سزا دی جائے گی۔ یہ باتیں سلاطین کے لایق نہیں ہیں۔ اپنی جان کا نقصان الگ ہوتا ہے۔ اور جگ ہنسائی الگ ہوتی ہے۔ کم سے کم خاندان ہی کی عزت و حرمت کے خیال سے سلاطین کو ان جھگڑوں سے احتیاط کرنی چاہیئے +

قاضی عصمت علی اور قاضی عزیز الدین کو حضور انور نے خلعتہائے فاخرہ مرحمت کرکے عزت و اکرام کا مرتبہ بخشا +

صاحب قلعدار بہادر حاضر ہوئے۔ مزاج معلیٰ کی خیر و عافیت دریافت فرمائی۔ ان سے ارشاد ہوا خدا جانے سلاطین کو کیا ہو گیا ہے جو آپس میں لڑے مرتے ہیں۔ اور آپس میں تو آپس میں خود مابدولت کے ساتھ یہ کیفیت ہے کہ جو حکم دیا جاتا ہے اُسے ٹال دیتے ہیں۔ ناسمجھ اس قدر ہیں کہ زر اضافہ کے بارے میں فتنہ پردازی اور خلل اندازی کرتے ہیں۔ حسد کے مارے ایک دوسرے سے جلے جاتے ہیں۔ مابدولت کی سمجھ میں تو یہ بات آتی ہے کہ جیب خاص کا روپیہ اور بیگمات کا زر اضافہ تمہارے پاس بھیجدیا جائے اور باقی ان لوگوں کا روپیہ اضافہ کے نقشہ کے بموجب باہر کے باہر ہی تقسیم کر دیا جائے +

جلد ۵۔ نمبر ۹۔ مورخہ ۳۰ ماہ مارچ ۱۸۴۸ء

حضور انور نے سیف الدولہ وکیل حاضر باش کی معرفت نواب لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں میوؤں کے کئی خوان روانہ فرمائے۔ اور خیریت مزاج کے استفسار کرنے کی ہدایت کی معلوم ہوا کہ مرزا ولی عہد بہادر لفٹنٹ گورنر کی خدمت میں ملاقات کرنے کی غرض سے تشریف لے جا رہے ہیں۔ فرمان جاری ہوا کہ سواروں کا جلوس شہزادہ ولی عہد بہادر کی ہمرکابی میں جانے کے لیے حضور قطب الاقطاب رحمتہ اللہ علیہ کے پاس والے محل میں حاضر ہو +

وکیل حاضر باش نے عرض کیا۔ کہ محکمہ ایجنسی میں خیموں اور سپاہیوں کے پہرہ کی ضرورت ہے۔ لہٰذا حضور انور نے یہ ضرورت پورا کرنے کے لیے حکم نافذ فرمایا۔ اور مہاجن کلاں بہادر کے نام شقہ جاری کیا۔ کہ اس کام میں جو کچھ خرچ ہو گا۔ وہ روزانہ ادا کر دیا جائے گا +

• نواب معظم الدولہ بہادر راجبیں صاحب کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا۔ کہ مقام ہوڈل تک نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کے ساتھ جانے کا ارادہ ہے +

کالکا داس فوت ہو گیا۔ اس کے لڑکوں کو خلعت سوگواری مرحمت کیا گیا۔ اور ان سے مشک کے چار نافے ایک سو روپیہ میں خرید فرمائے گئے +

بختاور سنگھ وکیل سلاطین اور گنگا داس مہاجن خزانچی کو میرزا محمد شاہرخ بہادر مرحوم کی زوجہ محترمہ قطبی بیگم صاحبہ نے قلعہ معلی میں آنے جانے سے منع کر دیا +

عرض کیا گیا کہ حکیم صادق علی خاں صاحب جو شہر کے نامی گرامی حکیموں میں تھے رحلت کر گئے +

لالہ نند لال بریلی کے سابق منصف دہلی میں صدر امینی کے عہدہ پر مقرر ہو کر آ گئے ہیں۔ اور مفتی اکرام الدین خاں صاحب جو اس عہدہ پر پہلے کام کرتے تھے مدت ملازمت کے ختم ہو جانے کی وجہ سے سبکدوش ہو گئے ہیں۔ ایک سو پچیس روپیہ ماہوار پنشن مقرر ہوئی ہے +

ہندو مل ریاست بیکانیر کا مختار کار جو بیچارہ عرصہ سے بیمار چلا آتا تھا۔ فوت ہو گیا +

جلد ۵- نمبر ۱۰- مؤرخہ ۱۰ مارچ ۱۸۴۸ء

حضور جہاں پناہ خلد اللہ ملکہٗ کی خدمت میں پیرزادہ حضرت غلام نصیر الدین کالے صاحب نے میووں کے بھرے ہوئے بہت سے خوان بھیجے۔ حکم ہوا کہ یہ میوہ تبرک کے طور پر حضار مجلس میں تقسیم کر دیا جائے۔

ربیع الاول شریف کی بارھویں تاریخ کو مداری مشرب فقیروں کی ایک جماعت حاضر دربار ہوئی۔ صوفی قادر شاہ کو خلعت سہ پارچہ مرحمت فرمایا گیا۔ اور حکم ہوا کہ ان سب کو ان مرضی کے موافق کھانا کھلایا جائے۔

نواب معظم الدولہ بہادر کی دو عرضیاں حضور بادشاہ سلامت کے ملاحظہ سے گذریں۔ ایک میں لکھا ہوا تھا۔ کہ میرزا محمد شاہرخ بہادر مرحوم کی زوجۂ نواب قطبی بیگم صاحبہ نے گنگا داس مہاجن کو اپنی سرکار میں پھر خزانچی کے عہدہ پر ملازم رکھ لیا ہے یہ گنگا داس وہی شخص ہے۔ جس کی بعض خلاف معاملہ باتوں کو دیکھ کر بیگم صاحبہ نے قلعہ میں آنے جانے سے ممانعت کر دی تھی۔ میں بیگم صاحبہ کے اس طرز عمل کو بہت ناپسند اور غیر مفید سمجھتا ہوں۔ ایسی باتوں سے کاروبار میں خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہے۔

دوسرے خط میں لکھا تھا۔ کہ شیخ غلام حیدر وکیل سررشتہ متعینہ ضلع میرٹھ کے خط کی نقل اس عریضہ کے ہمراہ ارسال ہے۔ موضع کیلہ پر قرقی آئی تھی۔ اور اس واگذاشت کرانے میں مقدمہ چلایا گیا تھا۔ ایک سو چھیانوے روپیہ آٹھ آنہ چار پائی اس میں خرچ ہوا ہے لہٰذا یہ رقم عطا فرمائی جائے۔ حضور انور نے مضمون خط سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد مرزا محمد فتح الملک بہادر شہزادہ کے نام شقہ جاری فرمایا۔ کہ شیخ غلام حیدر وکیل کے پاس مقدمہ کا خرچ بھیجدیا جائے۔ انہوں نے نواب معظم الدولہ کے ذریعہ سے طلب کیا ہے۔

نواب قطبی بیگم صاحبہ نے عرض کیا۔ کہ گنگا داس مہاجن نے پھر خیانت اور خرد برد پر کمر باندھ لی ہے حضور فرمان جاری کردیں۔ تاکہ یہ بدانجام قلعہ میں داخل ہی نہ ہونے پائے +

ختم شد

الحمد للہ احسن الاخبار بمبئی کا ترجمہ پورا ہوگیا۔ جس کا نام میں نے **دھلی کا آخری سانس** تجویز کیا ہے۔ اور جس کے واقعات وحالات دہلی کی آخری جھلک دکھا کر ہندوستانیوں کو مغموم کردیتے ہیں +

اِن واقعات میں دہلی کے بے شمار نوابوں کے نام آتے ہیں مگر اب اِن میں ایک نواب بھی باقی نہیں ہے۔ ساٹھ ستر برس میں یہ انقلاب کہ دہلی کی وہ گذشتہ چہل پہل اور نامی گرامی امرا کی قطاریں سب کی سب خاک میں مِل گئیں اور اب ان کا نام ونشان بھی باقی نہیں رہا کس قدر عبرتناک ہے۔ اور کون کہہ سکتا ہے کہ جو لوگ آجکل اپنی دولت وامیری کا گھمنڈ کرتے ہیں وہ ہمیشہ باقی رہیں گے یا ان کا بھی یہی انجام ہوگا +

غلطیاں میں نے شروع کے دیباچہ میں لکھا تھا کہ احسن الاخبار کا جو فائل مجکو ملا ہے اس میں صرف دو سال کے پرچے ہیں مگر بعد میں معلوم ہوا کہ پرچے دو سال سے زیادہ کے ہیں۔ مگر ان میں کئی تاریخوں کے پرچے غائب بھی ہیں اسواسطے واقعات میں تسلسل باقی نہ رہ سکا (خصوصاً آخری حصہ میں تو کئی مہینے کے پرچے فائل میں نہیں تھے) +

سب سے بڑی غلطی یہ ہوئی کہ احسن الاخبار کی جلد میں پرچے اُلٹے سیدھے

لگے ہوئے تھے۔ مددگار مترجم صاحب کو خیال نہ رہا اور ترجمہ کرتے وقت تاریخوں کی ترتیب باقی نہ رہ سکی۔ اگرچہ میں نے کتابت کے وقت بہت کچھ اصلاح کر دی ہے تاہم پھر بھی بہت جگہ اس قسم کی بے ترتیبی نظر آئے گی ناظرین مطالعہ کے وقت سنہ اور تاریخوں کا جوڑ دیکھ لیں تاکہ بیان کا سلسلہ درست ہو جائے +

راقم حسن نظامی دہلوی

بحالت سفر پٹنہ

۲۴ جون سنہ ۱۹۲۵ عیسوی

دہلی میں غدر

۱۸۵۷ء میں ہوا تھا، لیکن اس وقت بھی اس کے دیکھنے والے کچھ نہ کچھ موجود ہیں، حضرت خواجہ حسن نظامی صاحب نے ان سے زبانی حالات سنکر اور غدر کی تاریخوں سے مدد لیکر اپنے خاص انداز تحریر میں غدر دہلی کے واقعات کا ایک سلسلہ شروع کیا ہے جسکے اس وقت آٹھ حصے تیار ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

پہلا حصہ — بیگمات کے آنسو

اس میں وہ دردناک حالات درج ہیں جو غدر ۱۸۵۷ء میں بہادر شاہ بادشاہ دہلی اور اُن کی بیگمات اور بچوں کو پیش آئے، واقعات اس قدر عبرت خیز ہیں کہ پڑھکر کلیجہ پاش پاش ہو جاتا ہے۔ قیمت ۸؍

دوسرا حصہ — انگریزوں کی بپتا

اس میں انگریزوں کے اُن مصائب کا حال ہے جو غدر ۱۸۵۷ء میں انکو باغیوں کے ہاتھوں برداشت کرنے پڑے۔ قیمت فی جلد صرف ۸؍

تیسرا حصہ — محاصرۂ غدر کے خطوط

اس میں خواجہ صاحب نے وہ خطوط مہیا فرما کر درج کئے ہیں جو محاصرۂ دہلی کے متعلق انگریزی افسروں نے افسران پنجاب کو لکھے تھے غدر کے حالات کی رپوٹ کے طور پر ۴؍

چوتھا حصہ — بہادر شاہ کا مقدمہ

اسمیں اس مقدمہ کی تفصیل ہے جو انگریزوں نے دہلی کے آخری مسلمان بادشاہ پر قائم کیا تھا اسمیں بہادر شاہ کا جواب اور صفائی کے گواہوں کے بیانات اور خواجہ صاحب کا دیباچہ بھی قابل دید ہے فیصلہ عما

پانچواں حصہ — غدر دہلی کے گرفتار شدہ خطوط

اسمیں خط وکتابت درج ہے جو غدر کرنیوالوں اور بہادر شاہ بادشاہ کے درمیان اور وہ خطوط اور فرمان جو بادشاہ کی طرف سے انکو بھیجے گئے تھے اور جنکو بعد فتح دہلی قلعہ سے انگریزوں نے گرفتار کرلیا۔ قیمت ۸؍

چھٹا حصہ — غدر دہلی کے اخبار

اسمیں غدر ۱۸۵۷ء کے اُن اخبارات کے مضامین ہیں جو دہلی وغیرہ میں چھپکر شائع ہوئے اور جنپر غدر کی آگ بھڑکانے کا الزام لگایا گیا تھا عجیب کتاب ہے۔ قیمت ۴؍

ساتواں حصہ — غالب کا روزنامچہ غدر

اسمیں سُنی سُنائی باتیں نہیں بلکہ غدر کے چشم دید حالات مرزا نوشہ غالب کے قلم سے غالب کی مشہور فارسی کتاب دستنبو کا ترجمہ بھی شامل کر دیا گیا ہے۔ قیمت ۱۲؍

آٹھواں حصہ — دہلی کی جانکنی

یہ حصہ عجیب وغریب ہے اور کئی نایاب عکسی تصاویر کے ساتھ ہے اس میں غدر کی کیفیت، مرزا الٰہی بخش کی حکمت عملی، جنرل ہڈسن کے مظالم شہزادوں کا قتل اور بادشاہ کی گرفتاری اور جلاوطنی وغیرہ کا مفصل بیان ہے۔ قیمت ۸؍

کارکن حلقۂ مشایخ دہلی سے طلب کیجئے